https://dailybalochistanobserverquetta.com.pk/

dailybalochistanobserver@gmail.com

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت
ABC Certified
کوئٹہ سے شائع ہونیوالا بلوچستان کا کثیر الاشاعت روزنامہ

روزنامہ
Daily
BALOCHISTAN OBSERVER
Quetta

بلوچستان آبزرور
کوئٹہ

چیف ایڈیٹر نثار احمد

جلد 19 | جمعہ 26 ستمبر 2026ء | 11 ربیع الثانی 1448ھ | قیمت 5 روپے | شمارہ 163

غیر متوازن ترقی اور پسماندگی کو بدامنی کی مرکزی وجہ قرار دینا درست نہیں، سرفراز بگٹی

بلوچستان میں انسرجنسی نہیں، بلکہ چند عناصر شناخت کی بنیاد پر علیحدگی کی سوچ کو فروغ دے رہے ہیں۔ ایسے عناصر پاکستان کو کیک کی طرح تقسیم کرنا چاہتے ہیں تاہم پاکستان کو توڑنے کی کوئی سازش کامیاب نہیں ہوگی

ریاست اور نوجوانوں کے درمیان خلیج کم کرنے کیلئے نوجوانوں کو ہر سطح پر سنا جا رہا ہے۔ میرٹوکریسی کو فروغ دے کر ہی نوجوانوں کو ان کا جائز حق دیا جا سکتا ہے، وزیراعلیٰ بلوچستان

کوئٹہ(خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں انسرجنسی نہیں، بلکہ چند عناصر شناخت کی بنیاد پر علیحدگی کی سوچ کو فروغ دے رہے ہیں۔ ایسے عناصر پاکستان کو کیک کی طرح تقسیم کرنا چاہتے ہیں تاہم پاکستان کو توڑنے کی کوئی سازش کامیاب نہیں ہوگی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے کوئٹہ میں 21 ویں نیشنل ورکشاپ بلوچستان کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر رکن ایوان بالا سینیٹر دنیش کمار، معاون برائے اطلاعات و سیاسی امور شاہد رند، پرنسپل سیکرٹری عمران زرکون بھی موجود تھے وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچ نوجوانوں کو ایک لاحاصل جنگ کی طرف دھکیلا جا رہا ہے، جس سے نہ بلوچستان کے نوجوانوں کو کچھ حاصل ہوگا اور نہ ہی صوبے کے مستقبل کو (بقیہ 3 صفحہ 3 پر)

نیویارک' وزیراعظم شہباز شریف سے پاکستانی نوجوان لیڈرانٹرپنیوراور پروفیشنلز کا وفد ملاقات کر رہا ہے

بین الاقوامی منڈیوں میں خام تیل مہنگا، سونے کی قیمت میں کمی

خام تیل 0.47 ڈالر کے اضافے سے 92.63 ڈالر فی بیرل ہوگیا، امریکی میڈیا

نیویارک (این این آئی) بین الاقوامی منڈیوں میں جمعرات کو خام تیل کی قیمتوں میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا جبکہ قیمتی دھاتوں اور زرعی اجناس کی قیمتوں میں ملا جلا رجحان رہا (بقیہ 4 صفحہ 3 پر)

ترقی کے حق کیلئے نئی کوششوں کی ضرورت ہے، اقوام متحدہ

اقوام متحدہ (این این آئی) اقوام متحدہ کے حکام اور رکن ممالک کے نمائندوں نے ترقی کے حق کیلئے نئی اور موثر کوششیں تیز (بقیہ 6 صفحہ 3 پر)

نیوکلیئر پاور پلانٹ چشمہ ون نے 427 روز مسلسل، محفوظ و بلاتعطل آپریشن کا نیا ریکارڈ قائم کردیا

اسلام آباد (این این آئی) نیوکلیئر پاور پلانٹ چشمہ ون نے 427 روز مسلسل، محفوظ اور بلاتعطل آپریشن کا نیا ریکارڈ قائم کر دیا (بقیہ 7 صفحہ 3 پر)

چین اور امریکا کو حریف نہیں، شراکت دار ہونا چاہئے، شی جن پنگ

چین اور امریکا کے درمیان پرامن بقائے باہمی کی تاریخی منطق میں کوئی تبدیلی نہیں آئی، تحریری خطاب

واشنگٹن (این این آئی) چینی صدر شی جن پنگ نے کہا ہے کہ چین اور امریکا کو حریف نہیں بلکہ شراکت دار ہونا چاہیے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق یہ بات انہوں نے سرکاری دورے پر امریکا پہنچنے کے بعد تحریری خطاب میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ چین اور امریکا دونوں عظیم (بقیہ 5 صفحہ 3 پر)

مانگی ڈیم پمپنگ اسٹیشن ضلع زیارت دہشتگردی حملہ تحقیقاتی کمیشن کی سماعت

تحقیقاتی کمیشن کی سماعت جسٹس محمد عامر نواز رانا نے 24 ستمبر کو کھلی عدالت میں سماعت کی

تحقیقاتی کمیشن کی جانب سے اہم ہدایات جاری سیکرٹری داخلہ حکومت پاکستان کو اگلی سماعت پر ذاتی طور پر پیش ہونے کی ہدایت

کوئٹہ (سٹاف رپورٹر) مانگی ڈیم پمپنگ اسٹیشن، ضلع زیارت دہشت گردی حملہ، تحقیقاتی کمیشن کی سماعت جسٹس محمد عامر نواز رانا نے 24 ستمبر کو کھلی عدالت میں سماعت کی سماعت کے دوران گواہوں کے بیانات قلمبند کیے گئے ایڈیشنل ڈائریکٹر NCCIA بلوچستان زون کوئٹہ کمیشن کے روبرو ذاتی طور پر پیش ایڈیشنل ڈائریکٹر NCCIA نے تحقیقاتی کمیشن میں رپورٹ جمع کرا دی رپورٹ کی روشنی میں تحقیقاتی کمیشن (بقیہ 1 صفحہ 3 پر)

حکومت کی پی ٹی آئی مذاکرات لانگ مارچ معاملے پر درمیانی راستہ نکالنے کی کوشش

سیاسی لوگوں کے خلاف نیٹ لانچر استعمال نہیں کرتے، ان کو گلے لگاتے ہیں' حکومت کے ساتھ رابطے جاری ہیں، اب سے کچھ گھنٹے قبل بھی حکومت کے ساتھ رابطہ ہوا ہے' چیئرمین پی ٹی آئی

آپ 2 قدم پیچھے ہٹیں، ہم 10 قدم پیچھے ہٹیں گے، ہم چاہتے ہیں کہ کوئی ایسی بات بنے جس میں عوام کے مسائل کا ہم حل ڈھونڈیں' حکومت کی لانگ مارچ موخر کرنے کی شرط عائد، بانی پی ٹی آئی کی رہائی مذاکراتی ایجنڈے کا حصہ نہیں ہوگی' ذرائع

اسلام آباد (این این آئی) حکومت اور پاکستان تحریک انصاف کے درمیان سیاسی کشیدگی کم کرنے کے لیے بیک ڈور رابطوں میں اہم پیشرفت سامنے آئی ہے جس میں لانگ مارچ کے حوالے سے درمیانی راستہ نکالنے پر غور کیا جا رہا ہے، جبکہ حکومت نے لانگ مارچ موخر کرنے کی شرط عائد کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ بانی پی ٹی آئی کی رہائی مذاکراتی ایجنڈے کا حصہ نہیں ہوگی۔ میڈیا رپورٹ میں ذرائع کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ حکومت اور پاکستان تحریک انصاف کے درمیان جاری سیاسی کشیدگی کے باوجود مذاکرات کے امکانات ایک بار پھر پیدا ہو گئے ہیں۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ دونوں جانب سے رابطوں میں پیشرفت ہوئی ہے اور موجودہ صورتحال کو مزید کشیدہ ہونے سے روکنے کے لیے درمیانی راستہ نکالنے پر غور کیا جا رہا ہے۔ چیئرمین پی ٹی آئی بیرسٹر گوہر نے تصدیق کی ہے کہ حکومت کے ساتھ رابطے جاری ہیں، اب سے کچھ گھنٹے قبل بھی (بقیہ 2 صفحہ 3 پر)

بلوچستان، سمارٹ لاک ڈاؤن نافذ، کاروباری مراکز کے نئے اوقات مقرر

کفایت شعاری اقدامات فوری طور پر نافذالعمل ہوں گے، نوٹیفکیشن

کوئٹہ (این این آئی) حکومت بلوچستان نے کفایت شعاری اور ایندھن بچت اقدامات کا اعلان کر دیا۔ اعلامیے کے مطابق سرکاری گاڑیوں کے ایندھن میں 3 ماہ کیلئے 50 فیصد کمی کی جائے گی، سرکاری گاڑیوں کی خریداری اور غیرملکی دوروں پر پابندی عائد ہوگی۔ سرکاری عشائیوں، سیمینارز اور کانفرنسز پر بھی پابندی ہوگی جبکہ تنخواہوں اور پنشن کیعلاوہ سرکاری (بقیہ 8 صفحہ 3 پر)

سعودی عرب نے حوثیوں کے 6 بیلسٹک میزائل فضا میں ہی تباہ کردیئے

حوثیوں کے میزائلوں کا تباہ ملبہ میدان میں گرا، کوئی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع ملی

ریاض (این این آئی) سعودی عرب کی قیادت میں یمن کی اتحادی افواج نے دعویٰ کیا ہے کہ حوثیوں کی جانب سے داغے گئے 6 بیلسٹک میزائل فضا میں ہی تباہ کر دیئے۔ عرب میڈیا کے مطابق یمن میں سعودی سربراہی میں قائم اتحادی افواج کے ترجمان ترکی المالکی نے بتایا کہ ایران کے حمایت یافتہ حوثیوں کی جانب سے میزائل حملوں اور دیگر خلاف ورزیوں سے سختی سے نمٹا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اتحادی افواج نے حوثیوں کی جانب سے داغے گئے 6 بیلسٹک میزائلوں (بقیہ 9 صفحہ 3 پر)

وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی 21 ویں نیشنل ورکشاپ بلوچستان کے شرکاء سے خطاب کر رہے ہیں

وزیراعظم (آج) اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کریں گے

نیویارک (این این آئی) وزیراعظم محمد شہباز شریف (آج) 25 ستمبر کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کریں گے۔ نجی ٹی وی کے مطابق وزیراعظم اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے اپنے خطاب میں علاقائی اور عالمی سلامتی کی بدلتی ہوئی صورتحال کے حوالے سے پاکستان (بقیہ 11 صفحہ 3 پر)

اخبارات کا غیر جانبدارانہ اور متوازن کردار قابل قدر ہے، صدر زرداری

اخبارات کے ایڈیٹوریل بورڈز ریاست اور معاشرے کے وسیع تر مفاد میں سماجی و اقتصادی، مذہبی اور سیاسی مسائل کے ساتھ ساتھ خارجہ پالیسی پر مناسب توجہ مرکوز رکھیں گے

نوجوان اخبار بینی کی عادت اپنائیں' صدر نے صحافت کے اعلیٰ ترین معیار کو برقرار رکھنے اور آزاد صحافت کیلئے سازگار ماحول کے فروغ کے سلسلے میں پریس کو اپنی مسلسل حمایت کا بھرپور یقین دلایا

اسلام آباد (این این آئی) صدر مملکت آصف علی زرداری نے نوجوانوں کو اخبارات کے مطالعہ کی عادت اپنانے پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ جمہوریت کے استحکام میں اخبارات کا غیر جانبدارانہ اور متوازن کردار قابل قدر ہے۔ توقع ہے کہ اخبارات کے ایڈیٹوریل بورڈز ریاست اور معاشرے کے وسیع تر مفاد میں سماجی و اقتصادی، مذہبی اور سیاسی مسائل کے ساتھ ساتھ خارجہ پالیسی پر مناسب توجہ مرکوز (بقیہ 16 صفحہ 3 پر)

فلسطینی صدر کا جنرل اسمبلی سے ورچوئل خطاب، غزہ میں قتل عام روکنے کا مطالبہ

فلسطینی وفد کو روکنا میزبان ملک کی حیثیت سے امریکہ کی ذمہ داریوں سے متصادم ہے، محمود عباس

نیویارک (این این آئی) فلسطینی صدر محمود عباس نے کہا ہے کہ فلسطین کو جنرل اسمبلی میں شرکت سے روکنا ناقابل قبول ہے۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 81 ویں اجلاس (بقیہ 10 صفحہ 3 پر)

این سی سی آئی اے کا افسران کا حساس ڈیٹا بیرون ملک فروخت کرنے والا گینگ پکڑنے کا انکشاف

وی پی این لگا کر کرکٹ ٹاک لائیو کے استعمال کے حوالے سے کچھ نہیں ہوسکتا، چیئرمین پی ٹی اے

راولپنڈی (این این آئی) این سی سی آئی اے نے راولپنڈی میں پیسوں کے عوض اعلیٰ افسران اور بیورو کریسی سمیت اعلیٰ اداروں کی شخصیات کا ڈیٹا ملک و بیرون ملک فروخت کرنے والا گینگ پکڑ لیا۔ جمعرات کو سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے آئی ٹی اینڈ ٹیلی کام کا اجلاس پلوشہ خان کی زیرصدارت منعقد ہوا جس میں افسران کا حساس ڈیٹا بیرون ملک فروخت کرنے کا (بقیہ 15 صفحہ 3 پر)

ڈی جی امیگریشن اینڈ پاسپورٹس کا 15 اکتوبر سے نئے مشین ریڈایبل پاسپورٹس جاری نہ کرنے کا فیصلہ

اسلام آباد (این این آئی) ڈائریکٹوریٹ جنرل امیگریشن اینڈ پاسپورٹس نے 15 اکتوبر سے نئے مشین ریڈایبل پاسپورٹس جاری نہ کرنے کا فیصلہ کرلیا، مشین ریڈایبل (بقیہ 14 صفحہ 3 پر)

پاکستان ہواوے کے پہلے قومی سطح کے سپیئر پارٹس ریپیئر سینٹر کا افتتاح

ہواوے کو پائیدار تکنیکی مہارت کی ترسیل میں پاکستان کا شراکت دار بننے پر فخر ہے

ریپیئر سینٹر کا قیام پاکستان کے ڈیجیٹل اور ٹیلی کام ایکو سسٹم کو مضبوط بنانے کی جانب ایک اہم قدم ہے، جو مقامی صلاحیت اور مہارت کو فروغ دیگا، گفتگو

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر برائے آئی ٹی و ٹیلی کمیونیکیشن محترمہ شزہ فاطمہ خواجہ نے وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں ہواوے کے قومی سطح کے سپیئر پارٹس ریپیئر سینٹر کا افتتاح کیا، جس کا مقصد مقامی سطح پر مرمت کی صلاحیت پیدا کرنا، بیرون ملک خدمات پر انحصار کم کرنا اور پاکستان کے ٹیلی کام بنیادی ڈھانچے (انفراسٹرکچر) کو مضبوط بنانا ہے۔ اس موقع پر ہواوے پاکستان کے سی ای او مسٹر ایتھن سن بھی (بقیہ 12 صفحہ 3 پر)

یورپی پارلیمانی وفد کی اعظم نذیر تارڑ سے ملاقات، جی ایس پی پلس پر تبادلہ خیال

فریقین کا دوطرفہ تعلقات مزید مضبوط بنانے، باہمی افہام و تفہیم بڑھانے کے عزم کا اظہار

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان اور یورپی یونین نے دوطرفہ تعلقات مزید مضبوط بنانے، باہمی افہام و تفہیم بڑھانے کے عزم کا اظہار کیا ہے جبکہ وفاقی وزیر قانون اعظم نذیر تارڑ نے کہا ہے کہ پاکستان کے داخلی و قانونی معاملات کو ملکی آئینی، قانونی، سماجی اور علاقائی تناظر میں سمجھنے کی ضرورت ہے، پاکستان کے قانونی نظام میں آئینی تقاضوں، ملکی قوانین اور مقامی (بقیہ 18 صفحہ 3 پر)

آزاد جموں و کشمیر کے نومنتخب صدر ڈاکٹر محمد نجیب نقی نے عہدے کا حلف اٹھالیا

مظفر آباد (این این آئی) آزاد جموں و کشمیر کے نو منتخب صدر ڈاکٹر محمد نجیب نقی نے عہدے کا حلف اٹھا لیا۔ چیف جسٹس آزاد جموں و کشمیر جسٹس راجہ سعید اکرم خان نے نومنتخب (بقیہ 13 صفحہ 3 پر)

پی ٹی آئی قیادت کا اجلاس، ارکان نے لانگ مارچ ملتوی کرنے کی تجویز دے دی

ارکان کا محمود اچکزئی اور راجہ ناصر عباس کے کردار پر سخت تحفظات کا اظہار

پشاور (این این آئی) پی ٹی آئی قیادت کے اجلاس میں اکثریتی ارکان نے لانگ مارچ ملتوی کرنے کی تجویز دے دی۔ نجی ٹی وی کے مطابق پی ٹی آئی کی قیادت کے اجلاس میں بیرسٹر گوہر، سہیل آفریدی، اسد قیصر، سلمان اکرم راجہ، جنید اکبر و دیگر شریک تھے، اکثریت نے (بقیہ 17 صفحہ 3 پر)

پاکستان میں دہشتگردی: ملوث افغان عناصر کے شواہد ایک بار پھر سامنے آگئے

بھارتی خفیہ ایجنسی را نے بلوچستان میں تخریب کاری اور دہشت گردی کیلئے 78 لاکھ ڈالر کی ادائیگی کی، رپورٹ

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان میں دہشت گردی میں ملوث افغان عناصر کے شواہد ایک بار پھر سامنے آگئے۔ سیکیورٹی ذرائع کے مطابق مستونگ حملے میں ہلاک فتنہ الہندوستان کے دہشت گردوں میں افغان باشندے بھی شامل تھے۔ ہلاک دہشت گرد ذوالفقار المعروف ابو عمر سے افغان جنرل ڈائریکٹوریٹ آف انٹیلی جنس (جی ڈی آئی) کا کارڈ برآمد ہوا، جبکہ (بقیہ 19 صفحہ 3 پر)

بلوچستان میں دفعہ 144 نافذ، اسلحہ، پانچ یا زائد افراد کے اجتماع اور چہرہ ڈھانپنے پر پابندی

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان حکومت نے صوبے بھر میں امن وامان (بقیہ 20 صفحہ 3 پر)

پاکستان ہمیشہ اپنی خودمختاری اور دفاع کیلئے تیار رہتا ہے، ضیا لانگو

افغانستان جنگ، دیگر ممالک کے مفادات اور ہندوستان کے پیسوں کی بجائے ایک اچھے ہمسائے کی طرح پاکستان کے ساتھ رہے

پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اور یہاں لاکھوں علماء ہیں، پاکستان کی فوج سرحدوں پر تیار بیٹھی ہے' وزیر داخلہ بلوچستان

کوئٹہ (سٹاف رپورٹر) وزیر داخلہ بلوچستان میر ضیاء لانگو نے کہا ہے کہ پاکستان ہمیشہ اپنی خودمختاری اور دفاع کے لیے تیار رہتا ہے، افغانستان غلط فہمی سے نکل کر اصلی حقائق پر آئے، افغانستان جنگ، دیگر ممالک کے مفادات اور ہندوستان کے پیسوں کی بجائے ایک اچھے ہمسائے کی طرح پاکستان کے ساتھ رہے، افغانستان ہمارا برادر ہمسایہ ملک ہے، افغانستان غلط فہمی میں ہے کہ اس نے سوویت یونین کو شکست دی، (بقیہ 27 صفحہ 3 پر)

صوبائی وزیر منصوبہ بندی و ترقیات میر ظہور احمد بلیدی سے چیئرمین بورڈ آف انویسٹمنٹ بلال خان کاکڑ ملاقات کر رہے ہیں

موثر منصوبہ بندی، وسائل کا بہتر استعمال اور سرمایہ کاری کا فروغ بنیادی اہمیت رکھتے ہیں، ظہور بلیدی

صوبے میں موجود قدرتی و معاشی وسائل کو ترقی کے عمل سے منسلک کرکے روزگار کے نئے مواقع پیدا کیے جا سکتے ہیں

بلوچستان میں سرمایہ کاری کے وسیع امکانات موجود ہیں صوبائی وزیر منصوبہ بندی و ترقیات سے چیئرمین بورڈ آف انویسٹمنٹ بلال خان کاکڑ کی ملاقات

کوئٹہ (خ ن) صوبائی وزیر منصوبہ بندی و ترقیات میر ظہور بلیدی سے چیئرمین بورڈ آف انویسٹمنٹ بلال خان کاکڑ نے ملاقات کی۔ ملاقات میں بلوچستان کے ترقیاتی منصوبوں، سرمایہ کاری کے فروغ، معاشی سرگرمیوں میں اضافے اور صوبے میں سرمایہ کاری کیلئے سازگار ماحول کی تشکیل سے متعلق مختلف امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملاقات کے دوران بلوچستان میں سرمایہ کاری کے وسیع امکانات، دستیاب وسائل کو معاشی ترقی کیلئے بروئے کار لانے اور ترقیاتی منصوبوں میں نجی شعبے کی شمولیت کے حوالے سے بھی گفتگو ہوئی۔ اس موقع پر سرمایہ کاروں کو (بقیہ 21 صفحہ 3 پر)

کیچ: فائرنگ واقعات میں 4 افراد جاں بحق

تربت (این این آئی) کیچ کے مختلف علاقوں میں فائرنگ کے تین الگ الگ واقعات میں 4 افراد جاں بحق ہوگئے۔ کلاتک میں آر ایچ سی کے سامنے نامعلوم مسلح افراد نے کیلے فروخت کرنے والے دو غیر مقامی ریڑھی بانوں پر (بقیہ 26 صفحہ 3 پر)

گوادر پورٹ کو فعال نہ ہونے دینے کا تاثر سراسر بے بنیاد اور حقائق کے منافی ہے، نورالحق بلوچ

بیرون بلوچستان سے صنعتکار اور سرمایہ کار گوادر میں موجود مواقع سے فائدہ اٹھانے کیلئے گوادر پورٹ اتھارٹی سے رابطہ کر رہے ہیں،

کوئٹہ (این این آئی) گوادر پورٹ اتھارٹی کے چیئرمین نورالحق بلوچ نے کہا ہے کہ گوادر پورٹ کو فعال نہ ہونے دینے کا تاثر سراسر بے بنیاد اور حقائق کے منافی ہے، گوادر (بقیہ 24 صفحہ 3 پر)

ٹیلی کمیونیکیشن، لیبر و مین پاور اور سیکیورٹی سروسز شعبوں کے حوالے سے اجلاس

ٹیکس نظام میں شفافیت اور ٹیکس دہندگان کو سہولت فراہم کرنے کے عمل کو بھی مزید بہتر بنانے پر زور

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان ریونیو اتھارٹی (BRA) میں (بقیہ 28 صفحہ 3 پر)

کوئٹہ، اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی عبدالخالق خان اچکزئی سے پارلیمان سیکریٹری پرنس احمد عمر احمدزئی ملاقات کر رہے ہیں

بلوچستان کے پسماندہ علاقوں کے لوگوں کو 30 ہزار ملازمتیں دینا چاہتے ہیں، علی حسن زہری

سیاسی مخالفین کی جانب سے دریجی جلسہ کو ناکام بنانے کیلئے مختلف ہتھکنڈے اور حربے استعمال کئے گئے لیکن وہ کامیاب نہ ہوسکے

چیف فیلڈ مارشل عاصم منیر اور صدر پاکستان آصف علی زرداری بلوچستان کی ترقی و خوشحال کے ترقی کے خواہاں ہیں' ترجمان صدر پاکستان

حب (این این آئی) پاکستان پیپلز پارٹی کے صوبائی سینئر نائب صدر و ترجمان صدر پاکستان آصف علی زرداری برائے بلوچستان میر علی حسن زہری نے کہا ہے کہ بھوتانی برادران دریجی پر مسلط ہیں اب کسی کی اجارہ داری چلنے نہیں دینگے، سیاسی مخالفین کی جانب سے دریجی جلسہ کو ناکام بنانے کیلئے مختلف ہتھکنڈے اور حربے استعمال گئے لیکن وہ کامیاب نہ ہوسکے منعقد ہوا، چیف فیلڈ مارشل عاصم منیر اور صدر پاکستان آصف علی (بقیہ 25 صفحہ 3 پر)

سرفراز بگٹی کا ڈاکٹر نجیب نقی کو آزاد جموں و کشمیر کا 25 واں صدر منتخب ہونے پر مبارکباد

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے ڈاکٹر نجیب نقی کو آزاد جموں و کشمیر کا 25 واں صدر منتخب ہونے پر (بقیہ 22 صفحہ 3 پر)

تربت میں کمسن بچی کی ہلاکت نجی اسپتال میں مبینہ طبی غفلت کے خلاف والد کا احتجاج، غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ

تربت (این این آئی) سنگانی سر کے رہائشی محمد اکرم نے اپنی کمسن بچی کی میت بلوچستان میڈیکل سینٹر (BMC) تربت کے (بقیہ 23 صفحہ 3 پر)

وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی 21 ویں نیشنل ورکشاپ بلوچستان میں شریک ایک طالبہ کو لیپ ٹاپ دے رہے ہیں

روزگار و تجارت کیلئے آسانی و سہولیات فراہم کی جائیں، مولانا ہدایت الرحمن بلوچ

بلوچستان میں ہر گھر سے کوئی نہ کوئی لاپتہ ہوا ہے، ایف سی، پولیس، افواج، تھانے، چیک پوسٹیں سب بے بس یا خاموش ہیں

مسائل کا حل طاقت نہیں بلکہ آئین، قانون، انصاف، مذاکرات اور عوام کے اعتماد کی بحالی میں ہے' امیر جماعت اسلامی بلوچستان

کوئٹہ (این این آئی) امیر جماعت اسلامی بلوچستان ایم پی اے مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ نے کہا کہ زندہ انسانوں کو ماورائے آئین و قانون غائب کرنے سے خاندان کے خاندان تباہ ہو رہے ہیں۔ نائب امیر جماعت اسلامی چمن طالب عبدالحق 18 روز سے لاپتہ ہیں، حکومت و ادارے کہاں ہیں۔ حکومت اور متعلقہ ادارے فوری طور پر نوٹس لیتے ہوئے انہیں بحفاظت بازیاب کر کے اہل خانہ کے حوالے (بقیہ 33 صفحہ 3 پر)

کوئٹہ، بلوچستان پولیس میں بڑے پیمانے پر کانسٹیبل کی آسامیوں پر بھرتیوں کا سلسلہ جاری

کوئٹہ بھرتیاں سو فیصد میرٹ پر کی جارہی ہیں، سخت ایس او پی طے کی گئی ہے، ترجمان پولیس

کوئٹہ (سٹاف رپورٹر) بلوچستان پولیس میں بڑے پیمانے پر کانسٹیبل کی آسامیوں پر بھرتیوں کا سلسلہ جاری بھرتیاں سو فیصد میرٹ پر کی جارہی ہیں، سخت ایس او پی طے کی (بقیہ 29 صفحہ 3 پر)

قومی میثاق پر بلاامتیاز عملدرآمد ہی ملک کو سیاسی بھنور سے نکال سکتا ہے، مولانا عبدالواسع

اقتدار کی ضرورتوں کے مطابق آئینی شقوں کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا دراصل ریاستی ڈھانچے کی بنیادیں کھوکھلی کرنے کے مترادف ہے

کوئٹہ (این این آئی) جمعیت علماء اسلام بلوچستان کے صوبائی امیر سینیٹر (بقیہ 30 صفحہ 3 پر)

پاکستان مالدیپ کے ساتھ تعاون کو خصوصی اہمیت دیتا ہے، سیدال ناصر

پارلیمانی سفارت کاری، تجارت، تعلیم، دفاع، سیاحت اور موسمیاتی تعاون کو مزید فروغ دینے کی ضرورت ہے

پاکستان اور مالدیپ کے تعلقات باہمی اعتماد، احترام اور مشترکہ مفادات پر مبنی ہیں، قائم مقام چیئرمین سینیٹ

کوئٹہ+اسلام آباد (این این آئی) قائم مقام چیئرمین سینیٹ سیدال خان ناصر سے مالدیپ کی پیپلز مجلس کے اسپیکر عبدالرحیم عبداللہ نے پارلیمانی وفد کے ہمراہ اسلام آباد کے ایک مقامی ہوٹل میں ملاقات کی۔ ملاقات میں پاکستان اور مالدیپ کے دیرینہ دوستانہ تعلقات، پارلیمانی سفارت کاری، دوطرفہ تجارت و سرمایہ کاری، تعلیم، دفاع، سیاحت، موسمیاتی تبدیلی، عوامی روابط اور باہمی دلچسپی کے دیگر امور پر تفصیلی (بقیہ 31 صفحہ 3 پر)

غیر مجاز سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر پولیس سے متعلق سرکاری مواد کی تشہیر ممنوع قرار

پولیس آفسران و اہلکار پی آر او ڈی آئی جی کوئٹہ سے پیشگی منظوری لازمی لیں گے

کوئٹہ (سٹاف رپورٹر) میڈیا کو انٹرویو، بیان، محکمانہ معلومات شیئر کیلئے پیشگی منظوری لازمی قرار دیدیا پولیس آفسران و اہلکار پی آر او ڈی آئی جی کوئٹہ سے پیشگی منظوری لازمی لیں گے، پولیس افسران و اہلکاروں کو غیر مجاز سوشل میڈیا پر پولیس سے متعلق مواد اپ لوڈ کرنے سے سختی سے روک دیا گیا۔ فیس بک، ٹک ٹاک، انسٹاگرام یوٹیوب سمیت غیر مجاز سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر پولیس سے متعلق سرکاری مواد کی تشہیر ممنوع قرار پولیس یونیفارم، سرکاری ڈیوٹی، آپریشنز اور (بقیہ 34 صفحہ 3 پر)

گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل سے مختلف علاقوں کے نمائندے ملاقات کر رہے ہیں

حب پولیس نے اندھے قتل کیس کا سراغ لگا لیا، پانچ ملزمان گرفتار

سیف سٹی فوٹیج اور تکنیکی تجزیے کی مدد سے کیس کا سراغ لگایا گیا

کوئٹہ (سٹاف رپورٹر) حب پولیس نے اندھے قتل کیس کا سراغ لگا لیا، پانچ ملزمان گرفتار قتل میں مبینہ طور پر استعمال ہونے والی گاڑی، اسلحہ اور گولہ بارود برآمد تین روز قبل مین آر سی ڈی شاہراہ کوڑو کے قریب پیش آیا فائرنگ سے حضرت ولد حمید اللہ جاں بحق ایک شخص زخمی ہوا پولیس کے مطابق قتل کا واقعہ خاندانی جائیداد کے تنازعے کا شاخسانہ تھا ملزمان نے مبینہ طور پر رکشے کا تعاقب کر کے گاڑی سے ٹکر ماری اور فائرنگ کی، سیف سٹی فوٹیج اور تکنیکی تجزیے کی مدد سے (بقیہ 32 صفحہ 3 پر)

روزنامہ بلوچستان آبزرور کوئٹہ
Daily BALOCHISTAN Observer Quetta

پبلشر نثار احمد نے الکریم پرنٹنگ پریس سریاب پھاٹک بلمقابل سیلانی ویلفیئر سریاب روڈ کوئٹہ سے چھپوا کر دفتر روزنامہ بلوچستان آبزرور فلیٹ #2 یونیورسل کمپلیکس سیکنڈ فلور فیز ii جناح روڈ کوئٹہ سے شائع کیا

کوئٹہ فون نمبر 03312634009۔ اسلام آباد بیورو چیف 03335190142

سیاستدانوں کو رویوں میں نرمی لانا ہوگی

وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات عطاء اللہ تارڑ نے کہا ہے کہ خیبر پختون خوا میں ساڑھے بارہ سال سے ایک حکومت موجود، یہاں ترقی کا فقدان ہے، توجہ دینے کی ضرورت ہے، ٹمبر، ٹوبیکو، مائنز اینڈ منرلز اور گولڈ مائننگ کے ٹھیکے کن لوگوں کو دیئے گئے؟، کیا صوبائی حکومت ٹیکس کا پیسہ اکٹھا نہیں کر سکتی؟، خیبر پختونخوا میں سرکاری وسائل عوام کے لئے ہیں، احتجاجوں کے لئے نہیں، ترقی ان کا مینڈیٹ نہیں، ان کا مینڈیٹ صرف قیدی کو رہا کرنا ہے، بیرسٹر گوہر کے پاس نہ فیصلہ کرنے کا اختیار ہے، نہ اس پر عمل درآمد کرنے کا اختیار ہے، نہیں معلوم فیصلہ سازی کا اختیار کس کے پاس ہے، پی ٹی آئی وہ جماعت ہے جو کبھی پرامن نہیں رہ سکتی، ایک دھرنے سے تاجروں کو 120 ارب روپے کا نقصان ہوتا ہے، سیاستدانوں کو اپنے رویوں میں نرمی لانا ہوگی، اختلاف عزت کے ساتھ کرنا ہوگا۔ کوہاٹ سے خیبر پختونخوا کے دورے کا آغاز کیا، خیبر پختونخوا غیور عوام کی دھرتی ہے۔ کوہاٹ واقعہ کے زخمیوں اور شہداء کے لواحقین سے ملاقات ہوئی، ان کے حوصلے بلند دیکھے۔ وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا کہ شہید پولیس کانسٹیبل فہیم اللہ کے والد نے اپنے بیٹے کی شہادت پر فخر کا اظہار کیا، پشاور پریس کلب کی دنیا میں منفرد حیثیت ہے۔ پشاور کے صحافیوں نے دہشت گردی کی جنگ میں بڑی قربانیاں دی ہیں، فرائض کی ادائیگی کے دوران شہید ہونے والے میڈیا ورکرز اور صحافیوں کا ڈیٹا بیس تیار کیا جائے، شہید اور دوران سروس وفات پانے والے صحافیوں اور میڈیا ورکرز کے لئے لائحہ عمل مرتب کیا جائے گا۔ شہداء کے لواحقین پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ پشاور کلب کی قومی بیانیہ کے حوالے سے متوازن پالیسی ہے، ہیلتھ انشورنس کا بھی پشاور کے صحافیوں کے لئے اجراء ضروری ہے۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ 9 مئی کو ریڈیو پاکستان پشاور کی نذر آتش کی جانے والی عمارت وزیراعظم کی ہدایت پر مکمل طور پر فعال کر دی گئی ہے، ریڈیو پاکستان کے دروازے صحافیوں کے لئے کھلے ہیں پشاور کے صحافی ریڈیو پاکستان کے اسٹوڈیوز کے ذریعے پوڈ کاسٹ اور وی لاگ ریکارڈ کر سکتے ہیں، پوڈ کاسٹ اسٹوڈیوز سمیت دیگر اسٹوڈیوز یہاں کے صحافیوں کے لئے دستیاب ہونے چاہئیں۔ عبداللہ جان مرحوم نے ریڈیو پاکستان پشاور سے پاکستان بننے کا اعلان پشتو زبان میں کیا تھا۔ ریڈیو پاکستان کا معلومات کی فراہمی میں اہم کردار ہے۔ عطاء اللہ تارڑ نے کہا کہ صحافیوں سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہے گا۔ خیبر پختونخوا میں تعمیر و ترقی پر توجہ کی ضرورت ہے، خیبر پختونخوا میں ساڑھے 12 سال سے ایک حکومت موجود ہے لیکن یہاں ترقی کا فقدان ہے، اس پر توجہ کی ضرورت ہے۔ وزیراعظم شہباز شریف کا جماعت اسلامی کے امیر حافظ نعیم صاحب سے ٹیلیفونک رابطہ ہوا ہے، امیر جماعت اسلامی نے لانگ مارچ کو موخر پر مشاورت کرنے کا کہا ہے۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ پورے پاکستان میں موٹر سائیکل، چنگ چی اور رکشوں کو رعایتی نرخوں پر پٹرول فراہم کیا جا رہا ہے، پورے پاکستان میں اربوں روپے کا ریلیف دیا جا رہا ہے۔ وزیر اطلاعات نے کہا کہ چیئرمین پی ٹی آئی بیرسٹر گوہر کے پاس نہ فیصلہ کرنے کا اختیار ہے، نہ اس پر عمل درآمد کرنے کا اختیار ہے، یہ نہیں معلوم کہ فیصلہ سازی کا اختیار کس کے پاس ہے، خیبر پختونخوا میں سرکاری وسائل عوام کے لئے ہیں، احتجاجوں کے لئے نہیں۔ پی ٹی آئی وہ جماعت ہے جو کبھی پرامن نہیں رہ سکتی۔ انسداد دہشت گردی کی مدت میں این ایف سی ایوارڈ میں ہر سال خیبر پختونخوا حکومت کو حصہ دیا جاتا ہے۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ این ایف سی کے آغاز کے بعد سے اب تک 16 سال ہو چکے ہیں، کوئی بتا سکتا ہے کہ اربوں روپے کی رقم امن وامان کیلئے کہاں خرچ کی گئی ہے۔ ٹمبر، ٹوبیکو، مائنز اینڈ منرلز اور گولڈ مائننگ کے ٹھیکے کن لوگوں کو دیئے گئے؟، کیا صوبائی حکومت ٹیکس کا پیسہ اکٹھا نہیں کر سکتی؟۔ مسئلہ وسائل کا نہیں نیت کا ہے، یہ لیڈی ریڈنگ ہسپتال کو اپ گریڈ کر سکتے ہیں۔ وزیر اطلاعات ونشریات نے کہا کہ خیبر پختونخوا میں ہسپتالوں میں سہولیات نہیں ہیں، جس دن ان کی نیت ٹھیک ہوگی، کام ہو جائیں گے۔ ترقی ان کا مینڈیٹ نہیں، ان کا مینڈیٹ صرف قیدی کو رہا کرنا ہے۔ ان کے پاس اپنی شاہ خرچیوں کے لئے فنڈز ہیں

جب چھاؤں رخصت لے لے

وہ پہلا احساس؛ جو دنیا میں آنے کے بعد اپنی گرفت میں تمام عمر کے لئے قید کر لیتا ہے، وہ ہے والدین کا بچے کو گود میں اٹھا کر پہلا پیار کرنا۔ وہ پہلا لمس بچے کو بتاتا ہے کہ دنیا کا سب سے بے غرض اور انمول محبت سے گندھا رشتہ صرف اور صرف والدین کا بچے سے تعلق کا رشتہ ہے۔ یہ والدین ہی ہیں جو بچے کی ہر چھوٹی سے چھوٹی خوشی کو اپنی بہت بڑی خوشی سمجھ کر بے انتہا خوش ہوتے ہیں۔ بچپن کی چھوٹی چھوٹی ضد پوری کرنے سے لے کر اپنی حیثیت کے مطابق بچے کی بڑی سے بڑی ضد پوری کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ بچے کو کامیابی کی سیڑھی پر بلند ہوتے دیکھنے کے لئے انتھک جدوجہد کرتے ہیں؛ بنا کسی لالچ اور غرض کے۔ بچے کی تربیت کرنے میں جی جان لگا دیتے ہیں۔ اچھے برے کی تمیز سکھاتے ہیں۔ زندگی گزارنے کے ہر پہلو سے روشناس کراتے ہیں۔ والدین ہر بچے کی زندگی میں اس کے لئے پہلے استاد کا درجہ رکھتے ہیں۔ پہلے ڈگمگاتے قدم سے لے کر تیز تیز قدم چلنے تک، والدین ہر قدم پر بچے کو سنبھالنے کے ساتھ ساتھ یہ خوشی بھی مناتے ہیں، کہ اب ان کا بچہ اپنے پیروں پر چلنے کے قابل ہو گیا ہے۔

ایک وقت آتا ہے، جب یہ وقت کی گردش اسی بچے کو اپنے ڈگمگاتے قدموں سے زندگی کے مراحل طے کرواتے کرواتے، والدین کے ڈگمگاتے قدموں کا سہارا بنا دیتی ہے۔ اور پھر اس تیز رفتار وقت کے تیزی سے گزرنے کا تب پتہ چلتا ہے، جب والدین آہستہ آہستہ ہاتھ چھڑا کر اس فانی دنیا سے ہمیشہ کے لئے خدا حافظ کہتے ہوئے، ہاتھ چھڑا کر رخصت لے لیتے ہیں۔ تب یہ احساس اجاگر ہوتا ہے کہ وہ پہلا لمس، وہ پہلا پیار، وہ تو ان کے ساتھ پکے رنگوں سے رنگا ہوا تھا۔ تب اس پکے رنگ کے اوپر زندگی کی طرف سے کئے گئے ہر کچے رنگ کے اترنے کا احساس ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ والدین کے رخصت کے لمحات کے سامنے تمام وقتی کامیابیاں ہیچ نظر آنے لگتی ہیں۔ تب احساس ہوتا ہے کہ کامیابی تو صرف والدین کے ساتھ میں تھی۔ کامیابی تو بس اس بے غرض خوشی میں چھپی تھی، جو والدین کے چہروں پہ اپنی کامیابی کی خوشی دیکھ کر ملتی تھی۔

پچھلے سال 24 نومبر 2025 کے دن والد محترم ہمیں ہمیشہ کیلئے داغ مفارقت دے گئے۔ دل پر اس جدائی کا احساس کافی گہرا ہوا، وہ احساس جو الفاظ میں بیان کرنا بھی ممکن نہیں رہا، لیکن اس غم کی شدت میں والدہ کے ساتھ ہونے کا احساس بھی ساتھ ہی رہتا رہا۔ کچھ ڈھارس بندھاتا رہا۔ یہ احساس دلاتا رہا کہ بے شک والدہ سخت علیل ضرور ہیں؛ لیکن ہمارے ساتھ، ہمارے اردگرد موجود ہیں۔ وہ خاموش لبوں سے بھی مسلسل دعا کی بارش ہم پر برسا رہی ہیں۔ وہ ہمیں دیکھ کر ہونٹوں پر آتی ہنسی سے بھی اپنے ہونے کا احساس دلا رہی ہیں۔ ہمارے سر پہ سایہ ہیں۔ ہر مشکل میں دعا کا سہارا ہیں۔ والدین کی موجودگی زندگی کو ایک ان دیکھی ترتیب میں ڈھالے رکھتی ہے۔ ایک ایسی ترتیب جہاں وہ سورج کی مانند روشن ہوتے ہیں۔ جہاں ہماری زندگی کا ہر پل ان کے گرد گھوم رہا ہوتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اس سورج کے ہٹتے ہی زندگی کے سب سیارے، سب ستارے ایک نامعلوم ڈگر پر بھٹکنے لگیں گے۔ سب اپنے اپنے الگ راستوں کے راہی بن جاتے ہیں۔

21 ستمبر 2026 وہ دن تھا، جب والدہ بھی ہمیشہ کے لئے ہاتھ چھڑا کر خالق حقیقی سے جا ملیں۔ بچپن میں یہ مذاق کیا کرتے تھے، کہ ارے یہ ستمبر تو اصل میں ستمگر ہے۔ اس سال یہ عقدہ وا ہوا کہ یہ تو واقعی ستمگر بن گیا ہے۔ اب سے آنے والے ہر سال میں یہ ماہ، ماہ ستمگر بن کر یہ احساس دلانے آتا رہے گا، کہ اس ماہ ہم نے سب سے قیمتی متاع حیات کھو دی ہے۔ دسمبر کے سرد موسم میں والد صاحب کی جدائی، اور ستمبر کے بدلتے موسم میں والدہ صاحبہ کی جدائی، اب ایک گھاؤ کی صورت ہمیشہ تازہ رہیں گے۔

سنتے تھے کہ وقت بڑا ظالم ہے۔ ہر دکھ، ہر درد، اور ہر زخم کو دھیرے دھیرے مندمل کر دیتا ہے۔ پچھلے دس ماہ میں تو اس مرہم کی رفتار کافی دھیمی رہی ہے۔ پچھلے سال کے تیر کا دکھ، درد، اور زخم تاحال ساتھ تھا، کہ ایک اور تیر اس دل کو زخمی کر گیا ہے۔

آپ تمام احباب سے درخواست ہے کہ والد اور والدہ کے بلند درجات کے لئے خصوصی دعا ضرور کر دیں۔ اللہ تعالی ان کی مغفرت فرمائے۔ ان کی قبروں کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی قبروں کو نور سے بھر دے۔ روز قیامت نبی مکرم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے، اور ہم تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اپنی رضا میں راضی رہنے کی استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

الفاظ اس بار بھی جذبات کے اظہار میں پوری طرح معاون نہیں ہیں۔ اللہ تعالی ان چند الفاظ کی لاج رکھتے ہوئے والدین پر خصوصی کرم فرما دے۔ جنت الفردوس کو ان کی ابدی قیام گاہ بنا دے۔ آمین

پاکستان کے معاشی اعداد و شمار اور اصلاحات کی ضرورت

پاکستان کی معیشت کئی دہائیوں سے بحران اور عارضی استحکام کے چکر سے گزر رہی ہے۔ ہر بار معیشت کو سنبھالنے کے لیے ہنگامی اقدامات کیے جاتے ہیں، عالمی مالیاتی اداروں سے مدد لی جاتی ہے اور کچھ عرصے کے لیے مالی صورتحال بہتر ہو جاتی ہے، لیکن بنیادی معاشی کمزوریوں پر مستقل کام نہ ہونے کے باعث مسائل دوبارہ سامنے آ جاتے ہیں۔ 2026ء میں معیشت کے حوالے سے کچھ مثبت اشارے ضرور موجود ہیں، لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ بہتری پائیدار معاشی ترقی میں تبدیل ہو سکے گی؟ موجودہ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ ملک کو اب عارضی انتظامات کے بجائے بنیادی اور طویل مدتی معاشی اصلاحات کی ضرورت ہے۔

ایشین ڈویلپمنٹ بینک کی ستمبر 2026ء کی آؤٹ لک رپورٹ کے مطابق پاکستان کی جی ڈی پی نمو FY2026 میں 3.7 فیصد رہی، جو FY2025 کے 3.2 فیصد کے مقابلے میں بہتر ہے۔ خدمات، مینوفیکچرنگ کی بحالی اور زراعت میں کچھ بہتری اس اضافے کی اہم وجوہات ہیں۔ تاہم FY2027 کے لیے بھی شرح نمو کا اندازہ تقریباً 3.7 فیصد لگایا گیا ہے، جو حکومت کے 4 فیصد ہدف سے کم ہے۔ مہنگائی FY2026 میں اوسطاً 7.1 فیصد رہی ہے جبکہ FY2027 میں اس کے 8.3 فیصد تک بڑھنے کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ توانائی کی عالمی قیمتوں، علاقائی تنازعات اور بیرونی معاشی دباؤ کے باعث پاکستان کو درپیش خطرات اب بھی برقرار ہیں۔

ملکی معیشت کا مجموعی حجم 452.1 ارب ڈالر اور فی کس آمدنی 1,901 ڈالر تک پہنچ گئی ہے، لیکن غربت کی شرح تقریباً 28.9 فیصد ہے، جبکہ 2018-19 میں یہ 21.9 فیصد تھی۔ یہ فرق ظاہر کرتا ہے کہ معاشی ترقی کے فوائد معاشرے کے تمام طبقات تک یکساں طور پر نہیں پہنچ رہے۔ جی ڈی پی میں اضافہ اس وقت زیادہ بامعنی بنتا ہے جب اس کے ساتھ روزگار، آمدنی اور بنیادی سہولیات میں بھی بہتری آئے۔ عام آدمی کے لیے معاشی استحکام کا مطلب صرف حکومتی اعداد و شمار نہیں بلکہ مہنگائی میں کمی، روزگار کے مواقع اور خاندان کے اخراجات پورے کرنے کی بہتر صلاحیت ہے۔

قرضوں کا بڑھتا ہوا بوجھ بھی معیشت کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے۔ مارچ 2026ء کے اختتام تک ملکی مجموعی قرض 83.285 ٹریلین روپے تک پہنچ چکا تھا۔ مالی خسارہ تقریباً 3 فیصد اور پرائمری سرپلس تقریباً 2.5 فیصد تک پہنچنا معاشی استحکام کے حوالے سے مثبت اشارے ہیں، لیکن قرضوں کے مجموعی حجم کو مدنظر رکھتے ہوئے مستقل معاشی استحکام ضروری ہے۔ اگر ریاست کی آمدنی کا بڑا حصہ قرضوں اور سود کی ادائیگیوں پر خرچ ہوگا تو تعلیم، صحت، انفراسٹرکچر اور روزگار کے لیے درکار وسائل محدود رہیں گے۔ اس لیے قرض کم کرنے کے ساتھ آمدنی بڑھانا اور غیر ضروری اخراجات پر قابو پانا بھی ضروری ہے۔

ٹیکس نظام پاکستان کے معاشی ڈھانچے کی بنیاد ہے۔ موجودہ نظام میں ٹیکس کا بوجھ محدود شعبوں اور پہلے سے ٹیکس ادا کرنے والے لوگوں پر زیادہ پڑتا ہے، جبکہ زرعی آمدنی، ریٹیل، جائیداد اور دیگر شعبوں میں ٹیکس کا دائرہ اب بھی محدود ہے۔ ٹیکس اصلاحات کا مطلب صرف نئے ٹیکس عائد کرنا نہیں بلکہ ٹیکس نیٹ کو وسیع کرنا، غیر ضروری چھوٹ ختم کرنا، ٹیکس چوری روکنا اور انتظامی نظام کو شفاف بنانا ہے۔ اگر ٹیکس آمدنی میں جی ڈی پی کے 3 فیصد کے برابر اضافہ لایا جا سکے تو اس کا ایک حصہ تعلیم، صحت اور سماجی تحفظ پر خرچ کر کے عوامی بہبود کو مضبوط بنایا جا سکتا ہے۔

توانائی کا شعبہ بھی معیشت پر مسلسل بوجھ ڈال رہا ہے۔ بجلی اور گیس کی تقسیم کار کمپنیوں میں چوری، لائن لاسز، کم وصولیاں اور انتظامی کمزوریوں کے باعث سرکاری خزانے کو بڑے نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ توانائی مہنگی ہونے سے صنعت، زراعت اور کاروبار کی پیداواری لاگت بڑھتی ہے، جس سے عالمی منڈی میں پاکستانی مصنوعات کی مسابقتی صلاحیت متاثر ہوتی ہے۔ اس لیے توانائی کے شعبے میں انتظامی اصلاحات، نقصانات میں کمی اور بہتر وصولیوں کے ساتھ ساتھ شمسی اور ہوا سے بجلی پیدا کرنے جیسے قابل تجدید ذرائع میں سرمایہ کاری بڑھانے کی ضرورت ہے۔ توانائی کے درآمدی اخراجات کم ہونے سے بیرونی ادائیگیوں پر دباؤ بھی کم کیا جا سکتا ہے۔

برآمدات میں اضافہ کیے بغیر پاکستان کے لیے طویل مدتی معاشی استحکام مشکل ہے۔ ملک کی برآمدات اب بھی ٹیکسٹائل سمیت محدود روایتی مصنوعات پر زیادہ انحصار کرتی ہیں۔ آئی ٹی اور ڈیجیٹل خدمات میں نئے مواقع موجود ہیں، لیکن ان کے لیے بہتر انفراسٹرکچر، ہنرمند نوجوان اور کاروبار دوست ریگولیٹری ماحول ضروری ہے۔ نیشنل ٹیرف پالیسی 2025-2030ء کے تحت ٹیرف میں کمی اور سرمایہ کاری کیلئے مراعات کے ذریعے صنعت کاری کو زیادہ مسابقتی بنایا جا سکتا ہے۔ FY2026 میں نجی سرمایہ کاری میں 8.6 فیصد اضافہ بھی ایک مثبت معاشی اشارہ ہے، لیکن اسے برقرار رکھنے کے لیے کاروبار کرنے کی لاگت، غیر ضروری ضوابط اور انتظامی رکاوٹوں کو کم کرنا ہوگا۔

معاشی ترقی کی سب سے اہم بنیاد انسانی سرمایہ ہے۔ پاکستان کا ہیومن کیپیٹل انڈیکس 0.41 اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ تعلیم، صحت اور مہارتوں کے شعبوں میں مزید سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔ ملک میں نوجوان آبادی کی ایک بڑی تعداد موجود ہے، لیکن اگر نوجوانوں کو معیاری تعلیم اور فنی تربیت فراہم نہ کی گئی تو آبادی کا یہ بڑا حصہ معاشی طاقت میں تبدیل نہیں ہو سکے گا۔ خواتین کی افرادی قوت میں کم شرکت بھی ملکی پیداوار کو محدود کرتی ہے۔ تعلیم، صحت، فنی تربیت اور خاندانی منصوبہ بندی پر اخراجات کو محض خرچ نہیں بلکہ مستقبل کی معاشی پیداوار میں سرمایہ کاری سمجھنا چاہیے۔

زراعت، جو معیشت کا تقریباً 23 فیصد حصہ ہے، موسمیاتی تبدیلی، سیلاب، پانی کی کمی اور روایتی طریقہ ہائے کاشت کے باعث دباؤ کا شکار ہے۔ جدید زرعی ٹیکنالوجی، پانی کی بچت، بہتر بیج، تحقیق، ذخیرہ کاری اور منڈیوں تک بہتر رسائی کے ذریعے پیداوار اور کاشتکاروں کی آمدنی میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ زرعی آمدنی کو مناسب طریقے سے ٹیکس نظام میں شامل کرنے سے صوبائی آمدنی بڑھانے کے مواقع بھی پیدا ہو سکتے ہیں، تاہم چھوٹے کاشتکاروں کے معاشی تحفظ کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

ان معاشی مسائل کے پس پردہ حکمرانی اور اداروں کی کارکردگی کا سوال بھی اہم ہے۔ غیر شفاف خریداری، بدعنوانی، سیاسی مداخلت، پالیسیوں میں بار بار تبدیلی اور کمزور ادارہ جاتی کارکردگی کاروباری طبقے کے اعتماد کو متاثر کرتی ہے۔ سرمایہ کاروں کے اعتماد کو بڑھانے کیلئے سرکاری اداروں کی کارکردگی بہتر بنانا، مناسب شعبوں میں نجی شراکت داری لانا، ریگولیٹری نظام کو مؤثر بنانا اور وفاق وصوبوں کے درمیان ذمہ داریوں کو واضح کرنا ضروری ہے۔ 18ویں ترمیم کی روح کے مطابق مالی اور انتظامی ہم آہنگی معاشی منصوبہ بندی کو مزید مؤثر بنا سکتی ہے۔

آئی ایم ایف کے ایکسٹینڈڈ فنڈ فسیلٹی اور ریزیلینس اینڈ سسٹینیبلٹی فسیلٹی کے تحت جاری اصلاحات پاکستان کی معاشی اصلاحات کے لیے ایک اہم موقع ہیں۔ ان کا مقصد صرف قرض کی قسطیں حاصل کرنا نہیں بلکہ معیشت کے بنیادی ڈھانچے میں مستقل تبدیلی لانا بھی ہے۔ ٹیکس، توانائی، برآمدات، تعلیم، صحت، زراعت اور حکمرانی کے شعبوں میں مسلسل اصلاحات ہی ملک کو بار بار آنے والے معاشی بحرانوں سے محفوظ رکھنے میں مدد دے سکتی ہیں۔

پاکستان کے معاشی اعداد و شمار ایک واضح پیغام دیتے ہیں کہ عارضی اقدامات سے پائیدار ترقی ممکن نہیں۔ اس کے ساتھ ٹیکس کا دائرہ وسیع کرنا، قرضوں میں کمی، توانائی کے نقصانات کو کم کرنا، برآمدات اور نجی سرمایہ کاری میں اضافہ، انسانی سرمائے میں سرمایہ کاری اور اداروں کو مضبوط بنانا معاشی استحکام کے بنیادی راستے ہیں۔ حقیقی معاشی کامیابی اس وقت ہوگی جب جی ڈی پی میں اضافے کے ساتھ عام آدمی کی آمدنی، روزگار، تعلیم، صحت اور معیار زندگی میں بھی بہتری نظر آئے۔ پاکستان کو اب بحرانوں سے نمٹنے کے لیے ہنگامی پالیسیوں کے بجائے مسلسل اور طویل مدتی معاشی حکمت عملی کی ضرورت ہے، جس کے ذریعے ملک پائیدار معاشی ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکے۔

سوکھتے دریا، بنجر کھیت اور غذائی قحط کی آہٹ

تحریر: عباس مہد

انسانوں کی تاریخ، قومی معیشتوں کے ارتقاء اور ریاستوں کے عروج وزوال کے صحائف کا اگر ایک عمیق، سائنسی اور تحلیلی نظر سے مطالعہ کیا جائے، تو یہ تلخ حقیقت کھلی کتاب کی طرح سامنے آتی ہے کہ قحط محض بارشوں کا رک جانا یا زمین کا بنجر ہو جانا نہیں ہوتا۔ قحط دراصل کسی قوم کی فکر، اس کی پالیسی سازی، اس کے معاشی عدل اور اس کے طرزِ حکمرانی کی اخلاقی وانتظامی تنزلی کا حتمی، منطقی اور بھیانک نتیجہ ہوتا ہے۔ جب کوئی ریاست اپنے قدرتی وسائل، آبی ذخائر اور معاشی انصاف کے بنیادی اصولوں سے مجرمانہ غفلت برتنے لگتی ہے، تو قدرت کا قانونِ مکافاتِ عمل حرکت میں آتا ہے اور غلہ اگانے والی زرخیز دھرتی بنجر صحراؤں میں تبدیل ہونے لگتی ہے۔ آج اگر ہم پاکستان کے موجودہ سیاسی، معاشی اور ماحولیاتی منظرنامے کا ایک غیر جانبدارانہ اور تزویراتی جائزہ لیں، تو یہ انتباہ کسی مفروضے کی حد تک محدود نہیں رہتا بلکہ ایک خونخوار حقیقت بن کر سامنے کھڑا نظر آتا ہے کہ اگر ہم نے اپنے معاشی رویوں اور ریاستی ترجیحات کو فوری نہ بدلا، تو اس مملکتِ خداداد میں ایک ہمہ گیر، تباہ کن اور ناقابلِ تلافی قحط کا بستر بچھنے والا ہے۔ اس ابھرتے ہوئے معاشی اور انسانی بحران کا سب سے پہلا اور بنیادی ساخت جاتی ستون ہمارے "آبی وسائل کا تیزی سے خستہ حال ہونا اور زراعت کا ساخت جاتی انہدام" ہے۔ پاکستان کی مجموعی قومی پیداوار، صنعتی خام مال، روزگار اور غذائی خودانحصاری کی تمام تر عمارت زرعی شعبے کی پائیداری پر استوار ہے۔ لیکن افسوسناک امر یہ ہے کہ ہم نے گزشتہ سات دہائیوں میں اپنے دریاؤں، ندی نالوں اور زیرِ زمین پانی کے نایاب ذخائر کا جس بے دردی اور غیر سائنسی انداز سے استحصال کیا ہے، اس کی مثال تیار پذیر معیشتوں میں کم ہی ملتی ہے۔ ہم نے نہ تو وقت پر معتبر آبی ذخائر اور ڈیم تعمیر کیے اور نہ ہی پانی کی منصفانہ تقسیم، تحفظ اور بچت کے لیے جدید ترین زرعی ٹیکنالوجی کو اپنایا۔ نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے ملک میں فی کس پانی کی دستیابی ایک خطرناک اور بحرانی حد تک گر چکی ہے۔ ہمارے ندی نالے اور نہریں سوکھ رہی ہیں، اور زیرِ زمین پانی کی سطح اتنی نیچے چلی گئی ہے کہ ٹیوب ویل بھی ناکارہ ہوتے جا رہے ہیں۔ جب کسان کو اپنی فصلوں کے لیے وقت پر پانی میسر نہیں ہوگا، جب کپاس، گندم، چاول اور گنے کی کاشت کے لیے سیراب زمینیں میسر نہیں ہوں گی، تو قومی سطح پر غلہ اور بنیادی خوراک کی شدید قلت کا پیدا ہونا ایک قدرتی اور حتمی نتیجہ ہے۔ اس تزویراتی المیے کا دوسرا اور انتہائی معنوی پہلو "موسمیاتی تبدیلی کا بے رحم تازیانہ اور ماحولیاتی غفلت" ہے۔ ہم اکیسویں صدی کے اس نازک موڑ پر دنیا کے ان چند حساس ترین اور غیر محفوظ ممالک میں شامل ہیں جو موسمیاتی تبدیلیوں کے بھیانک اثرات سے براہِ راست متاثر ہو رہے ہیں۔ کبھی ہمارے ہاں سیلابوں کی صورت میں وہ تباہی مچتی ہے جو تیار فصلوں، مویشیوں اور دیہاتی معیشت کے بنیادی ڈھانچے کو بہا کر لے جاتی ہے، تو کبھی طویل اور بے رحم خشک سالی ہمارے کھیتوں کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ ہم اپنے جنگلات کو کلہاڑیوں کی نذر کر رہے ہیں، زرخیز زرعی زمینوں کو بلڈوز کر کے وہاں کنکریٹ کی غیر پیداواری ہاؤسنگ سکیمیں اور تجارتی مراکزی ہب قائم کر رہے ہیں، اور قدرت کے متوازن ماحولیاتی نظام کو زہر آلود کر رہے ہیں۔ جب زرخیز زرعی رقبہ روز بروز سکڑتا چلا جائے گا اور آبادی میں بے ہنگم و غیر متوازن اضافہ ہوتا رہے گا، تو آنے والے کل میں قوم کے نونہالوں کا پیٹ بھرنے کے لیے روٹی کا ایک ٹکڑا بھی میسر نہیں ہوگا۔ یہ وہ غذائی و ماحولیاتی قحط ہوگا جس کے سامنے دنیا کی تمام مادی پیش رفت اور کاغذی دعوے دم توڑ دیں گے۔ تزویراتی اور معاشی افق پر ابھرتا ہوا ایک اور انتہائی سنگین اور پیچیدہ خطرہ ہماری "مالیاتی بدحالی، ناہمواری اور درآمد شدہ خوراک پر اندھا انحصار" ہے۔ ایک دور تھا جب پاکستان دنیا بھر میں زرعی اجناس برآمد کرنے کے لیے جانا جاتا تھا، لیکن آج ہماری معاشی بدحالی اور ناقص پالیسیوں کا یہ عالم ہے کہ ہم اپنی بنیادی ضروریات یعنی گندم، دالیں، چینی، اور چائے جیسی اشیاء بھی دوسرے ممالک سے اربوں ڈالر کا زرمبادلہ خرچ کر کے منگوانے پر مجبور ہیں۔ جب ملک کے پاس غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر نہ ہونے کے برابر ہوں، جب روپے کی قدر مسلسل گر رہی ہو اور ہم بین الاقوامی مالیاتی اداروں کے سودی قرضوں کی دلدل میں گردن تک دھنس چکے ہوں، تو ایسے میں عالمی منڈی سے مہنگی خوراک خریدنا ہماری مالیاتی صلاحیت سے باہر ہوتا چلا جائے گا۔ یہ محض ایک زرعی قحط نہیں ہوگا بلکہ ایک ہولناک "مالیاتی و تجارتی قحط" ہوگا جہاں منڈیوں میں سامان تو موجود ہوگا مگر عام شہری کی جیب میں اسے خریدنے کی قوت بالکلیہ ختم ہو چکی ہوگی۔ اس تمام تر المیے کا سب سے خوفناک، معنوانی اور زہریلا روپ "اخلاقی، آئینی و حاکمیت کا قحط" ہے۔ کسی بھی ملک میں واقعی قحط اس وقت آتا ہے جب اس کے حکمرانوں، پالیسی سازوں اور مقتدر اشرافیہ کے دلوں سے احساسِ ذمہ داری، عدل اور قوم کی دردمندی کا جذبہ رخصت ہو جائے۔ ہماری حکمران اشرافیہ سیاسی کھینچ تان، اینٹ پتھر کی غیر پیداواری تعمیرات اور اپنے ذاتی مفادات کے تحفظ میں اس قدر اندھی ہو چکی ہے کہ انہیں آئندہ چند سالوں میں جنم لینے والے اس غذائی اور آبی طوفان کی کوئی پرواہ نہیں۔ ہماری معاشی شریانوں میں ذخیرہ اندوزی، ملاوٹ، اور ناجائز منافع خوری کا ایک ایسا بے لگام نظام سرا سر سرائیت کر چکا ہے جو غریب کے منہ سے نوالہ چھیننے کو اپنی معاشی کامیابی سمجھتا ہے۔ جب انصاف، رحم دلی، اور اجتماعی بیداری کا قحط پڑ جائے تو پھر غذا، پانی اور سکون کا قحط خود بخود قوموں کا مقدر بن جاتا ہے۔ "قحط پڑنے والا ہے" کا یہ تجزیاتی انتباہ محض ایک لفظی ڈراوا نہیں بلکہ ہمارے سامنے موجود حقائق کا آفاقی آئینہ ہے۔ اگر ہم نے اب بھی بیداری کا ثبوت نہ دیا، اگر ہم نے ایمرجنسی بنیادوں پر نئے آبی ذخائر نہ بنائے، زرعی زمینوں کی کاروباری مقاصد کے لیے تباہی کو نہ روکا، کسان کو اس کی محنت کا پورا حق نہ دیا، اور اپنے اخلاقی و معاشی نظام میں عدل کو قائم نہ کیا، تو تاریخ ہمیں بھی معاف نہیں کرے گی۔ وقت کا حتمی تقاضا ہے کہ ریاست کے ایوانوں سے لے کر عوام کی گلیوں تک، تمام طبقات مل کر ایک انقلابی، سائنسی اور مساوی معاشی و زرعی روڈ میپ تیار کریں۔ اس سے پہلے کہ ہماری خشک سالی اور پالیسی سازوں کی نادانی سے ہماری اگلی نسلیں بھوک اور پیاس سے بلبلا اٹھیں، ہمیں اپنے رویوں کو بدلنا ہوگا اور اس دھرتی کی بقا کے لیے عمل کا میدان سنبھالنا ہوگا!

چمن ایجوکیشنل فیسٹیول

چمن ایجوکیشنل فیسٹیول

علم کی روشنی، ثقافت کی خوشبو اور نوجوانوں کے روشن مستقبل کی نوید

گل میر خان کاکڑ
اسسٹنٹ ڈائریکٹر ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفس چمن

کسی بھی معاشرے کی حقیقی ترقی صرف بلند عمارتوں، سڑکوں اور معاشی سرگرمیوں سے نہیں بلکہ اس کے نوجوانوں کی فکری تربیت، تعلیمی شعور، تخلیقی صلاحیتوں اور اپنی تہذیبی شناخت سے وابستگی سے ہوتی ہے۔ یہی وہ سوچ ہے جو چمن میں منعقد ہونے والے دو روزہ چمن ایجوکیشنل فیسٹیول کو محض ایک تعلیمی سرگرمی سے بڑھ کر ایک جامع سماجی، تعلیمی اور ثقافتی کاوش بناتی ہے۔ چمن میں منعقد ہونے والے اس منفرد فیسٹیول نے تعلیم، علم، کیریئر، ہنر، روزگار، کھیل، فن اور ثقافت کو ایک ہی پلیٹ فارم پر یکجا کر کے نوجوان نسل کے لیے ایک ایسا ماحول فراہم کیا جہاں کتاب کے علم کے ساتھ عملی زندگی کے تقاضوں، مستقبل کے امکانات اور اپنی ثقافتی شناخت کو بھی سمجھنے کا موقع ملا۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی، اسپیکر بلوچستان اسمبلی کیپٹن (ر) عبدالخالق اچکزئی اور چیف سیکرٹری بلوچستان کی خصوصی ہدایات و رہنمائی کی روشنی میں ڈپٹی کمشنر چمن حبیب احمد بنگلزئی اور ضلعی انتظامیہ چمن کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والے اس فیسٹیول کے مختلف پروگرامز گورنمنٹ شہید ایمل خان اچکزئی بوائز ڈگری کالج چمن اور گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج چمن میں منعقد ہوئے۔ فیسٹیول کا باقاعدہ افتتاح کمانڈر چمن اسکاؤٹس بریگیڈیئر زرار احمد، ڈپٹی کمشنر چمن حبیب احمد بنگلزئی، ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر فدا بلوچ اور قبائلی عمائدین نے کیا، جبکہ فیسٹیول میں طلبہ و طالبات، اساتذہ، پروفیسرز، ماہرینِ تعلیم، سکالرز، قبائلی عمائدین، ضلعی افسران اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے بھرپور شرکت کی۔

تعلیم سے آگے، مستقبل کی تیاری

چمن ایجوکیشنل فیسٹیول کی ایک نمایاں خصوصیت یہ رہی کہ یہاں تعلیم کو صرف نصابی کتابوں اور امتحانات تک محدود نہیں رکھا گیا بلکہ طلبہ کو عملی زندگی کے مختلف پہلوؤں، کیریئر کے انتخاب، جدید ہنر اور روزگار کے بدلتے ہوئے مواقع سے بھی روشناس کرایا گیا۔ ماہرینِ تعلیم اور پروفیسرز کی جانب سے کیریئر گائیڈنس لیکچرز کا انعقاد کیا گیا*، جبکہ بلوچستان کی مختلف جامعات میں داخلوں، اسکالرشپس اور تعلیمی مواقع سے متعلق معلوماتی اسٹالز قائم کیے گئے۔ ان سرگرمیوں کے ذریعے طلبہ کو یہ سمجھنے کا موقع ملا کہ ان کی دلچسپی، صلاحیت اور تعلیمی استعداد کے مطابق مستقبل میں کون سے راستے ان کے لیے موزوں ہو سکتے ہیں۔ سائنس، آرٹ اور کتابوں کی نمائش، تعلیمی و معلوماتی اسٹالز، تقریری مقابلے، کوئز اور سائنسی سرگرمیاں بھی فیسٹیول کا حصہ رہیں۔ نوجوانوں کو انفارمیشن ٹیکنالوجی، جدید مہارتوں اور روزگار کے نئے امکانات سے آگاہ کیا گیا، جس سے فیسٹیول میں تعلیم کو عملی زندگی کے تقاضوں سے جوڑنے کا پہلو مزید نمایاں ہوا۔

کتاب سے کردار تک

تعلیم کا مقصد صرف معلومات حاصل کرنا نہیں بلکہ سوچنے، سمجھنے، سوال کرنے، فیصلہ کرنے اور معاشرے میں مثبت کردار ادا کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا ہے۔ *چمن ایجوکیشنل فیسٹیول میں اسی وسیع تصورِ تعلیم کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی۔ کتابوں کی نمائش اور علمی سرگرمیوں کے ذریعے مطالعے کی عادت، علم و ادب سے وابستگی اور مثبت سوچ کے فروغ پر توجہ دی گئی۔ سائنسی اور تخلیقی سرگرمیوں نے طلبہ کو اپنی صلاحیتوں کے اظہار کا موقع فراہم کیا، جبکہ تقریری اور کوئز مقابلوں نے ان کے اعتماد اور علمی استعداد کو اجاگر کیا۔ یہ سرگرمیاں اس حقیقت کی یاد دہانی بھی ہیں کہ *ایک مضبوط معاشرہ وہی ہوتا ہے جہاں نوجوان صرف ملازمت کے متلاشی نہ ہوں بلکہ علم، ہنر، تخلیق اور مثبت سوچ کے ذریعے معاشرے کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کرنے کے قابل ہوں۔

تعلیم کے ساتھ ثقافت کا رنگ

چمن ایجوکیشنل فیسٹیول کی سب سے خوبصورت خصوصیات میں سے ایک پشتون کلچر ڈے کا انعقاد تھا، جس نے فیسٹیول میں علم کے ساتھ ثقافت کے رنگ بھی بھر دیے۔ پشتون کلچر ڈے کے موقع پر پشتون قوم کی قدیم روایات، تہذیبی اقدار، ثقافتی ورثے، روایتی لباس، دستکاری، علاقائی کھانوں، فنون اور روایتی کھیلوں کو بھرپور انداز میں اجاگر کیا گیا۔ ثقافتی سرگرمیوں میں روایتی غیژ کے شاندار مقابلے میں اچکزئی اور نورزئی قبائل کی ٹیموں نے حصہ لیا، جبکہ رسہ کشی، روایتی اتن، کلاسیکی پشتون تلوار رقص، میوزیکل شو، خصوصی فنکارانہ پرفارمنس اور فٹبال فائنل سمیت مختلف سرگرمیوں نے شرکاء کو اپنی ثقافت کے مختلف رنگوں سے محظوظ کیا۔ ثقافتی اسٹالز پر روایتی لباس، دستکاری اور دیگر ثقافتی اشیاء کی نمائش نے ماضی کی روایات کو موجودہ نسل کے سامنے ایک خوبصورت انداز میں پیش کیا۔ یوں فیسٹیول کے ایک ہی میدان میں کتاب بھی موجود تھی، علم بھی، کھیل بھی، فن بھی اور ثقافت بھی۔ نوجوان نسل اور ثقافتی شناخت جدید دنیا میں تیزی سے بدلتے ہوئے حالات کے درمیان نوجوان نسل کو جدید تعلیم اور ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ کرنا جتنا ضروری ہے، اتنا ہی ضروری یہ بھی ہے کہ انہیں اپنی زبان، ثقافت، روایات اور تاریخی شناخت سے جوڑے رکھا جائے۔ چمن ایجوکیشنل فیسٹیول میں تعلیم اور ثقافت کو ایک ساتھ پیش کرنے کا یہی پہلو اسے ایک وسیع سماجی سرگرمی بناتا ہے۔ نوجوانوں کو یہ پیغام دیا گیا کہ جدید دنیا کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے اپنی جڑوں اور تہذیبی شناخت سے وابستہ رہنا بھی ایک اہم معاشرتی قدر ہے۔ ثقافت صرف روایتی لباس، موسیقی یا کھیل کا نام نہیں بلکہ یہ ایک قوم کی اجتماعی یادداشت، اقدار، طرزِ زندگی اور تاریخی تسلسل کی نمائندگی کرتی ہے۔ اسی لیے ثقافتی ورثے کو نئی نسل تک منتقل کرنا معاشرے کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ مثبت سرگرمیوں کے ذریعے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کھیل اور ثقافتی سرگرمیاں نوجوانوں کی شخصیت سازی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ چمن ایجوکیشنل فیسٹیول میں فٹبال، غیژ، رسہ کشی، اتن اور دیگر سرگرمیوں کا انعقاد نوجوانوں کو صحت مند اور مثبت سرگرمیوں کی جانب راغب کرنے کی ایک خوبصورت کوشش تھی۔ ایسی سرگرمیاں نوجوانوں میں نظم و ضبط، ٹیم ورک، برداشت، باہمی احترام اور مقابلے کے مثبت جذبے کو فروغ دینے کا ذریعہ بنتی ہیں۔ اس طرح فیسٹیول نے تعلیم کے ساتھ جسمانی صحت، ذہنی نشوونما اور سماجی ہم آہنگی کے پہلوؤں کو بھی جگہ دی۔ ڈپٹی کمشنر چمن کا موقف *اس موقع پر ڈپٹی کمشنر چمن حبیب احمد بنگلزئی نے کہا کہ چمن کے نوجوان باصلاحیت، محنتی اور روشن مستقبل کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں، انہیں صرف درست سمت، مناسب مواقع اور بروقت رہنمائی فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ چمن ایجوکیشنل فیسٹیول نوجوانوں کے لیے ایسا پلیٹ فارم ہے جہاں کلاس روم سے آگے کی تعلیم، جدید دور کی رہنمائی، ہنر، کیریئر اور مستقبل کے مواقع کو ایک جگہ جوڑا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ثقافت کسی بھی قوم کی شناخت اور تاریخی ورثے کی عکاس ہوتی ہے، جبکہ تعلیم نوجوان نسل کے روشن مستقبل کی بنیاد ہے۔ فیسٹیول میں تعلیم اور ثقافت کو ایک ساتھ اجاگر کرنے کا مقصد نوجوانوں کو اپنی روایات سے جوڑنے کے ساتھ ساتھ انہیں علم، ہنر، مثبت سرگرمیوں اور جدید مواقع کی جانب راغب کرنا ہے۔ ڈپٹی کمشنر نے فیسٹیول کے انعقاد میں تعاون کرنے والے تمام اداروں، قبائلی عمائدین، ماہرینِ تعلیم، اساتذہ، طلبہ، فنکاروں اور شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ نوجوانوں کے لیے ایسے مواقع مستقبل میں بھی فراہم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ان کی صلاحیتوں کو مزید نکھارا جا سکے۔ *ایک فیسٹیول، کئی پیغامات *چمن ایجوکیشنل فیسٹیول کا پیغام صرف دو دن تک محدود نہیں۔ اس سرگرمی نے یہ احساس اجاگر کیا کہ نوجوانوں کو صرف تعلیمی اسناد نہیں بلکہ سمت، رہنمائی، مواقع اور اعتماد کی بھی ضرورت ہے **ایک طرف کتابوں اور تعلیمی اسٹالز نے علم کی اہمیت اجاگر کی، دوسری جانب کیریئر گائیڈنس نے مستقبل کے راستوں کی نشاندہی کی؛ سائنس اور آرٹ نے تخلیقی صلاحیتوں کو سامنے لایا، جبکہ کھیل اور ثقافتی سرگرمیوں نے نوجوانوں کو مثبت اور صحت مند ماحول فراہم کیا۔ اسی طرح پشتون کلچر ڈے نے یہ پیغام دیا کہ ترقی کی جانب سفر اپنی ثقافتی شناخت کو ساتھ لے کر بھی جاری رکھا جا سکتا ہے۔ جدید تعلیم اور قدیم روایات ایک دوسرے کی ضد نہیں بلکہ ایک متوازن اور باوقار معاشرے کے دو اہم پہلو بن سکتے ہیں۔

اختتامیہ چمن ایجوکیشنل فیسٹیول دراصل ایک ایسی خوبصورت تصویر پیش کرتا ہے جس میں ایک ہاتھ میں کتاب، ذہن میں علم، نگاہوں میں مستقبل اور دل میں اپنی ثقافت کی محبت موجود ہے۔ یہ فیسٹیول اس امید کی علامت ہے کہ اگر نوجوانوں کو تعلیم، ہنر، مواقع، رہنمائی اور مثبت سرگرمیوں کے لیے مناسب پلیٹ فارم فراہم کیے جائیں تو وہ نہ صرف اپنے مستقبل کو بہتر بنا سکتے ہیں بلکہ اپنے علاقے اور معاشرے کی ترقی میں بھی مؤثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ چمن کی سرزمین پر منعقد ہونے والی یہ تعلیمی و ثقافتی سرگرمی اس احساس کو مزید مضبوط کرتی ہے کہ علم وہ روشنی ہے جو مستقبل کا راستہ دکھاتی ہے، ہنر وہ طاقت ہے جو منزل تک پہنچنے کا حوصلہ دیتی ہے، اور ثقافت وہ شناخت ہے جو انسان کو اپنی جڑوں سے جوڑے رکھتی ہے۔ چمن ایجوکیشنل فیسٹیول نے انہی تینوں پہلوؤں — تعلیم، ہنر اور ثقافت — کو ایک خوبصورت رشتے میں پرو کر نوجوان نسل کے سامنے ایک مثبت اور تعمیری راستہ پیش کیا، جس کی خوشگوار یادیں شرکائکے ساتھ دیر تک زندہ رہیں گی۔ ضلعی انتظامیہ *تعلیم کا فروغ — ہنر کی حوصلہ افزائی — ثقافتی ورثے کا تحفظ — نوجوانوں کا روشن مستقبل

☆☆☆☆

☆☆

بقیہ 1

کی جانب سے اہم ہدایات جاری سیکرٹری داخلہ حکومت پاکستان کو اگلی سماعت پر ذاتی طور پر پیش ہونے کی ہدایت سیکرٹری داخلہ کو PECA 2016 کی دفعہ 37 کے تحت وضع کردہ افعال سے متعلق جامع رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت سیکرٹری داخلہ آئندہ سماعت پر تحقیقاتی کمیشن کی معاونت کریں گے

بقیہ 2

حکومت کے ساتھ رابطہ ہوا ہے۔ ملک کی ایک بڑی جماعت کی جانب سے لانگ مارچ ہونے جا رہا ہے اس لیے بات چیت ضرور ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ میں حکومت کو یہ کہوں گا کہ یہ وقت نہیں ہے کہ آپ نیٹ لانچر کا استعمال کریں، سیاسی لوگوں کے خلاف نیٹ لانچر استعمال نہیں کرتے، ان کو گلے لگاتے ہیں، ان کی بات سنتے ہیں، ان کے تحفظات کو حل کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے حقوق کے لیے نکل رہے ہیں، ہم انصاف کی آواز اٹھا رہے ہیں، ہم انصاف کے لیے آواز اٹھا رہے ہیں، ہمارے ساتھ انصاف کیا جائے، ہم نے بارہا کہا ہے کہ ہمیں نہیں سنا گیا۔ بیرسٹر گوہر نے کہا کہ حکومت نیٹ لانچر کے استعمال کی بجائے گلے لگائے اور عوام کو گلے لگائے، عوام کو انصاف دیں، ان کی باتوں کو سنیں، بیرسٹر گوہر نے حکومت کو پیش کش کی کہ آپ 2 قدم پیچھے ہٹیں، ہم 10 قدم پیچھے ہٹیں گے، ہم چاہتے ہیں کہ کوئی ایسی بات بنے جس میں عوام کے مسائل کا ہم حل ڈھونڈیں۔ ذرائع کے مطابق پی ٹی آئی چیئرمین بیرسٹر گوہر اور سینیٹ میں اپوزیشن لیڈر علامہ راجہ ناصر عباس کی وفاقی سطح پر اہم شخصیات سے ملاقاتیں اور رابطے ہوئے ہیں، جن میں لانگ مارچ اور موجودہ سیاسی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ غیر رسمی رابطوں کے دوران اس تجویز پر غور ہوا کہ لانگ مارچ کے دوران پی ٹی آئی قیادت انتظامیہ کی جانب سے مقرر کردہ حد عبور نہ کرے اور جہاں انہیں روکا جائے، وہیں پرامن طور پر احتجاج جاری رکھا جائے۔ ذرائع کے مطابق اس معاملے میں کسی حد تک اتفاق رائے بھی سامنے آیا ہے۔ ذرائع کے مطابق پی ٹی آئی قیادت کو یہ پیغام بھی دیا گیا ہے کہ احتجاج کے دوران امن و امان برقرار رکھا جائے اور کسی ایسی صورتحال سے گریز کیا جائے جس سے کشیدگی میں اضافہ ہو۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ لانگ مارچ کے دوران اس کے دورانیے اور اختتام کے طریقہ کار سے متعلق حتمی فیصلہ بھی اسی دوران مذاکرات اور باہمی رابطوں کے نتیجے میں سامنے آسکتا ہے۔ سینیٹ اور قومی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈرز کی جانب سے مذاکرات کی پیشکش پر وفاقی حکومت نے بھی اپنی حکمت عملی طے کر لی ہے۔ حکومتی ذرائع کے مطابق حکومت اپوزیشن سے مذاکرات کو آئینی اور قانونی دائرے تک محدود رکھنا چاہتی ہے۔ ذرائع کے مطابق وزیراعظم کی امریکہ سے واپسی کے بعد اپوزیشن رہنما محمود خان اچکزئی سے ملاقات متوقع ہے۔ حکومتی ذرائع کے مطابق وزیراعظم اور اپوزیشن لیڈر کے درمیان ملاقات میں بنیادی طور پر چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمیشن کے 2 ارکان کی تقرری کے معاملے پر بات ہوگی۔ حکومتی ذرائع کے مطابق بانی پی ٹی آئی عمران خان اور بشریٰ بی بی کی رہائی کا معاملہ مذاکراتی ایجنڈے میں شامل نہیں ہوگا جبکہ عمران خان کی مستقل طور پر نجی ہسپتال منتقلی کے معاملے پر بھی حکومت بات چیت نہیں کرے گی۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ حکومت آئینی و قانونی تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مذاکرات آگے بڑھانا چاہتی ہے اور وفاق پر دباؤ ڈالنے کی صورت میں عمران خان سے متعلق کسی معاملے پر بات چیت کے لیے تیار نہیں۔

بقیہ 3

کوئی فائدہ پہنچے گا۔ انہوں نے کہا کہ غیر متوازن ترقی اور پسماندگی کو بلوچستان میں بے امنی کی مرکزی وجہ قرار دینا درست نہیں، کیونکہ غیر متوازن ترقی کا مسئلہ پاکستان سمیت دنیا کے بیشتر ممالک میں موجود ہے۔ تاہم ترقی کیلئے کہیں بندوق نہیں اٹھائی جاتی اور نہ ہی کہیں ناحق خون بہایا جاتا ہے انہوں نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ حقائق اور تصور میں فرق کو سمجھیں اور اپنے صوبے کی درست تاریخ سے آگاہی حاصل کریں۔ انہوں نے کہا کہ بیرون ملک بیٹھے پاکستان مخالف عناصر منظم پروپیگنڈے کے ذریعے نوجوانوں کو گمراہ کر رہے ہیں، اس لیے نوجوان تعلیم، ترقی اور روشن مستقبل پر توجہ دیں اور ریاست مخالف پروپیگنڈے کا حصہ نہ بنیں۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ ریاست اور نوجوانوں کے درمیان خلیج کم کرنے کیلئے نوجوانوں کو ہر سطح پر سنا جا رہا ہے۔ میرٹوکریسی کو فروغ دے کر ہی نوجوانوں کو ان کا جائز حق دیا جا سکتا ہے۔ بلوچستان میں آرٹیفیشل انٹیلیجنس پر مبنی ٹیسٹنگ سسٹم متعارف کرایا گیا ہے تاکہ ملازمتوں کے عمل میں میرٹ اور شفافیت کو یقینی بنایا جا سکے۔ کوئی حق دار اپنے حق سے محروم نہیں رہے گا اور ملازمت صرف میرٹ پر دی جائے گی میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان میں گزشتہ دو سال کے دوران پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام پر سو فیصد پیش رفت ہوئی ہے۔ اینٹی کرپشن ڈیپارٹمنٹ کو فعال کردیا گیا ہے جبکہ چیف منسٹر انسپکشن ٹیم بھی پوری طرح متحرک ہے۔ انہوں نے کہا کہ چیف منسٹر انسپکشن ٹیم نے ترقیاتی پروگرامز کے معائنے کا آغاز ان کے اپنے حلقے سے کیا، تاکہ واضح پیغام دیا جا سکے کہ احتساب کا عمل بلا امتیاز ہوگا انہوں نے کہا کہ کرپٹ عناصر کے خلاف کارروائی جاری ہے اور گرفتاریاں بھی عمل میں آ رہی ہیں۔ ترقیاتی منصوبوں کی نگرانی، شفافیت اور میرٹ کو یقینی بنانے کیلئے اداروں کو فعال کیا جا رہا ہے وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ صوبے میں اچھی طرز حکمرانی کی بنیاد رکھ دی گئی ہے اور اس کے تسلسل کو برقرار رکھا جائے گا

بقیہ 4

۔امریکی ٹی وی کے مطابق امریکی ویسٹ ٹیکساس انٹرمیڈیٹ ((ڈبلیو ٹی آئی) کے تحت خام تیل کے مستقبل کے سودے 0.47 ڈالر کے اضافے سے 92.63 ڈالر فی بیرل جبکہ برینٹ کروڈ کے مستقبل کے سودے 0.67 ڈالر کے اضافے سے 103.75 ڈالر فی بیرل پر طے پائے۔ رپورٹ کے مطابق سپاٹ گولڈ کی قیمت 8.60 ڈالر کی کمی سے 4279.75 ڈالر فی اونس جبکہ چاندی کی قیمت 0.47 ڈالر کے اضافے سے 64.50 ڈالر فی اونس رہی۔ دوسری جانب زرعی اجناس کی قیمتوں میں ملا جلا رجحان رہا۔ مکئی کی قیمت 0.75 ڈالر کے اضافے سے 529.75 ڈالر فی بشل جبکہ گندم کی قیمت 2.75 ڈالر کی کمی سے 705.25 ڈالر فی بشل ہوگئی

بقیہ 5

ممالک ہیں اور دونوں ممالک کے عوام بھی عظیم عوام ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک کے عوام کے درمیان طویل عرصے سے دوستانہ روابط قائم ہیں اور ان کے مفادات ایک دوسرے کے ساتھ گہرائی سے جڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چینی قوم کی عظیم نشاۃ ثانیہ اور امریکا کو دوبارہ عظیم بنانا ایک دوسرے کے ساتھ چل سکتے ہیں، ایک دوسرے کی تکمیل کر سکتے ہیں اور دنیا کیلئے فائدہ مند ثابت ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ چین اور امریکا دونوں بڑی طاقتوں کی حیثیت سے نئے دور میں باہمی تعلقات کیلئے درست راستہ تلاش کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ سال چین اور امریکا دونوں کی اپنی اپنی ترقی کیلئے ایک اہم سال ہے۔ انہوں نے کہا کہ مئی میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے چین کے دورے کے دوران دونوں رہنماؤں نے حکمت عملی کے لحاظ سے مستحکم اور تعمیری چین۔ امریکا تعلقات قائم کرنے پر اتفاق کیا تھا، جس نے دونوں ممالک کے باہمی تعلقات کے مستقبل کیلئے رہنمائی فراہم کی ہے۔

بقیہ 6

کرنے پر زور دیا ہے۔ عرب ٹی وی کے مطابق اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 81 ویں اجلاس کے موقع پر نیویارک میں ترقی کے حق سے متعلق اعلامیے کی منظوری کی 40 ویں سالگرہ کی مناسبت سے اعلیٰ سطحی اجلاس منعقد ہوا جس میں مقررین نے عالمی ترقی کی صورتحال اور درپیش چیلنجز پر تبادلہ خیال کیا۔ جنرل اسمبلی کے صدر خلیل الرحمان نے کہا کہ گزشتہ چار دہائیوں کے دوران انسانی ترقی میں نمایاں پیش رفت ہوئی ہے تاہم یہ تمام خطوں میں یکساں نہیں رہی۔ انہوں نے کہا کہ ترقی محض اقتصادی نمو کا نام نہیں بلکہ یہ جامع اقتصادی، سماجی، ثقافتی اور سیاسی عمل ہے۔ جنرل اسمبلی نے 4 دسمبر 1986 کو ترقی کے حق سے متعلق اعلامیہ منظور کیا تھا جس میں ترقی کو ناقابل تنسیخ انسانی حق تسلیم کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ہر فرد اور تمام اقوام کو اقتصادی، سماجی، ثقافتی اور سیاسی ترقی میں حصہ لینے، کردار ادا کرنے اور اس کے ثمرات سے مستفید ہونے کا حق حاصل ہے۔

بقیہ 7

۔نیوکلیئر پاور اسٹیشن سے بجلی کی پیداواری لاگت 6 روپے 87 پیسے فی یونٹ رہی جو پن بجلی کے بعد سب سے سستی بجلی ہے۔ ایٹمی توانائی کمیشن کے اعلامیے کے مطابق شاندار کارکردگی کے باعث چشمہ ون پلانٹ نے انڈیکس میں مسلسل دو سہ ماہیوں میں 100 سکور حاصل کیا، چشمہ نیوکلیئر پاور جنریٹنگ سٹیشن سے بجلی کی پیداواری لاگت چھ روپے ستاسی پیسے فی یونٹ ہے۔ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے چھ نیوکلیئر پاور پلانٹس کی مجموعی پیداواری صلاحیت 3 ہزار 530 میگاواٹ ہے۔

بقیہ 8

اخراجات میں 5 فیصد کمی کی جائے گی۔ شادی کی تقریبات میں بھی ون ڈش پالیسی پر عملدرآمد کا حکم دیا گیا ہے۔ بازار، مارکیٹیں اور شاپنگ مالز رات 9 بجے بند ہوں گے، میرج ہالز رات 10 بجے اور ریسٹورنٹس رات 11 بجے بند ہوں گے، فارمیسیز، اسپتال، پیٹرول پمپس اور ڈیری شاپس پابندیوں سے مستثنیٰ ہوں گے۔ کفایت شعاری اقدامات فوری طور پر نافذ العمل ہوں گے۔

بقیہ 9

کو کامیابی سے فضا میں ہی روک کر تباہ کر دیئے جس سے سعودی شہروں کو نقصان پہنچانے کے ارادے کو خاک میں ملا دیا۔ جنرل ترکی المالکی نے بتایا کہ حوثیوں کے میزائلوں کا تباہ ملبہ میدان میں گرا جس کے باعث کہیں کوئی جانی یا مالی نقصان کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ آئندہ بھی ایسی کارروائیاں جاری رہیں گے۔

بقیہ 10

سے ورچوئل خطاب کرتے ہوئے کہا فلسطینی صدر محمود عباس نے کہا کہ فلسطینی وفد کو روکنا میزبان ملک کی حیثیت سے امریکہ کی ذمہ داریوں سے متصادم ہے، امریکا فلسطینی وفد پر عائد پابندیاں ختم کرے۔ فلسطینی صدر نے کہا کہ غزہ میں فلسطینی عوام کا قتل عام کیا گیا، جبکہ علاقے کو اس وقت تباہی اور بھوک کا سامنا ہے۔ ان کے مطابق غزہ میں فلسطینیوں کو جبری بے دخلی کا بھی سامنا ہے۔ انہوں نے غزہ کی صورتحال کو نسل کشی کی جنگ قرار دیتے ہوئے کہا کہ غزہ میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے امن منصوبے کا خیر مقدم کیا تھا، تاہم اس حوالے سے اب تک پیشرفت نہیں ہوئی۔

بقیہ 11

کا موقف پیش کریں گے جس میں ڈائیلاگ، سفارت کاری اور تنازعات کے پرامن حل کی اہمیت پر زور دیں گے۔ وزیراعظم خطے میں کشیدگی کے خاتمے، امن و استحکام کے فروغ کیلئے پاکستان کی فعال سفارتی و ثالثی کوششوں کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ پائیدار ترقی، موسمیاتی تبدیلی، دہشتگردی کے خلاف جنگ، اسلاموفوبیا اور عالمی اقتصادی چیلنجز سمیت اہم عالمی امور پر پاکستان کی ترجیحات پیش کریں گے۔ وزیراعظم مقبوضہ جموں و کشمیر اور فلسطین میں طویل عرصے سے جاری قبضے اور حق خودارادیت سے محرومی کے مسائل پر عالمی برادری کی توجہ مبذول کرائیں گے۔ وزیراعظم اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر ترقی، موسمیاتی اقدامات اور دیگر اہم امور سے متعلق متعدد اعلیٰ سطحی اجلاسوں میں شرکت اور پاکستان کا موقف پیش کریں گے۔ وزیراعظم اجلاس میں شرکت کیلئے موجود مختلف عالمی رہنماؤں اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے دوطرفہ ملاقاتیں کریں گے۔

بقیہ 12

موجود تھے۔ اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے وفاقی وزیر برائے آئی ٹی و ٹیلی کمیونیکیشن محترمہ شزہ فاطمہ خواجہ نے کہا کہ ڈیجیٹل نیشن پاکستان کی بنیاد ایک ہنرمند اور مستقبل کیلئے تیار افرادی قوت کی تربیت پر رکھی گئی ہے جو عالمی منڈیوں میں مقابلہ کر سکے اور قدر میں اضافہ کر سکے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ پاکستان تکنیکی مصنوعات کے صرف استعمال کنندہ بننے کے بجائے، اپنے عوام کی صلاحیتوں اور جدت طرازی کی بدولت، ڈیجیٹل حل تیار کرنے، بنانے اور برآمد کرنے کی سمت میں تیزی سے گامزن ہے۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ اس ریپیئر سینٹر کا قیام پاکستان کے ڈیجیٹل اور ٹیلی کام ایکو سسٹم کو مضبوط بنانے کی جانب ایک اہم قدم ہے، جو مقامی صلاحیت اور مہارت کو فروغ دے گا۔

بقیہ 13

صدر ریاست سے حلف لیا۔ حلف برداری کی تقریب ایوان صدر مظفرآباد میں منعقد ہوئی۔ تقریب میں وزیراعظم آزاد جموں و کشمیر افتخار گیلانی، وفاقی وزیر امور کشمیر امیر مقام، وفاقی وزیر طارق فضل چوہدری، وزیر اعظم پاکستان کے مشیر رانا ثناء اللہ، سپیکر قانون ساز اسمبلی چوہدری طارق فاروق، چیف جسٹس ہائی کورٹ جسٹس سردار لیاقت حسین، سابق وزرائے اعظم راجہ فاروق حیدر خان، سردار تنویر الیاس، صدر پاکستان مسلم لیگ ن آزاد کشمیر شاہ غلام قادر، سابق وفاقی وزیر خرم دستگیر خان، وزراء حکومت، ممبران اسمبلی، چیف سیکرٹری، انسپکٹر جنرل پولیس، سیکرٹریز حکومت، پولیس افسران سمیت آزاد کشمیر بھر سے تعلق رکھنے والے افراد بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ قبل ازیں چیف سیکرٹری آزاد کشمیر خوشحال خان نے صدر آزاد جموں و کشمیر کے انتخاب کا نوٹیفکیشن پڑھ کر سنایا۔ حلف برداری کی تقریب کے بعد صدر ریاست کو پولیس کے چاق و چوبند دستے نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔

بقیہ 14

پاسپورٹس کی جگہ صرف ای پاسپورٹس جاری کیے جائیں گے۔ تفصیلات کے مطابق 15 اکتوبر 2026 سے قبل نئے مشین ریڈ ایبل پاسپورٹس کا اجرا ممکن ہوگا، مقررہ تاریخ سے قبل جاری موجودہ پاسپورٹس کی مدت کے اختتام پر تجدید نہیں کی جائے گی۔ جاری سرکلر میں فیصلے سے پاکستان بھر کے پاسپورٹ دفاتر حکام کو آگاہ کر دیا گیا جبکہ بیرون ملک پاکستانی مشنز سے متعلقہ عملے کو احکامات پر سختی سے عملدرآمد کی ہدایت کی گئی ہے۔ متعلقہ دفاتر کو فیصلے سے متعلق درخواست گزاروں کو آگاہی فراہم کرنے کی بھی ہدایت کی گئی ہے۔ ای پاسپورٹس سے مسافروں کو تیز امیگریشن کلیئرنس سمیت دیگر سہولیات ممکن ہوں گی

بقیہ 15

ایجنڈا زیر غور آیا۔ اس موقع پر ایڈیشنل ڈائریکٹر این سی سی آئی اے نے بتایا کہ حال ہی میں راولپنڈی میں ایک گینگ پکڑا گیا ہے جو پیسوں کے عوض اعلیٰ افسران کا ڈیٹا بیرون ملک فروخت کر رہا تھا، جبکہ بیوروکریسی اور اعلیٰ اداروں کی شخصیات کا حساس ڈیٹا فروخت کرنے والا گروہ بھی دھر لیا گیا ہے۔ سینیٹر افنان اللہ نے کہا کہ بلاسفیمی سے متعلق ہمارے پاس ثبوت آئے ہیں اور ٹک ٹاک لائیو پر انتہائی نامناسب اور خطرناک حرکتیں ہو رہی ہیں ٹک ٹاک لائیو پر توہین اسلام کے حوالے سے مواد بنایا جا رہا ہے جبکہ ایڈیشنل ڈائریکٹر این سی سی آئی اے نے کہا کہ این سی سی آئی اے پی ٹی اے سے تحریری طور پر درخواست کرتے ہیں۔ چیئرمین پی ٹی اے نے بتایا کہ ٹک ٹاک لائیو پر سرکاری طور پر پاکستان میں پابندی ہے، تاہم وی پی این لگا کر ٹک ٹاک لائیو کے استعمال کے حوالے سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ سینیٹر کامران مرتضیٰ نے کہا کہ جان بوجھ کر معاشرے میں ایسی چیزیں پھیلائی جا رہی ہیں۔ چیئرمین پی ٹی اے نے بتایا کہ کچھ ممالک نے 16 سال سے کم عمر بچوں کے سوشل میڈیا کے استعمال پر پابندی عائد کی ہے۔

بقیہ 16

رہیں گے۔ انہوں نے یہ بات قومی یوم اخبار بینی کے موقع پر اپنے پیغام میں کہی جو 25 ستمبر کو منایا جا رہا ہے۔ صدر آصف علی زرداری نے اس دن کے موقع پر آزاد صحافت اور شہریوں کے حقوق کے تحفظ میں چوتھے ستون کی حیثیت سے اس کے کردار پر اپنے پختہ یقین کا اعادہ کرتے ہوئے ریاست اور معاشرے سے متعلق اور فیصلہ سازوں کو جوابدہ بنانے کے حوالے سے اس کی ذمہ داریوں کی یاد دہانی کرائی۔ انہوں نے کہا کہ جبکہ ہم متنوع ذرائع ابلاغ کی تیز رفتار ترقی کا مشاہدہ کر رہے ہیں، اخبارات آج بھی رائے عامہ کی تشکیل اور باخبر شہری معاشرے کے فروغ میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج بدلتے ہوئے ذرائع ابلاغ کے ماحول میں اخبارات کا مطالعہ اب صرف مطبوعہ صفحات تک محدود نہیں رہا بلکہ اخبارات تیزی سے ڈیجیٹل پلیٹ فارمز اور آن لائن رسائی کی دیگر اشکال کے ذریعے بھی قارئین تک پہنچ رہے ہیں۔ صدر مملکت نے کہا کہ مصنوعی ذہانت کی تیز رفتار ترقی، جعلی خبروں کو ہدف بنا کر پھیلانا اور ڈس انفارمیشن پر مبنی مہمات بھی ہماری سماجی اقدار، ثقافتی نقطہ نظر اور طرز فکر کو متاثر کر رہی ہیں، ایسے ماحول میں ذمہ دارانہ ادارتی نگرانی کے تحت قابل اعتماد اور متوازن صحافت پہلے سے کہیں زیادہ اہمیت اختیار کر گئی ہے۔ صدر مملکت نے پاکستان کے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ اخبارات کے مطالعے کی عادت اپنائیں، خواہ مطالعہ مطبوعہ شکل میں ہو یا ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے، اور اس کے ساتھ ساتھ خود کو جدید تکنیکی مہارتوں سے بھی آراستہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ میں جمہوریت کے استحکام میں اخبارات کے غیر جانب دارانہ اور متوازن کردار کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔

بقیہ 17

لانگ مارچ کو 5 سے 10 اکتوبر تک ملتوی کرنے کی تجویز دی اور وفاقی حکومت کی جانب سے راستے بند کرنے کو بوکھلاہٹ قرار دیا۔ اجلاس میں راستوں اور اسلام آباد کی بندش کو تحریک کی کامیابی قرار دیا گیا ہے۔ اجلاس میں محمود اچکزئی اور راجہ ناصر عباس کے کردار پر سخت تحفظات کا اظہار کیا گیا ہے جبکہ بتایا گیا کہ پارٹی قیادت جے یو آئی (ف) اور پیپلز پارٹی سے رابطے میں ہے۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ پیپلز پارٹی کھل کر بات نہیں کر رہی وہ چیئرمین بلاول بھٹو کی وطن واپسی کے انتظار میں ہے۔ اجلاس میں 6 سے 10 اکتوبر کے درمیان اے پی سی بلانے کی تجویز بھی دی گئی ہے جبکہ پارٹی کی سندھ، پنجاب اور بلوچستان چیپٹر کی کارکردگی پر بھی غور کیا گیا ہے

بقیہ 18

حقائق کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ جمعرات کو یورپی پارلیمنٹ کی رکن میری خان کی سربراہی میں یورپی پارلیمانی وفد نے وفاقی وزیر انسانی حقوق سینیٹر اعظم نذیر تارڑ سے ملاقات کی جس میں پاکستان اور یورپی یونین کے تعلقات، انسانی حقوق، قانونی امور، جی ایس پی پلس اور جیو اسٹریٹیجک معاملات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ یورپی پارلیمانی وفد میں ڈینس ہوبلوخ، اسٹینی سلاو اسٹویانوف، توماش فرولیش، ڈین پیڈوک اور موزیز شامل تھے۔ وفاقی وزیر انسانی حقوق نے پاکستان کے آئینی و قانونی نظام اور انسانی حقوق کے حوالے سے پاکستانی موقف سے وفد کو آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے داخلی و قانونی معاملات کو ملکی آئینی، قانونی، سماجی اور علاقائی تناظر میں سمجھنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان نے گزشتہ کئی دہائیوں میں دہشت گردی اور انتہاپسندی کے خلاف جنگ میں بڑی قربانیاں دی ہیں، پاکستان کے قانونی نظام میں آئینی تقاضوں، ملکی قوانین اور مقامی حقائق کو مدنظر رکھا جاتا ہے

بقیہ 19

ہلاک دہشت گرد خلیل احمد سے افغان تذکرہ برآمد ہوا ہے۔ سیکیورٹی ذرائع کے مطابق پاکستان میں دہشت گردی کیلئے بھارتی خفیہ ایجنسی را اور طالبان رجیم کے مبینہ گٹھ جوڑ کا انکشاف اس سے قبل بھی ایک انٹیلی جنس رپورٹ میں کیا جا چکا ہے۔ خفیہ رپورٹ کے مطابق 2025 میں بھارتی خفیہ ایجنسی را اور افغان طالبان انٹیلی جنس کے درمیان مشترکہ خفیہ نیٹ ورک کا انکشاف ہوا تھا۔ رپورٹ کے مطابق بھارتی خفیہ ایجنسی را نے بلوچستان میں تخریب کاری اور دہشت گردی کیلئے 78 لاکھ ڈالر کی ادائیگی کی۔ رپورٹ کے مطابق ملا ہبۃ اللہ کی ہدایات پر فتنۃ الہندوستان کے دہشت گردوں کو جدید اسلحہ اور لاجسٹک سپورٹ فراہم کی گئی۔

بقیہ 20

اور عوامی تحفظ کے پیش نظر دفعہ 144 نافذ کرتے ہوئے اسلحہ کی نمائش، عوامی مقامات پر پانچ یا زائد افراد کے اجتماع اور چہرہ ڈھانپنے پر پابندی عائد کر دی۔ محکمہ داخلہ بلوچستان کے جاری حکم نامے کے مطابق پابندیاں فوری طور پر نافذ العمل ہوں گی اور 30 روز تک جاری رہیں گی جنہیں مجاز اتھارٹی قانون کے مطابق واپس، تبدیل یا توسیع دے سکتی ہے۔

بقیہ 21

سہولیات کی فراہمی اور سرمایہ کاری کے عمل کو مزید مؤثر اور آسان بنانے سے متعلق امور کا جائزہ لیا گیا۔ میر ظہور بلیدی نے کہا کہ بلوچستان کی پائیدار ترقی کیلئے مؤثر منصوبہ بندی، وسائل کا بہتر استعمال اور سرمایہ کاری کا فروغ بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صوبے میں موجود قدرتی و معاشی وسائل کو ترقی کے عمل سے منسلک کر کے روزگار کے نئے مواقع پیدا کیے جا سکتے ہیں اور معاشی سرگرمیوں کو وسعت دی جا سکتی ہے۔ چیئرمین بورڈ آف انویسٹمنٹ بلال خان کاکڑ نے صوبے میں سرمایہ کاری کے فروغ، سرمایہ کاروں کی حوصلہ افزائی اور مختلف شعبوں میں سرمایہ کاری کے امکانات سے متعلق امور پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ملاقات میں صوبے کے ترقیاتی و معاشی معاملات اور باہمی دلچسپی کے دیگر امور پر بھی گفتگو ہوئی۔

بقیہ 22

دلی مبارکباد پیش کی ہے وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے آزاد جموں و کشمیر کے عوام کو بھی مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر نجیب نقی کا صدر آزاد جموں و کشمیر منتخب ہونا ان پر عوام اور منتخب نمائندوں کے اعتماد کا مظہر ہے وزیراعلیٰ بلوچستان نے صدر آزاد جموں و کشمیر ڈاکٹر نجیب نقی کیلئے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ وہ اپنی آئینی ذمہ داریاں احسن انداز میں انجام دیتے ہوئے آزاد جموں و کشمیر کی ترقی اور عوام کی فلاح و بہبود کیلئے اپنا کردار ادا کریں گے۔

بقیہ 23

احاطے میں سامنے رکھ کر مبینہ طبی غفلت کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے وزیراعلیٰ بلوچستان، صوبائی وزیر صحت، سیکریٹری صحت اور ضلعی انتظامیہ پنجگور سے واقعے کا فوری نوٹس لینے اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ محمد اکرم کے مطابق وہ اپنی بچی کو علاج کی غرض سے بچی اسپتال لائے، جہاں بچی کو تین روز تک داخل رکھا گیا۔ ان کا کہنا ہے کہ انہیں یہ تاثر دیا گیا کہ بچی کا باقاعدہ علاج جاری ہے، تاہم بعد میں انہیں معلوم ہوا کہ بچی کا علاج جنرل سرجن کر رہے تھے، جبکہ رات کے اوقات میں اسپتال میں مبینہ طور پر کوئی ڈاکٹر موجود نہیں تھا اور زیر تربیت نرس نے بچی کو انجکشن لگایا

بقیہ 24

میں سرمایہ کاری کے وسیع مواقع موجود ہیں جسے مستفید ہونے کیلئے بیرون ملک اور ملکی صنعتکار و سرمایہ گوادر پورٹ اتھارٹی سے رابطہ کر رہے ہیں۔ بلوچستان کی بزنس کمیونٹی گوادر ایسٹ اور ساؤتھ فری زونز میں صنعتیں قائم کرنے کیلئے دستیاب مواقع سے فائدہ اٹھائے، فری زونز میں مناسب نرخوں پر زمین کی الاٹمنٹ کی جا رہی ہے جبکہ الاٹمنٹ کے بعد مقررہ مدت کے اندر صنعت کا قیام بھی لازمی ہوگا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جمعرات کے روز ایوان صنعت و تجارت کوئٹہ بلوچستان کے عہدیداران و ممبران کے ساتھ منعقدہ خصوصی سیشن سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کوئٹہ بلوچستان کے صدر حاجی محمد ایوب مریانی، سینئر نائب صدر حاجی اختر کاکڑ اور دیگر عہدیداران و ممبران بھی موجود تھے۔ گوادر پورٹ اتھارٹی کے چیئرمین نورالحق بلوچ نے کہا کہ گوادر کے حوالے سے موجود مواقع سے بزنس کمیونٹی کو آگاہ کرنا ضروری ہے، اسی مقصد کے تحت چیمبر آف کامرس کوئٹہ کا دورہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گوادر پورٹ کے حوالے سے یہ تاثر درست نہیں کہ اسے چلنے نہیں دیا جا رہا، حقیقت یہ ہے کہ گوادر پورٹ کے پورٹ چارجز خطے کے دیگر کئی پورٹس کے مقابلے میں کم ہیں، جو کاروباری اور صنعتی سرگرمیوں کے فروغ کیلئے اہم سہولت ہے

بقیہ 25

زرداری بلوچستان کی ترقی و خوشحال کے ترقی کے خواہاں ہیں، بلوچستان کے پسماندہ علاقوں کے لوگوں کو 30 ہزاروں ملازمتیں دینا چاہتے ہیں ان خیالات کا اظہار انہوں نے جمعرات کے روز ضلع حب کے تحصیل دریجی کے علاقہ بہلور میں منعقدہ ایک شمولیتی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کیا میر علی حسن زہری نے مزید کہا کہ گزشتہ دو سالوں کے دوران ضلع حب کیلئے بے شمار ترقیاتی منصوبے منظور کروائے جن میں ترقیاتی اسکیمات سمیت صحت اور تعلیم کے شعبوں کیلئے بھی وفاق سے فنڈز منظور کروائے گئے لیکن بھوتانی برادران کو ضلع حب کی ترقی ہضم نہیں ہوتا اور ترقیاتی منصوبوں اور تعلیمی اداروں پر اسٹے آڈر لیتے آرہا ہے نہ جانے وہ کیا چاہتے ہیں عوام کے مفاد ہونے والی ہر اجتماعی کام کے درمیان روڑے اٹکاتے ہیں انہوں نے کہا کہ دریجی میرے آباؤ اجداد کا گھر ہے یہاں پر میرے نانے کی قبر بھی موجود ہے لیکن سیاسی مخالفین گزشتہ 70 سالوں سے دریجی پر مسلط ہیں اور یہاں کے غریب و مظلوم کے استحصال کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے انہوں نے کہا کہ دریجی کے لوگ اب باشعور ہو چکے ہیں اور سیاسی مخالفین کو چھوڑ کر تیزی سے پیپلز پارٹی میں شامل ہو رہے ہیں کیونکہ پیپلز پارٹی مظلوموں، محکوموں اور کسان محنت کشوں و غریبوں کی پارٹی ہے میر علی حسن زہری نے کہا کہ الیکشن کے دوران دریجی آمد پر یہاں کے لوگوں سے وعدے کئے تھے ان میں سے کچھ کام پورے کر دیئے اور باقی رہتے ہیں اس پر ان سے معذرت خواہ ہوں کیونکہ جب بھی وفاق سے ضلع حب جس میں دریجی بھی شامل ہے

بقیہ 26

فائرنگ کر دی، جس کے نتیجے میں دونوں موقع پر جاں بحق ہو گئے۔ مقتولین کی شناخت صدام ولد عبدالحق رند، سکنہ شہید بینظیر آباد سندھ، اور ظہیر علی ولد کبیر علی، سکنہ کشمور سندھ کے نام سے ہوئی ہے۔ دشت کے علاقے چیری چتی میں نامعلوم مسلح افراد کی فائرنگ سے عبدالوہاب ولد لال بخش، سکنہ چیری چتی حال بہمن جاں بحق ہو گئے۔ ادھر تمپ کے علاقے رودبن میں نامعلوم موٹر سائیکل سواروں کی فائرنگ سے شے حق ولد محمد عظیم، سکنہ خشک آباد رودبن جاں بحق ہو گئے۔ پولیس نے تمام واقعات میں ضروری کارروائی کے بعد میتیں ورثا کے حوالے کر دیں، جبکہ فائرنگ کے واقعات کی مزید تحقیقات جاری ہیں۔

بقیہ 27

وزیرداخلہ بلوچستان نے کہا کہ افغانستان اب اس غلط فہمی میں ہے کہ وہ بڑی طاقت بن چکا ہے، افغانستان، انڈیا اور اسرائیل کے پیسوں کے زور پر پاکستان سے لڑنا چاہتا ہے، پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اور یہاں لاکھوں علماء ہیں، پاکستان کی فوج سرحدوں پر تیار بیٹھی ہے، اگر کسی نے پاکستان کی طرف میلی نظر سے دیکھا تو اسے منہ توڑ جواب دیں گے، افغانستان جنگ اور دیگر ممالک کے مفادات کی بجائے ایک اچھے ہمسائے کی طرح پاکستان کے ساتھ رہے

بقیہ 28

چیئرپرسن بلوچستان ریونیو اتھارٹی عبداللہ خان کی زیر صدارت ٹیلی کمیونیکیشن، لیبر و مین پاور اور سیکیورٹی سروسز کے شعبوں کے حوالے سے ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر نے موجودہ مالی سال کے دوران ٹیکس وصولی، رجسٹریشن اور مقررہ اہداف کے حصول کے حوالے سے تفصیلی بریفنگ پیش کی، جبکہ شعبوں میں ٹیکس وصولی کی صورتحال اور پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔ چیئرپرسن نے ٹیکس انتظامیہ کو مزید مؤثر بنانے کیلئے ڈیجیٹلائزیشن اور مختلف نظاموں کے باہمی انضمام (Integration Systems) پر زور دیا۔ انہوں نے ڈیٹا کے مؤثر تجزیے کیلئے ایک جامع اور مربوط ڈیٹا اینالیٹکس سسٹم کی تیاری کی ہدایت بھی کی تاکہ دستیاب معلومات کو بروئے کار لاتے ہوئے ٹیکس بیس، رجسٹریشن اور محصولات کی وصولی میں بہتری لائی جا سکے۔ چیئرپرسن نے متعلقہ حکام کو ٹیکس قوانین کی عدم تعمیل کرنے والے سروس فراہم کنندگان کے خلاف ٹیکس انفورسمنٹ کیلئے مزید مؤثر اقدامات کرنے کی ہدایت کی

بقیہ 29

گئی ہے پہلے مرحلے۔ میں صوبے کے 7 اضلاع میں 2 ہزار 205 آسامیوں پر بھرتی کا عمل مکمل پہلے مرحلے میں خواتین کے کوٹے پر سب سے زیادہ ضلع خضدار سے 63 خواتین منتخب ہوئیں، : اقلیتی برادری کے کوٹہ پر 8 کانسٹیبل بھرتی ہوئے ہیں، دوسرے مرحلے میں 8 اضلاع میں 1250 آسامیوں پر جوان بھرتی کئے جائیں گے، نئی بھرتیوں میں بنیادی تربیت کیلئے ساتھ تمام جوانوں کیلئے اے ٹی ایف کی تربیت بھی لازمی قرار، بھرتی کے عمل کو شفاف بنانے کیلئے 20 نکاتی ایس او پی بنایا گیا ہے، بھرتی کی عمل کیلئے ہر ضلع میں ریکروٹمنٹ کمیٹی کا سربراہ غیر مقامی ڈی آئی جی مقرر کیا گیا ہے

بقیہ 30

مولانا عبدالواسع اور جنرل سیکرٹری مولانا آغا محمود شاہ نے کہا ہے کہ خوددار قومیں اپنے آئینی اصولوں، قومی وقار اور جمہوری مینڈیٹ پر سودے بازی نہیں کرتیں، آئین پاکستان ریاستی نظم و نسق کا بنیادی عمرانی و قومی میثاق ہے، جس پر ملک کی تمام اکائیوں اور قوموں کا اتفاق ہے۔ آئین کو پامال کرنا، من پسند تشریحات کے ذریعے اس کی روح مسخ کرنا یا اقتدار کی ضرورتوں کے مطابق آئینی شقوں کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا دراصل ریاستی ڈھانچے کی بنیادیں کھوکھلی کرنے کے مترادف ہے، ایسے آئین شکن طرز عمل کا محاسبہ ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں جاری سیاسی انتشار، بے یقینی اور سیاسی تصادم کی بڑی وجہ آئین کی بالادستی کے بجائے سیاسی انجینئرنگ، عوامی مینڈیٹ کی نقب زنی، انتخابی عمل میں من پسند کرداروں کی سرپرستی اور مصنوعی نمائندگی کے ذریعے اقتدار کے بندوبست کی کوششیں ہیں۔ من پسند افراد کو مسند اقتدار پر بٹھا کر مصنوعی اکثریت کی اسمبلیاں تشکیل دینا اور پھر ان اسمبلیوں سے مرضی کے قوانین منظور کرانا پارلیمانی جمہوریت کی روح پر کاری ضرب اور ریاستی نظام کیلئے انتہائی خطرناک رجحان ہے

بقیہ 31

تبادلہ خیال کیا گیا۔ قائم مقام چیئرمین سینیٹ نے مالدیپ کی پیپلز مجلس کے اسپیکر اور معزز پارلیمانی وفد کو پاکستان آمد پر خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور مالدیپ کے تعلقات باہمی احترام، اعتماد، مشترکہ مفادات، اسلامی اخوت اور دیرینہ دوستانہ روابط پر استوار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان دوطرفہ تعلقات کے ساتھ ساتھ سارک، او آئی سی اور اقوام متحدہ کے مختلف فورمز پر بھی مالدیپ کے ساتھ تعاون کو خصوصی اہمیت دیتا ہے۔ سیدال خان ناصر نے کہا کہ پارلیمانی سفارت کاری دونوں ممالک کے درمیان باہمی مفاہمت، ادارہ جاتی تعاون اور عوامی سطح پر روابط کے فروغ میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک کی پارلیمانوں کے درمیان وفود کے تبادلوں، تجربات کے اشتراک اور پارلیمانی روابط کو مزید وسعت دینے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور مالدیپ کے درمیان تجارت اور اقتصادی تعاون کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ براہ راست فضائی اور بحری روابط، بہتر مارکیٹ رسائی اور نجی شعبے کی فعال شمولیت سے دوطرفہ تجارت اور سرمایہ کاری کو مزید فروغ دیا جا سکتا ہے

بقیہ 32

کیس کا سراغ لگایا گیا، پولیس نے پانچ نامزد ملزمان کو گرفتار کر لیا، گرفتار ملزمان میں محمد اشرف، حنظلہ، حذیفہ، عمر اور حضرت علی شامل ہیں، پولیس نے واقعے میں مبینہ طور پر استعمال ٹویوٹا ریوو پک اپ اپنے تحویل میں لے لی، کارروائی کے دوران اسلحہ اور گولہ بارود بھی برآمد کیا گیا

بقیہ 33

کریں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جماعت اسلامی کے صوبائی سیکرٹریٹ کوئٹہ میں وفود سے ملاقات کے دوران گفتگو میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ جگر گوشوں کا لاپتہ ہونا اور نوجوان لڑکیوں و نوجوانوں کا پہاڑوں کی طرف جانے سے بہت دکھ و افسوس ہوتا ہے، جمہوری حکومت کے منہ پر یہ سیاہ داغ ہے۔ بلوچستان میں ہر گھر سے کوئی نہ کوئی لاپتہ ہوا ہے، ایف سی، پولیس، افواج، تھانے، چیک پوسٹیں سب بے بس یا خاموش ہیں، ان حالات میں بلوچستان کی مائیں سخت کرب و اذیت سے گزر رہی ہیں۔ مائیں، بہنیں روزانہ گھر کے دروازوں کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھ رہی ہوتی ہیں، لاپتہ افراد کے گھروں پر ہر دن قیامت بن کر گزر رہا ہے، خدارا حکومت اور ادارے اس مسئلے کو سنجیدگی سے حل کریں۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کے مسائل حل کیے جائیں، روزگار و تجارت کیلئے آسانی و سہولیات فراہم کی جائیں، بارڈرز قانونی تجارت کیلئے کھول دیے جائیں

بقیہ 34

تحکمانہ امور سے متعلق تصاویر و ویڈیوز غیر مجاز طور پر سوشل میڈیا پر اپ لوڈ کرنے پر پابندی۔ پولیس سے متعلق قابل اعتراض یا محکمہ کی ساکھ، نظم و ضبط اور مورال کو متاثر کرنے والے مواد کی فوری اطلاع PRO کو دینے کی ہدایت۔ ہدایات کی خلاف ورزی پر متعلقہ قواعد کے تحت محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی، ڈی آئی جی کوئٹہ عمران شوکت نئی ہدایات فوری طور پر نافذ العمل ہوں گی۔ اعلامیہ۔

بقیہ 35

جڑے ہوئے ہیں۔ ہماری بہادر سیکیورٹی فورسز اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی قربانیوں کی بدولت صوبے میں امن کیلئے کوششیں جاری ہیں۔ حکومت کی جانب سے عوامی خدمات کی بہتری، ترقیاتی اقدامات اور امن کے قیام پر بیک وقت توجہ دی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے وسیع معاشی اور معدنی وسائل کو بروئے کار لانے، سرمایہ کاری کے فروغ اور روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے کیلئے ایک پُرامن اور مستحکم ماحول بنیادی ضرورت ہے۔ وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی کی قیادت میں صوبائی حکومت کی جانب سے ترقی، میرٹ، شفافیت اور عوامی فلاح کیلئے کیے جانے والے اقدامات بلوچستان کے روشن اور خوشحال مستقبل کی بنیاد بن سکتے ہیں۔

بقیہ 36

مقصد نوجوانوں کو بدعنوانی کے مضر اثرات سے آگاہ کرنا اور کرپشن سے پاک معاشرے کی تشکیل کیلئے مشترکہ کوششوں کو فروغ دینا تھا۔ تقریب میں اساتذہ اور طلباء نے شرکت کی۔ ڈپٹی ڈائریکٹر نیب بلوچستان جناب سلمان اکبر نے شرکاء کو اپنے آگاہی لیکچر کے دوران نیب کے طریقہ کار، وژن، مشن اور کارکردگی کے بارے میں تفصیل سے بیان کیا۔ ڈائریکٹر نیب محمد سلیم احمد نے طلباء سے گفتگو کرتے ہوئے کرپشن کے خاتمے میں اُن کے اہم کردار کو اجاگر کیا۔ انہوں نے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں خود احتسابی پر زور دیا اور کہا کہ اسلام میں بدعنوانی اور بددیانتی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ انہوں نے اقربا پروری، رشوت، سفارش، زور زبردستی اور جانبداری کو کرپشن کی اقسام کے طور پر گردانا اور اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ یہ رویے ہمارے معاشرے میں معمول بن چکے ہیں۔ اپنے بیان کے اختتام پر انہوں نے طلباء کی جانب سے پوچھے گئے سوالات کے تفصیلی جوابات دیے۔ اس موقع پر الحمد اسلامک یونیورسٹی کوئٹہ کے رجسٹرار فہیم عباس نے نیب بلوچستان کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ معاشرے کے اہم رکن ہونے کے ناطے طلباء کی مشترکہ کوششیں کرپشن سے پاک معاشرے کی بنیاد رکھنے میں کلیدی کردار ادا کر سکتی ہیں

بقیہ 37

حل کیلئے کیے جانے والے اقدامات کا تفصیلی جائزہ لینا تھا۔ اجلاس کے دوران مختلف محکموں کے افسران نے اپنے اپنے محکموں کی کارکردگی، جاری منصوبوں، انتظامی امور اور درپیش مسائل کے حوالے سے ڈپٹی کمشنر کوئٹہ کو بریفنگ دی۔ اس موقع پر سرکاری امور کی بروقت تکمیل، محکموں کے درمیان مؤثر رابطہ کاری اور مختلف عوامی مسائل کے حل کیلئے جاری اقدامات پر بھی تفصیلی غور و خوض کیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر کوئٹہ مہراللہ بادینی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ضلعی انتظامیہ اور تمام متعلقہ محکمے عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی اور ان کے مسائل کے بروقت حل کیلئے اپنی ذمہ داریاں مؤثر انداز میں ادا کریں۔ انہوں نے افسران کو ہدایت کی کہ عوامی فلاح و بہبود سے متعلق امور کو ترجیحی بنیادوں پر نمٹایا جائے اور سرکاری خدمات کی فراہمی میں کسی قسم کی غیر ضروری تاخیر سے گریز کیا جائے۔

بقیہ 38

اور اسکولوں کو درپیش مختلف مسائل کا تفصیلی جائزہ لیا گیا اس موقع پر ڈپٹی کمشنر محمد رمضان پلال نے کہا کہ معیاری تعلیم کی فراہمی اور سرکاری اسکولوں میں تدریسی عمل کو مؤثر بنانا ضلعی انتظامیہ کی اہم ترجیحات میں شامل ہے، اس سلسلے میں تمام متعلقہ افسران اپنی ذمہ داریاں احسن انداز میں ادا کریں اجلاس میں غیر حاضر اساتذہ کے خلاف قواعد و ضوابط کے مطابق کارروائی اور غیر حاضری کی صورت میں تنخواہوں میں کٹوتی کے عمل کو یقینی بنانے پر زور دیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر نے ہدایت کی کہ تعلیمی اداروں میں اساتذہ اور دیگر عملے کی حاضری کی مؤثر مانیٹرنگ کی جائے اور باقاعدگی سے اسکولوں کا معائنہ کر کے حاضری تدریسی سرگرمیوں اور طلباء کی تعلیمی کارکردگی کا جائزہ لیا جائے انہوں نے کہا کہ اساتذہ کی باقاعدہ حاضری براہ راست تعلیمی معیار سے منسلک ہے اس لیے کسی بھی قسم کی غفلت یا غیر حاضری کو نظرانداز نہیں کیا جائے گا

بقیہ 39

سے ٹیکنیکل ورکنگ گروپ کا اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کا انعقاد اقوام متحدہ کے آبادی فنڈ (UNFPA) کے تعاون سے کیا گیا، جس میں UNFPA کی صوبائی کوآرڈینیٹر سعدیہ عطاء، متعلقہ سرکاری محکموں کے افسران و نمائندگان، STEP کے فوکل پرسن اور دیگر اسٹیک ہولڈرز نے شرکت کی۔ اجلاس میں بلوچستان میں GBV سے متاثرہ معذور افراد، بالخصوص خواتین، کو صحت، قانونی و انصاف، پولیس و تحفظ، سماجی معاونت، مشاورت اور ریفرل سمیت مختلف خدمات تک رسائی کی صورتحال، درپیش رکاوٹوں اور جائزے کی اہم سفارشات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ شرکاء نے خدمات کو مزید جامع، محفوظ، باعزت اور قابل رسائی بنانے، سروس فراہم کرنے والے اداروں کی استعداد کار بڑھانے، عملے کی تربیت، قابل رسائی معلومات اور مؤثر ریفرل نظام کو مزید مضبوط بنانے پر زور دیا۔

بقیہ 40

زور دیا۔ انہوں نے ڈیٹا کے مؤثر تجزیے کیلئے ایک جامع اور مربوط ڈیٹا اینالیٹکس سسٹم کی تیاری کی ہدایت بھی کی تاکہ دستیاب معلومات کو بروئے کار لاتے ہوئے ٹیکس بیس، رجسٹریشن اور محصولات کی وصولی میں بہتری لائی جا سکے۔ چیئرپرسن نے متعلقہ حکام کو ٹیکس قوانین کی عدم تعمیل کرنے والے سروس فراہم کنندگان کے خلاف ٹیکس انفورسمنٹ کیلئے مزید مؤثر اقدامات کرنے کی ہدایت کی، جبکہ ٹیکس نظام میں شفافیت اور ٹیکس دہندگان کو سہولت فراہم کرنے کے عمل کو بھی مزید بہتر بنانے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ جدید ڈیجیٹل نظام، مربوط ڈیٹا اور مؤثر ٹیکس انتظامیہ کے ذریعے ٹیکس وصولی کے عمل کو زیادہ شفاف، مؤثر اور سہل بنایا جا سکتا ہے۔

بقیہ 41

مسائل سمیت مختلف امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر استاد محب علی لاشاری، استاد خالد حسین چاوڑا اور غازی محبوب احمد جمالی بھی موجود تھے۔ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ بوائز مڈل سکول فقیر محمد لاشاری استاد عمران خان لاشاری نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ الحمدللہ سکول کے تمام اساتذہ طلباء کو معیاری تعلیم کی فراہمی اور ایک بہتر و سازگار تعلیمی ماحول کے قیام کیلئے اپنی ذمہ داریاں احسن انداز میں انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اساتذہ کی محنت، لگن اور تدریسی کاوشیں قابل تحسین ہیں اور طلباء کی تعلیمی بہتری کیلئے بھرپور کوششیں جاری ہیں، انہوں نے کہا کہ سکول کی عمارت گزشتہ کئی سال سے خستہ حالی کا شکار ہے، جس کے باعث نہ صرف تدریسی سرگرمیاں متاثر ہو رہی ہیں بلکہ طلباء اور اساتذہ میں بھی تشویش پائی جاتی ہے۔ عمارت کی خستہ حالت کے باعث طلباء کے تحفظ کے حوالے سے بھی خدشات موجود ہیں، جس پر فوری توجہ دینا ناگزیر ہے، استاد عمران خان لاشاری نے کہا کہ سکول کی عمارت کی حالت دن بدن خراب ہوتی جا رہی ہے، اس لیے کسی بھی ممکنہ ناخوشگوار واقعے سے قبل اس مسئلے کا مستقل حل ضروری ہے۔ انہوں نے سیکرٹری تعلیم، وزیر تعلیم بلوچستان اور محکمہ تعلیم کے دیگر اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا کہ گورنمنٹ بوائز مڈل سکول فقیر محمد لاشاری کی عمارت کا فوری طور پر معائنہ کروا کر ہنگامی بنیادوں پر مرمت و بحالی یا تعمیر نو کے اقدامات کیے جائیں۔

بقیہ 42

متعلق اہم معاملات پر تفصیلی گفتگو کی گئی ملاقات میں سربندن میں زیر تعمیر واٹر ٹینکی کے مقام کا معاملہ زیر بحث آیا۔ وفد نے آگاہ کیا کہ موجودہ مقام تعمیر کیلئے موزوں نہ ہونے کے باعث منصوبے کی تعمیر میں مشکلات پیش آرہی ہیں۔ اس موقع پر درخواست کی گئی کہ واٹر ٹینکی کو موجودہ ناموزوں مقام سے کسی مناسب اور موزوں جگہ منتقل کیا جائے، تاکہ منصوبہ بہتر انداز میں مکمل ہو کر مقامی آبادی کو پانی کی سہولت فراہم کر سکے۔ ملاقات میں سربندن جیٹی پر ماہیگیروں کیلئے زیر تعمیر شیڈ کیلئے این او سی کے معاملے پر بھی گفتگو ہوئی۔

بقیہ 43

نیشن، رہ جانے والے بچوں اور گھر گھر پہنچنے کے عمل کے حوالے سے معلومات حاصل کیں۔ انہوں نے ٹیموں کی فیلڈ میں موجودگی اور بچوں کو پولیو کے قطرے پلانے کے عمل کا بھی مشاہدہ کیا۔ انہوں نے متعلقہ پولیو ورکرز اور نگران عملے کو ہدایت کی کہ مہم کے دوران پانچ سال تک عمر کے ہر بچے تک رسائی یقینی بنائی جائے اور کوئی بھی بچہ پولیو ویکسین سے محروم نہ رہے۔ انہوں نے کہا کہ پولیو کے خاتمے کے لیے فیلڈ ٹیموں کی ذمہ داریاں انتہائی اہم ہیں، اس لیے تمام ٹیمیں اپنی ڈیوٹی پوری ذمہ داری، محنت اور جذبے کے ساتھ انجام دیں۔ اسسٹنٹ کمشنر نے کہا کہ پولیو کے خاتمے کے لیے والدین، علماء کرام، قبائلی عمائدین، سیاسی و سماجی رہنماؤں اور معاشرے کے تمام طبقات کا تعاون ناگزیر ہے۔ انہوں نے والدین پر زور دیا کہ وہ پولیو ٹیموں کے ساتھ تعاون کریں اور اپنے پانچ سال تک کی عمر کے بچوں کو پولیو سے بچاؤ کے قطرے ضرور پلوائیں

بقیہ 44

بندش کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ سیاسی کارکنوں اور عوام کو اپنے جمہوری و سیاسی حق سے محروم کرنے کی کوششیں قابل افسوس ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مختلف شہروں میں کارکنوں کی گرفتاریوں اور راستوں میں رکاوٹیں کھڑی کرنے کے ساتھ مسافر ٹرانسپورٹ کی جبری بندش سے عام شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے، جبکہ ٹرانسپورٹرز کو بھی بھاری مالی نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ سیاسی اختلافات کو انتظامی اقدامات اور طاقت کے بجائے سیاسی و جمہوری طریقے سے حل کرے۔ سید صادق آغا نے کہا کہ عوام کے سیاسی جذبات اور مطالبات کو گرفتاریوں، راستوں کی بندش اور دیگر رکاوٹوں کے ذریعے ختم نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان تحریک انصاف اپنے کارکنوں اور عوام کے ساتھ کھڑی ہے اور 27 ستمبر کے لانگ مارچ میں عوام کی شرکت کو روکنے کیلئے اختیار کیے جانے والے تمام اقدامات کی مذمت کرتی ہے۔

بقیہ 45

درپیش مسئلے کے حل کی یاددہانی بھی کرائی گئی ہے خط میں محکمہ پولیس بلوچستان میں آفیسران کی کمی دور کرنے کا کہا گیا ہے، پولیس سروس آف پاکستان (پی ایس پی) پولیس کیڈر کے آفیسران وفاقی خدمات سے تعلق رکھتے ہیں ان کی تعیناتی بی پی ایس 17- سے لے کر بی پی ایس 22- تک کی اعلیٰ کمانڈ اور انتظامی عہدوں پر کی جاتی ہے

بقیہ 46

اور مذہبی معاشرے میں یہ ایک بڑی ذمہ داری ہے کہ دینی طبقات اپنے مسائل اور مطالبات کو طاقت اور تصادم کے بجائے سیاسی، قانونی اور پارلیمانی ذرائع سے پیش کریں۔ جمعیت علماء اسلام نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا ہے کہ مدارس ملک کے تعلیمی اور دینی نظام کا اہم حصہ ہیں اور ان کے ساتھ اعتماد، مشاورت اور قانونی طریقہ کار کے ذریعے معاملات طے کیے جانے چاہئیں۔ دینی مدارس کے نصاب، انتظامی امور اور مالیاتی معاملات کے حوالے سے ریاست اور مدارس کے درمیان مکالمے کو جماعت نے ہمیشہ ترجیح دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمعیت کی سیاسی جدوجہد کا ایک نمایاں پہلو یہ بھی ہے کہ اس نے مذہبی طبقے کو قومی دھارے سے الگ کرنے کے بجائے پارلیمنٹ اور سیاسی اداروں کے ذریعے اپنا کردار ادا کرنے کی ترغیب دی۔

بقیہ 47

تھانہ شہید شبیر حسین ہزارہ انسپکٹر عبیداللہ مینگل اپنی ٹیم کے ہمراہ کارروائی کرتے ہوئے ملزم مقدمہ نمبر 04/2026 بجرم 337Hii.34-186-353 ت پ میں مطلوب حمل خان ولد مہر علی عرف کجلہ قوم ندوانی کو حسب ضابطہ گرفتار کر کے مزید تفتیش پولیس کر رہی ہے

بقیہ 48

گی۔ ترجمان روزنامہ بلوچستان آبزرور سے بات چیت کرتے ہوئے نائب تحصیلدار خوشحال خان بلوچ نے کہا کہ لوکل سرٹیفکیٹس کی تصدیق کے عمل کو شفاف بنانے کے لیے ویری فلیشن کرنے والا عملہ پوری تحصیل کے مقامی باشندوں سے بخوبی واقف ہے، جس کی وجہ سے حقیقی مقامی افراد کی شناخت اور تصدیق میں آسانی رہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ لوکل سرٹیفکیٹ کے حصول کے لیے آنے والے سائلین کو بلاوجہ دفاتر کے چکر نہیں لگوائے جائیں گے اور قانونی تقاضے پورے کرنے والے افراد کے مسائل ترجیحی بنیادوں پر حل کیے جائیں گے

بقیہ 49

امیر بخش بلیدی اور دین محمد کشکوری شامل ہیں، ان کی وفات پر دعائے مغفرت کی گئی۔ محترم جناب امان اللہ صاحب نے امین شاہ صاحب کی پنشنرز کاز کے لیے ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ نمبر 2: پی ٹی ای ٹی کی جانب سے سالانہ انکریز جو کہ 4.5 فیصد کی گئی ہے، ریجنل باڈی اور بلوچستان کے پنشنرز ساتھیوں کی طرف سے شدید مذمت کی گئی۔ 4.5 فیصد اضافہ اس مہنگائی کے دور میں آٹے میں نمک کے برابر ہے اور گزارا کرنا بڑا مشکل ہے۔ نمبر 3: مرکزی قیادت سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ ایک وفد پی سی ایل ہیڈ کوارٹر میں لیڈی ڈاکٹر کے بارے میں ملاقات کرے اور یہ دیرینہ مسئلہ حل کیا جائے، کیونکہ بلوچستان کے پنشنرز اپنی فیملی کے چیک اپ کیلئے پریشان ہیں۔ اس کے علاوہ دورکنی وفد موجودہ سی بی اے سے لیڈی ڈاکٹر کے بارے میں ملاقات کرے گا۔ نمبر 4: صوبائی صدر عبدالغنی سومرو نے اپنے ذاتی دورے کے دوران محترم صادق علی صاحب سے پشاور میں ملاقات کی، ان سے کیس کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور ریجنل باڈی کو کیس کے بارے میں بریفنگ دی۔ آخر میں تمام بیمار ساتھیوں کیلئے دعا کی گئی۔

بقیہ 50

امور میں نظم و ضبط، ریکارڈ کی بروقت تکمیل اور عوامی معاملات کو ترجیحی بنیادوں پر نمٹانے کی ہدایت کی۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری امور کی انجام دہی میں شفافیت، میرٹ اور عوامی سہولت کو خصوصی اہمیت دی جائے گی۔

بقیہ 51

نے مختلف سرکاری محکموں کی کارکردگی، بنیادی سہولیات، پانی، بجلی، صحت، تعلیم، سڑکوں، صفائی ستھرائی، نکاسی آب، ریونیو امور، سرکاری ریکارڈ اور دیگر عوامی خدمات سے متعلق مسائل ڈپٹی کمشنر کے سامنے پیش کیے۔ اس موقع پر ڈپٹی کمشنر کیپٹن ریٹائرڈ محمد حسیب شجاع نے شہریوں کی بات تحمل اور توجہ سے سنی اور متعلقہ مسائل کے حل کے لیے متعلقہ محکموں کے افسران کو ضروری ہدایات جاری کیں۔ ڈپٹی کمشنر نے واضح کیا کہ عوامی مسائل کا بروقت حل ضلعی انتظامیہ کی اولین ترجیحات میں شامل ہے اور شہریوں کو سرکاری دفاتر میں اپنے جائز کاموں کے لیے غیر ضروری مشکلات یا تاخیر کا سامنا نہیں ہونا چاہیے۔ انہوں نے متعلقہ افسران کو ہدایت کی کہ عوام کی جانب سے پیش کی جانے والی شکایات پر فوری کارروائی عمل میں لائی جائے اور مسائل کے حل کے حوالے سے مؤثر پیش رفت یقینی بنائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ اوپن ڈور پالیسی کا بنیادی مقصد ضلعی انتظامیہ اور عوام کے درمیان براہ راست رابطے کو مزید مضبوط بنانا ہے تاکہ شہری اپنے مسائل بلاواسطہ انتظامیہ کے سامنے پیش کر سکیں اور ان کے حل کے لیے بروقت اقدامات کیے جا سکیں۔

بقیہ 52

کیا، مسافروں کو درپیش مسائل کا جائزہ لیا اور وہاں موجود صفائی ستھرائی کے انتظامات کا معائنہ کیا۔ دورے کے دوران چیف میونسپل آفیسر عابد لطیف راجپوت اور دیگر متعلقہ افسران نے چیئرمین میونسپل کمیٹی فیاض محمود شیخ کو بس اڈے کے امور، بنیادی ڈھانچے اور مسافروں کو فراہم کی جانے والی سہولیات پر تفصیلی بریفنگ دی۔ بریفنگ کے دوران چیئرمین میونسپل کمیٹی فیاض محمود شیخ نے افسران سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ شہر کے تمام عوامی مقامات بالخصوص بس اڈوں پر مسافروں کے لیے سہولیات کی فراہمی میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی ہماری اولین ذمے داری ہے، اور تمام افسران اپنی فیلڈ ورک کی کارکردگی کو مزید بہتر بنائیں۔

بقیہ 53

بھرپور حصہ لینے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے پر زور دیا۔ تقریب میں ہیڈ ماسٹر نصراللہ خارانی نے جناب خلیل احمد صاحب کو کرکٹ ٹیم جبکہ جناب نوید عالم صاحب کو فٹبال ٹیم کی کوچنگ کی ذمہ داریاں بھی سونپیں۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ہیڈ ماسٹر نصراللہ خارانی نے کہا کہ تعلیم کے ساتھ ساتھ کھیلوں کی سرگرمیاں بھی طلباء کی جسمانی و ذہنی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ انہوں نے طلباء پر زور دیا کہ وہ کھیل اور تعلیم دونوں شعبوں میں بھرپور محنت کریں اور نظم و ضبط کو اپنا شعار بنائیں۔ انہوں نے طلباء سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ " آپ کو ہر میدان میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے سخت محنت کرنا ہوگی تاکہ پورے بلوچستان میں ہمارے ادارے کا نام روشن ہو۔

بقیہ 54

باصلاحیت، مخلص اور متحرک صحافی تھے، جنہوں نے اپنی صحافتی ذمہ داریاں احسن انداز میں انجام دیتے ہوئے صحافت کے شعبے میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ انہوں نے کہا کہ عابد بخاری کے انتقال سے صحافتی برادری ایک تجربہ کار اور قابل ساتھی سے محروم ہوگئی ہے، ان کی صحافتی خدمات اور پیشہ ورانہ کردار کو ہمیشہ قدر کی نگاہ سے یاد رکھا جائے گا۔ ان کا انتقال نہ صرف ان کے اہل خانہ بلکہ پوری صحافتی برادری کے لیے ایک بڑا صدمہ ہے۔ بلوچستان میڈیا فورم کے عہدیداران نے مرحوم کے اہل خانہ سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دکھ کی اس گھڑی میں بلوچستان میڈیا فورم ان کے خاندان اور غمزدہ صحافتی برادری کے ساتھ کھڑا ہے۔ انہوں نے مرحوم کے لیے مغفرت اور سوگوار خاندان کے لیے صبر و حوصلے کی دعا کی۔

بقیہ 55

صدیق نے ایکسپریس نیوز کوئٹہ بیورو کے ڈیسک انچارج اور سینئر صحافی سید عابد بخاری کے اچانک انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ سید عابد بخاری ایک شفیق، مخلص، ملنسار، خوش اخلاق اور محبت کرنے والے صحافتی ساتھی تھے جن کا اچانک بچھڑ جانا صحافتی برادری کے لیے ناقابل تلافی نقصان اور ذاتی طور پر میرے لیے گہرے صدمے کا باعث ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایکسپریس نیوز ٹی وی اور اخبار میں خدمات کے دوران عابد بخاری صاحب سٹی اور بیک پیج کے انچارج کی حیثیت سے کام کرتا تھا وہ اپنے پیشہ ورانہ فرائض کے ساتھ ساتھ ساتھیوں کے ساتھ خلوص، شفقت اور حسن اخلاق کے باعث ایک منفرد مقام رکھتے تھے۔ ان کی خوش مزاجی اور محبت بھرا رویہ ان سے وابستہ ہر شخص کے لیے ہمیشہ ایک خوبصورت یاد بن کر زندہ رہے گا۔ حافظ محمد صدیق مدنی نے کہا کہ سید عابد بخاری کی وفات پر ان کے اہل خانہ، عزیز و اقارب اور صحافتی برادری کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی کامل مغفرت فرمائے، ان کی قبر کو نور سے منور فرمائے، کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، جبکہ پسماندگان کو صبر جمیل اور یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ 56

بیان میں کہا ہے کہ مرحوم میر ظہور احمد خان سنجرانی کی اہلیہ کی وفات کی خبر سن کر دلی افسوس ہوا۔ مرحومہ، نور احمد علی خان سنجرانی، شیر احمد خان سنجرانی اور نبی جان سنجرانی کی والدہ محترمہ، مرحوم میر عظیم خان سنجرانی، حاجی میر سلام خان سنجرانی اور میر سیف اللہ خان سنجرانی کی ہمشیرہ، عاطف علی خان سنجرانی اور آصف علی سنجرانی کی نانی، سیاسی و قبائلی رہنما میر ظفر علی خان سنجرانی اور میر شیر محمد خان سنجرانی کی پھوپھی، میر اوبیار خان سنجرانی، میر گل زمان سنجرانی، غلام محی الدین سنجرانی اور حبیب خان سنجرانی کی خالہ جبکہ قبائلی شخصیات میر سرفراز خان سنجرانی اور میر نوروز خان سنجرانی کی چاچی تھیں۔ ہم دکھ کی اس گھڑی میں سوگوار خاندان سے دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ پاک مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

بقیہ 57

۔منشیات کے پھیلاؤ کے باعث معاشرتی جرائم میں اضافے کے خدشات بھی بڑھ رہے ہیں جگہ جگہ منشیات فروشوں کے اڈے سر عام آباد ہیں نوجوانوں کا مستقبل برباد ہو رہا ہے مگر انتظامیہ کو یہ سب کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ حیرت ہے کہ قانون کے رکھوالوں کو منشیات فروش تو نظر نہیں آتے البتہ عام شہریوں کو روک کر تنگ کرنے اور مبینہ طور پر رشوت طلب کرنے کے لیے ہر گلی اور چوراہے پر مستعد اور تیار دکھائی دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر انتظامیہ کی نظر میں منشیات فروش اور جرائم پیشہ عناصر اتنے ہی معصوم ہیں کہ ان کے خلاف کارروائی ممکن نہیں تو پھر عوام کو یہ بتایا جائے کہ قانون کی گرفت صرف عام شہریوں تک ہی محدود ہے۔

بقیہ 58

ایم پی اے ز جمیل احمد سومرو، نذیر احمد بگھیو، سہیل انور سیال، شہباز خان درانی، آپا نصیبان چنہ، عبدالفتاح بھٹو، نثار محمد مراد بھٹو، اعجاز احمد لغاری، خیر محمد شیخ، سیدار شد شاہ، محمد انور بڑو، ایڈووکیٹ دیدار علی بھٹو، کی خیر محمد شیخ، سردار علی نواز جلبانی، حاجی عبدالخالق بھٹو، سرفراز میرانی، حاجی ممتاز چھوان، زاہد حسین جلبانی، عرفان سومرو، سید کاشف اعظم شاہ، سید مظفر علی شاہ، خالد کریم منگریو، سمیع اللہ پھوڑ، اکبر ناریجو، سمیع اللہ بھٹو، ڈاکٹر غلام قادر سومرو، شاہنواز بھٹو، سمیت پارٹی کے عہدیداران اور کارکنان نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

بقیہ 59

بھی برآمد ہوا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ خوارج نے فورسز سے بچنے کیلئے مسجد کو بطور ڈھال استعمال کرنے کی کوشش کی تاہم فورسز نے مسجد کے تقدس کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے مہارت سے خوارج کو نشانہ بنایا۔

بقیہ 60

ہی بھائی کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ تفصیلات کے مطابق موضع بھنڈہ جدھڑ کا رہائشی محمد اسلم ولد مومن خان قوم پٹھان اپنے چچازاد بھائی کی فائرنگ سے موقع پر ہی جاں بحق ہو گیا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی تھانہ صدر میلسی پولیس کی نفری فوری طور پر موقع پر پہنچ گئی اور نعش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے ٹی ایچ کیو ہسپتال میلسی منتقل کر دیا۔ پولیس کے مطابق ملزم واردات کے بعد موقع سے فرار ہو گیا ہے جس کی گرفتاری کے لیے چھاپے مارے جا رہے ہیں۔

بقیہ 61

کی۔ میٹنگ کے دوران ڈی ایس پی محمد علی جمالی نے تاجر برادری سے شہر میں امن و امان کو مزید مؤثر بنانے، جرائم کی روک تھام اور شہریوں کے جان و مال کے تحفظ کے حوالے سے تجاویز اور مشورے لیے۔ اس موقع پر تاجر رہنماؤں نے پولیس کی جانب سے امن و امان کے قیام اور جرائم پیشہ عناصر کے خلاف کی جانے والی کارروائیوں کو سراہا، تاجر برادری نے ڈی ایس پی محمد علی جمالی کی کارکردگی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کی تعیناتی کے بعد گنداخہ شہر میں امن و امان کی صورتحال میں بہتری آئی ہے، جس کے باعث تاجر برادری اطمینان کے ساتھ اپنے کاروباری امور انجام دے رہی ہے

بقیہ 62

سوداگروں نے اپنے ذاتی اور سیاسی مفادات کی خاطر آئین کو شخصی اقتدار کے گرداب میں پھنسا دیا ہے، انہوں نے کہا کہ ملک میں آئین و قانون کی بالادستی، پارلیمنٹ کی خودمختاری اور عوام کے بنیادی حقوق کا تحفظ جمہوری نظام کی روح ہے، مگر بدقسمتی سے اقتدار کی کشمکش میں آئینی اصولوں کو مسلسل نظرانداز کیا جا رہا ہے جس سے ریاستی اداروں پر عوام کا اعتماد متاثر اور سیاسی و معاشی بحران مزید گہرا ہو رہا ہے، جمعیت علماء اسلام ضلع کوئٹہ کے رہنماؤں نے کہا کہ ملک کسی فرد، خاندان یا مخصوص گروہ کی جاگیر نہیں بلکہ کروڑوں عوام کی امانت ہے، اس لیے ریاستی معاملات آئین کے مطابق چلائے جائیں اور عوام کے مینڈیٹ کا احترام کیا جائے، انہوں نے کہا کہ سیاسی جماعتوں کو وقتی مفادات کے بجائے قومی مفاد، آئین کی پاسداری اور جمہوری اقدار کے تحفظ کو مقدم رکھنا ہوگا، بصورت دیگر ملک میں سیاسی بے یقینی اور انتشار کے اثرات مزید سنگین ہوں گے

بقیہ 63

سے دوچار کر رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ معیشت کی بہتری صرف اعداد و شمار تک محدود نہیں ہونی چاہیے بلکہ اس کے ثمرات عام آدمی تک پہنچنا ضروری ہیں۔ حکومت کو مہنگائی پر قابو پانے، روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار کو سہولیات دینے اور صنعت و تجارت کے فروغ کیلئے عملی اقدامات کرنا ہوں گے۔ سید امان شاہ نے کہا کہ بلوچستان جیسے پسماندہ صوبے کو قومی معاشی پالیسی میں خصوصی اہمیت دینے کی ضرورت ہے۔ صوبے کے قدرتی وسائل، معدنیات، زراعت، ساحلی پٹی اور دیگر معاشی امکانات کو شفاف اور مؤثر انداز میں بروئے کار لا کر مقامی آبادی کیلئے روزگار اور ترقی کے مواقع پیدا کیے جا سکتے ہیں۔

بقیہ 64

دعوت اسلامی کے زیر اہتمام فیضان مدینہ ونڈر میں عظیم الشان اجتماع غوثیہ کا انعقاد کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں عاشقان رسول نے شرکت کی۔ اجتماع غوثیہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کے بعد نعت رسول مقبول ﷺ پیش کرنے کا سلسلہ جاری رہا۔ عاشقان رسول نے بارگاہ رسالت ﷺ میں نذرانہ عقیدت پیش کیا جبکہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں منقبت بھی پیش کی گئی۔ اس موقع پر مبلغ دعوت اسلامی مولانا کریم بخش عطاری مدنی نے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی عبادات، تقویٰ، سیرت و کردار کے موضوع پر بیان فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ بزرگان دین کی سیرت ہمارے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہے ان کی دینی خدمات عبادات اور نیکیوں سے محبت رکھتے ہوئے اپنی زندگی کو شریعت و سنت کے مطابق گزارنے کی کوشش کرنی چاہی

بقیہ 65

نے سینئر صحافی عابد بخاری کے انتقال پر دلی رنج و غم اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ عابد بخاری ایک باصلاحیت، مخلص اور متحرک صحافی تھے، جنہوں نے اپنی صحافتی ذمہ داریاں احسن انداز میں انجام دیتے ہوئے صحافت کے شعبے میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ انہوں نے کہا کہ عابد بخاری کے انتقال سے صحافتی برادری ایک تجربہ کار اور قابل ساتھی سے محروم ہوگئی ہے، ان کی صحافتی خدمات اور پیشہ ورانہ کردار کو ہمیشہ قدر کی نگاہ سے یاد رکھا جائے گا۔ ان کا انتقال نہ صرف ان کے اہل خانہ بلکہ پوری صحافتی برادری کے لیے ایک بڑا صدمہ ہے۔ بلوچستان میڈیا فورم کے عہدیداران نے مرحوم کے اہل خانہ سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دکھ کی اس گھڑی میں بلوچستان میڈیا فورم ان کے خاندان اور غمزدہ صحافتی برادری کے ساتھ کھڑا ہے۔ انہوں نے مرحوم کے لیے مغفرت اور سوگوار خاندان کے لیے صبر و حوصلے کی دعا کی

بقیہ 66

مطالبہ کیا ہے کہ مسافر گاڑیوں کو روکنے کا سلسلہ فوری طور پر ختم کر کے آمدورفت بحال کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ خیبر پختونخوا براستہ پنجاب جانے والی مسافر کوچز، بسوں اور ٹو ڈی گاڑیوں کو مسافروں سمیت روکنے سے خواتین، بچوں، بزرگوں اور دیگر مسافروں کو شدید مشکلات اور اذیت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ دور دراز علاقوں سے سفر کرنے والے مسافروں میں متعدد افراد ضروری کاموں، علاج معالجے اور دیگر اہم امور کے لیے سفر کرتے ہیں، ایسے میں انہیں راستے میں روکنا انسانی ہمدردی کے تقاضوں کے بھی منافی ہے۔ ظاہر شاہ کاکڑ نے کہا کہ حکومتی اقدامات کے باعث ٹرانسپورٹرز کو بھی بھاری مالی نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے، جبکہ سیاسی سرگرمیوں کے خدشات کی بنیاد پر عام مسافروں اور ٹرانسپورٹرز کو مشکلات سے دوچار کرنا کسی صورت قابل قبول نہیں

بقیہ 67

او شبیر احمد لانگو کو سکول کے مجموعی انتظامی و تعلیمی امور، طلبہ کو فراہم کی جانے والی سہولیات اور سکول کو درپیش مسائل کے حوالے سے تفصیلی بریفنگ دی۔ ڈی ای او اوستہ محمد نے سکول کے مختلف حصوں کا دورہ کرتے ہوئے کلاس رومز اور عمارت کی موجودہ صورتحال کا جائزہ لیا۔ اس موقع پر جی ٹی اے بی کے ضلعی جنرل سیکرٹری مولوی نعمت اللہ جمالی اور سکول ہیڈ نے انہیں سکول کے خستہ حال کلاس رومز کا معائنہ کروایا اور عمارت کی صورتحال سے تفصیلی طور پر آگاہ کیا، اس موقع پر سکول کے اساتذہ علی اسد اللہ زہری، محمد حسن پلال، ممتاز علی جمالی، لیاقت علی جمالی، عبدالرشید جمالی، ظفر اللہ جمالی، شاہنواز جمالی، بشیر احمد جمالی سمیت دیگر اسٹاف بھی موجود تھا، ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر شبیر احمد لانگو نے دورے کے دوران گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ سکول کی عمارت کی مخدوش صورتحال کے باوجود اساتذہ جس محنت، لگن اور جذبے کے ساتھ تعلیمی سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں

بقیہ 68

دیا گیا ہے۔ ترجمان جیکب آباد پولیس کی جانب سے جاری کردہ پریس ریلیز کے مطابق اقدام قتل کا ملزم گرفتار دودا پور پولیس نے ایس ایچ او معشوق علی جلھرانی کی قیادت میں جعفر آباد لاڑو کے قریب کامیاب کارروائی کرتے ہوئے اقدام قتل اور دھمکیوں کے مقدمے میں مطلوب ملزم اکرم ولد نوکھاف کٹوہر کو گرفتار کر لیا۔ قتل کا روپوش ملزم شکنجے میں: تھانہ آباد کے ایس ایچ او ایس آئی پی محمد حسن جونیجو نے پولیس نفری کے ہمراہ گیس پائپ لائن کے قریب چھاپہ مار کر قتل کی سنگین واردات میں کافی عرصے سے مطلوب روپوش ملزم پرویز احمد ولد علی گل جتوئی کو گرفتار کر لیا۔ منشیات فروش گرفتار، شراب برآمد: گڑھی خیرو پولیس نے ایس ایچ او ایس آئی طالب حسین میمن کی سربراہی میں پبلک پارک کے قریب کارروائی کرتے ہوئے منشیات فروش احسان لغاری کو گرفتار کر لیا۔

بقیہ 69

کو کامیابی سے فضا میں ہی روک کر تباہ کر دیئے جس سے سعودی شہروں کو نقصان پہنچانے کے ارادے کو خاک میں ملا دیا۔ جنرل ترکی المالکی نے بتایا کہ حوثیوں کے میزائلوں کا تباہ ملبہ میدان میں گرا جس کے باعث کہیں کوئی جانی یا مالی نقصان کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ آئندہ بھی ایسی کارروائیاں جاری رہیں گے۔

بقیہ 70

سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا اور عوام کی خدمت کرنا اولین ذمہ داری ہے، عوامی مفادات میں فنڈز کو منصفانہ کاموں میں لگایا گیا ہے، محترم فیاض محمود شیخ نے میونسپل کمیٹی کے تمام افسران اور اہلکاروں کو ہدایت دی کہ ترقیاتی کاموں میں رکاوٹ بننے والے عناصر سے آہنی ہاتھوں سے نمٹا جائے۔ اور آخر میں شہر کے مختلف برادریوں کے وفود، سیاسی، سماجی اور قبائلی شخصیات میونسپل آفس پہنچ کر چیئرمین میونسپل کمیٹی فیاض محمود شیخ کو اپنے مسائل بیان کئے اور چیئرمین فیاض محمود شیخ نے فوری طور پر ان کے مسائل اور درخواستوں کو متعلقہ افسران کو بھیج کر حل کر دیئے

بقیہ 71

کر کے ژوب منتقل کیا گیا تفصیلات کے مطابق سرکار، مقدمہ فرد نمبر 103/26 بجرم 392 ت پ کے مفرور ملزم انعام اللہ سکنہ ژوب کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مقدمہ فرد نمبر 114/26 بجرم 381، 457 ت پ کے ملزم اعجاز الحق سکنہ ژوب کو بھی حسب ضابطہ گرفتار کیا گیا ہے۔ مزید کارروائی و تفتیش جاری ہے۔

بقیہ 72

وندر شہر کے مختلف علاقوں، گلی محلوں اور آبادیوں میں آوارہ کتوں کے خلاف کارروائی میں مصروف ہے۔ اس حوالے سے میونسپل کمیٹی وندر کے ذمہ داران کا کہنا ہے کہ شہریوں کی جان و مال کا تحفظ اور انہیں صاف ستھرا اور محفوظ ماحول فراہم کرنا میونسپل کمیٹی کی ذمہ داری ہے۔ شہر میں آوارہ کتوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے باعث شہریوں بالخصوص بچوں، خواتین اور بزرگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ جس کا بروقت نوٹس لیتے ہوئے کتا مار مہم شروع کی گئی ہے۔ وندر کے مختلف علاقوں میں میونسپل کمیٹی کا عملہ صورتحال کا جائزہ لے کر آوارہ کتوں کے خلاف کارروائی کر رہا ہے۔ جبکہ شہریوں کی جانب سے نشاندہی کیے جانے والے علاقوں کو بھی مہم میں شامل کیا جا رہا ہے۔ شہریوں کو کسی بھی قسم کے خطرے سے محفوظ رکھنے کے لیے میونسپل کمیٹی اپنی ذمہ داریاں بھرپور انداز میں ادا کرے گی اور آوارہ کتوں کے خلاف مہم کو صرف چند روز تک محدود نہیں رکھا جائے گا

بقیہ 73

کھوسہ نامی شخص کا سی ڈی موٹر سائیکل ماڈل 2026 موبائل فون نامعلوم مسلح افراد نے اسلحہ کے زور پر چھین کر فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے

بقیہ 74

کا مظاہرہ کرتے ہوئے شہید حافظ ضیاء جان مینگل فٹبال کلب سوراب کو صفر کے مقابلے میں تین گول سے شکست دے کر ٹورنامنٹ کا فاتحانہ آغاز کیا، افتتاحی میچ کے آغاز سے ہی دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں نے بہترین کھیل پیش کیا اور ایک دوسرے کے گول پوسٹ پر بھرپور حملے کیے، تاہم سالانی فٹبال کلب کے کھلاڑیوں نے اپنی عمدہ کارکردگی کے ذریعے میدان میں برتری قائم رکھی، سالانی فٹبال کلب کی جانب سے سمیع اللہ نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے دو گول اسکور کیے، جبکہ آفتاب احمد نے ایک گول کر کے اپنی ٹیم کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا، یوں سالانی فٹبال کلب نے شہید حافظ ضیاء جان مینگل فٹبال کلب کو 3-0 سے شکست دے دی، افتتاحی میچ کے مہمان خصوصی نوجوان نیشنل فٹبال پلیئر عطاء الرحمن تھے

بقیہ 75

نوڈیرو کے قریب گاؤں میرواہ کھوکر کے مکین 3 افراد علی شیر کھوکر، منصور کھوکر، الھوراپو کھوکر، موقعہ پر ہی ہلاک ہوگئے اور کار ڈرائیور غلام محی الدین منگنیجو شدید زخمی ہوگیا جس کو فوری طور پر علاج کے لیے ٹراما سینٹر لاڑکانہ منتقل کیا گیا جہاں پر زخموں کے تاب نالاتے ہوئے ڈرائیور بھی ہلاک ہوگیا، زخمی یار محمد منگنیجو کا علاج کیا جا رہا ہے، سول لائین پولیس نے پہنچ کر مقتولین کا پوسٹ مارٹم کروایا اور مقتولین کی نعشیں ورثاء کے حوالے کیں، مقتولین کی نعشیں نوڈیرو کے نزدیک گاؤں میرواہ پہنچائی گئیں، جہاں پر تدفین کی گئی، واقعہ کے بعد علاقہ میں خوف و ہراس پایا جا رہا ہے

بقیہ 76

اور ایس آر سی ایل (SRCL) سکولز کا تفصیلی جائزہ لیا۔ اس موقع پر انہوں نے ضلعی دفاتر میں دفتری ریکارڈ، فائلوں اور دیگر انتظامی امور کو چیک کیا اور متعلقہ افسران و عملہ کو ہدایت کی کہ دفتری امور میں وقت کی پابندی کو یقینی بنایا جائے، تمام ریکارڈ مکمل اور باقاعدگی سے مینٹین رکھا جائے اور عوامی مسائل کے حل میں کسی قسم کی غفلت نہ برتی جائے

نیب بلوچستان کے ڈائریکٹر محمد سلیم احمد الحمد اسلامک یونیورسٹی میں منعقدہ سیمینار کے دوران طلباء سے خطاب کر رہے ہیں

ٹیلی کمیونیکیشن، لیبر، مین پاور اور سیکیورٹی سروسز کے شعبوں کے حوالے سے اجلاس

دستیاب معلومات کو بروئے کار لاتے ہوئے ٹیکس نیٹ، رجسٹریشن اور محصولات کی وصولی میں بہتری لائی جائے

کوئٹہ (خ ن) بلوچستان ریونیو اتھارٹی (BRA) میں چیئرمین بلوچستان ریونیو اتھارٹی عبداللہ خان کی زیر صدارت ٹیلی کمیونیکیشن، لیبر، مین پاور اور سیکیورٹی سروسز کے شعبوں کے حوالے سے اہم اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں متعلقہ اسسٹنٹ کمشنرز نے موجودہ مالی سال کے دوران ٹیکس وصولی، رجسٹریشن اور مقررہ اہداف کے حصول کے حوالے سے تفصیلی بریفنگ دی۔ چیئرمین نے ٹیکس انتظامیہ کو مزید مؤثر بنانے کیلئے ڈیجیٹلائزیشن اور ڈیٹا نظاموں کے باہمی انضمام (Systems Integration) پر (بقیہ 40 صفحہ 3 پر)

کمشنر سیوی ڈویژن عرفان اللہ خان عہدے کا چارج سنبھالنے کے بعد اپنے دفتر کا معائنہ اور مختلف شعبوں کا جائزہ لیا

ڈپٹی کمشنر استا محمد کی زیرِ صدارت ڈسٹرکٹ ایجوکیشن کمیٹی کا اجلاس

تعلیمی اداروں میں اساتذہ اور دیگر عملے کی حاضری کی مؤثر مانیٹرنگ کی جائے، محمد رمضان پلال

استا محمد (خ ن) ڈپٹی کمشنر استا محمد محمد رمضان پلال کی زیرِ صدارت گزشتہ روز ڈسٹرکٹ ایجوکیشن کمیٹی کا اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر شبیر احمد لانگو سمیت کمیٹی کے دیگر اراکین اور متعلقہ افسران نے شرکت کیا جلاس میں ضلع بھر میں تعلیمی شعبے کی بہتری، سرکاری تعلیمی اداروں کی کارکردگی اساتذہ کی حاضری طلباء و طالبات کو تعلیمی سہولیات کی فراہمی (بقیہ 38 صفحہ 3 پر)

صنفی بنیادوں پر تشدد سے متعلق خدمات تک معذور افراد کی رسائی کے جائزے کے حوالے سے ٹیکنیکل ورکنگ گروپ کا اجلاس

کوئٹہ (خ ن) سیکرٹری محکمہ سماجی بہبود و انسانی حقوق بلوچستان عصمت اللہ قریشی کی زیرِ صدارت بلوچستان میں صنفی بنیادوں پر تشدد (GBV) سے متعلق خدمات تک معذور افراد کی رسائی کے جائزے کے حوالے (بقیہ 39 صفحہ 3 پر)

اساتذہ کی محنت، لگن اور تدریسی کاوشیں قابلِ تحسین ہیں، قمبرانی

سکول کی عمارت کی حالت دن بدن خراب ہوتی جا رہی ہے، عمران خان لاشاری

گنداخہ (نامہ نگار) گورنمنٹ بوائز مڈل سکول فقیر محمد لاشاری کے ہیڈ ماسٹر استاد عمران خان لاشاری و دیگر تدریسی عملے سے تحصیل پریس کلب گنداخہ کے چیئرمین و پاکستان میڈیا کونسل ضلع اوستہ محمد کے ڈپٹی جنرل سیکرٹری فرید احمد قمبرانی نے ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران سکول کی تعلیمی و انتظامی صورتحال، تدریسی امور، طلباء کو فراہم کی جانے والی سہولیات اور درپیش (بقیہ 41 صفحہ 3 پر)

گورنمنٹ بوائز مڈل سکول فقیر محمد لاشاری کے ہیڈ ماسٹر استاد عمران خان لاشاری و دیگر فرید احمد قمبرانی سے ملاقات کر رہے ہیں

ڈاکٹر محمد حسن ڈومکی کا بیسک ہیلتھ یونٹ عیشانی، رکھنی کی مارننگ شفٹ کا اچانک دورہ

بارکھان (خ ن) ضلعی ناظمِ صحت ڈاکٹر محمد حسن ڈومکی نے بیسک ہیلتھ یونٹ عیشانی، بیسک ہیلتھ یونٹ رکھنی اور ایم سی ایچ سنٹر رکھنی کی مارننگ شفٹ کا اچانک دورہ کیا اور صحت مراکز میں فراہم کی جانے والی طبی سہولیات، اسٹاف کی حاضری اور دیگر انتظامات کا تفصیلی جائزہ لیا۔

پولیو مہم کے چوتھے روز اسسٹنٹ کمشنر ندیم اکرم کا کچلاک سمیت مختلف علاقوں کا دورہ

پولیو کے خاتمے کے لیے والدین، علماء کرام، قبائلی عمائدین، سیاسی و سماجی رہنماؤں اور معاشرے کے تمام طبقات کا تعاون ناگزیر ہے

لورالائی (میاں محمد عامر بشیر آرائیں) ضلع لورالائی میں جاری انسدادِ پولیو مہم کے چوتھے روز اسسٹنٹ کمشنر لورالائی ندیم اکرم نے کچلاک اور دیگر علاقوں کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے مختلف مقامات پر تعینات پولیو ٹیموں کی کارکردگی، بچوں کو پولیو سے بچاؤ کے قطرے پلانے کے عمل اور فیلڈ میں موجود دیگر انتظامات کا تفصیلی جائزہ لیا۔ اسسٹنٹ کمشنر ندیم اکرم نے مختلف پولیو ٹیموں سے ملاقات کی اور ان سے مہم کے دوران پیش آنے والے مسائل، بچوں کی ویکسی (بقیہ 43 صفحہ 3 پر)

واٹر ٹینکی کو موجودہ ناموزوں مقام سے کسی مناسب اور موزوں جگہ منتقل کیا جائے، وسیم صمد

گوادر (خ ن) رکن صوبائی اسمبلی گوادر مولانا ہدایت الرحمان بلوچ کے معاون وسیم صمد نے چیئرمین یونین کونسل سربندن نصیب نوشیروانی کے ہمراہ گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے چیف انجینئر حاجی سید محمد سے ملاقات کر کے سربندن میں جاری ترقیاتی امور اور عوامی سہولیات سے (بقیہ 42 صفحہ 3 پر)

عوامی سیلاب کو طاقت سے نہیں روکا جا سکتا، سید صادق آغا

27 ستمبر کے لانگ مارچ کو روکنے کیلئے ملک بھر میں گرفتاریاں، اسلام آباد کو جیل میں تبدیل کرنا قابلِ مذمت ہے

کوئٹہ (پ ر) پاکستان تحریک انصاف بلوچستان کے صوبائی سینئر نائب صدر اور معروف قبائلی شخصیت سید صادق آغا نے 27 ستمبر کے لانگ مارچ کو سبوتاژ کرنے کیلئے ملک بھر میں گرفتاریوں، اسلام آباد کو بند کر کے جیل میں تبدیل کرنے اور مسافر ٹرانسپورٹ کی جبری (بقیہ 44 صفحہ 3 پر)

امن و امان، سرمایہ کاری اور معاشی ترقی ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں، بلال کاکڑ

وزیرِ اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی صوبے کو ترقی، خوشحالی اور استحکام کی درست سمت میں گامزن کرنے کیلئے شب و روز محنت کر رہے ہیں

حکومت کی جانب سے عوامی خدمات کی بہتری، ترقیاتی اقدامات اور امن کے قیام پر بیک وقت توجہ دی جا رہی ہے، وائس چیئرمین بلوچستان سرمایہ کاری بورڈ

کوئٹہ (خ ن) بلوچستان سرمایہ کاری بورڈ کے وائس چیئرمین بلال خان کاکڑ نے کہا ہے کہ وزیرِ اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی صوبے کو ترقی، خوشحالی اور استحکام کی درست سمت میں گامزن کرنے کیلئے شب و روز محنت کر رہے ہیں، ان کی قیادت میں صوبے میں گڈ گورننس، میرٹ، شفافیت اور عوامی خدمات کی بہتری کیلئے عملی اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امن و امان، سرمایہ کاری اور معاشی ترقی ایک دوسرے سے (بقیہ 35 صفحہ 3 پر)

اسسٹنٹ کمشنر گوادر کا پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے مختلف پمپنگ اسٹیشنز کا دورہ

گوادر (خ ن) ڈپٹی کمشنر گوادر نقیب اللہ کاکڑ کی ہدایت پر اسسٹنٹ کمشنر گوادر رومیل نعیم جان نے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے مختلف پمپنگ اسٹیشنز کا دورہ کیا۔ اس دوران انہوں نے ایئرپورٹ پمپنگ اسٹیشن، کالونی پمپنگ اسٹیشن اور مین بازار پمپنگ اسٹیشن کا تفصیلی معائنہ کیا۔

مرزا شجاعت محمود کی زیرِ صدارت آل پاکستان پی ٹی سی ایل پنشنرز ٹرسٹ اپیٹ کوئٹہ ریجن کا اجلاس

پی ٹی سی ایل کی جانب سے سالانہ 4.5 فیصد اضافہ اس مہنگائی کے دور میں آٹے میں نمک کے برابر ہے

کوئٹہ (پ ر) آل پاکستان پی ٹی سی ایل پنشنرز ٹرسٹ اپیٹ کوئٹہ ریجن کا اجلاس چیئرمین محترم جناب مرزا شجاعت محمود کی صدارت میں ہوا۔ اجلاس کی کارروائی وائس پریزیڈنٹ محترم جناب امان اللہ صاحب نے تلاوت کلام پاک سے شروع کی۔ ایجنڈے میں شامل سب سے پہلے ہمارے وہ پنشنرز ساتھی جو اس دنیا سے وفات پا چکے ہیں، جن میں سید امین شاہ (بقیہ 49 صفحہ 3 پر)

کوئٹہ، آل پاکستان پی ٹی سی ایل پنشنرز ٹرسٹ اپیٹ کوئٹہ ریجن کا اجلاس کے موقع پر سید امین شاہ امیر بخش بگٹی اور دین محمد کشکوری کی وفات پر فاتحہ خوانی کی جا رہی ہے

بلوچستان پولیس میں پولیس کیڈر آفیسران کی کمی، مسئلہ شدت اختیار کر گیا

پولیس کیڈر پی ایس پی آفیسران کی 163 پوسٹوں میں سے 59 خالی ہیں

کوئٹہ (سٹاف رپورٹر) پولیس کیڈر پی ایس پی آفیسران کی 163 پوسٹوں میں سے 59 خالی ہیں، ذرائع محکمہ پولیس کے مطابق صوبے بھر میں پولیس کیڈر کے 104 آفیسران تعینات، متعدد کو دو عہدوں کا اضافی چارج دیا گیا ہے، حالیہ دنوں بلوچستان سے تبادلہ ہونے والے 20 میں سے 8 آفیسران کا متبادل تعینات نہیں ہوا، آفیسران کی کمی سے پولیس کا کام شدید متاثر ہے اس حوالے سے اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کو خط بھی لکھا گیا ہے خط میں آفیسران کی کمی کے (بقیہ 45 صفحہ 3 پر)

عرفان اللہ خان کا عہدے کا چارج سنبھالنے کے بعد کمشنر آفس سیوی کا معائنہ

سیوی (خ ن) کمشنر سیوی ڈویژن عرفان اللہ خان نے اپنے عہدے کا چارج سنبھالنے کے بعد کمشنر آفس سیوی کا معائنہ کیا۔ اس موقع پر انہوں نے دفتر کے مختلف شعبوں، ریکارڈ اور دفتری امور کا جائزہ لیا اور متعلقہ عملے سے ان کے فرائض اور جاری امور کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ کمشنر عرفان اللہ خان نے دفتری (بقیہ 50 صفحہ 3 پر)

اسلام میں بدعنوانی اور بددیانتی کی کوئی گنجائش نہیں ہے، سلیم احمد

نیب کے کام کا طریقہ کار اور بدعنوانی کے خاتمے میں طلباء کا کردار" کے عنوان سے ایک سیمینار اور آگاہی واک کا انعقاد کیا گیا

معاشرے کے اہم رکن ہونے کے ناطے طلباء کی مشترکہ کوششیں کرپشن سے پاک معاشرے کی بنیاد رکھنے میں کلیدی کردار ادا کر سکتی ہیں، ڈائریکٹر نیب بلوچستان

کوئٹہ (پ ر) بدعنوانی کے خلاف جاری آگاہی مہم کے سلسلے میں، نیب بلوچستان نے الحمد اسلامک یونیورسٹی، سٹی کیمپس میں "نیب کے کام کا طریقہ کار اور بدعنوانی کے خاتمے میں طلباء کا کردار" کے عنوان سے ایک سیمینار اور آگاہی واک کا انعقاد کیا گیا۔ الحمد اسلامک یونیورسٹی کے رجسٹرار عبدالرحیم نے ڈائریکٹر نیب (بلوچستان) محمد سلیم احمد، ڈپٹی ڈائریکٹر سلمان اکبر اور نیب کی ٹیم کا استقبال کیا۔ اس تقریب کا بنیادی (بقیہ 36 صفحہ 3 پر)

جمعیت علماء اسلام اور دینی مدارس قومی سیاست میں اعتدال کی مضبوط آواز ہے، حافظ محمد صدیق مدنی

انتہاپسندی اور دہشت گردی کے مشکل دور میں بھی جمعیت علماء اسلام نے پرامن سیاسی جدوجہد کو اپنا راستہ بنایا۔ جمعیت

چمن (نامہ نگار) جمعیت علماء اسلام چمن بلوچستان کے رہنماء حافظ محمد صدیق مدنی، مولوی فضل الباری، حافظ محمد ادریس فاروقی، حافظ حضرت علی، ملا نصرالدین اور حافظ سیف الرحمان صدیق نے کہا ہے کہ جمعیت علماء اسلام اور دینی مدارس قومی سیاست میں اعتدال کی مضبوط آواز ہے اور جمعیت علماء اسلام کی سیاسی خدمات کا ایک اہم پہلو دینی مدارس، علماء اور مذہبی طبقے کو قومی سیاست کے پرامن اور آئینی دھارے میں فعال رکھنا ہے۔ پاکستان جیسے نظریاتی (بقیہ 46 صفحہ 3 پر)

پولیس تھانہ شہید شیر حسین ہزارہ کی کارروائی روپوش ملزم گرفتار

فرید آباد (نامہ نگار) انسپکٹر جنرل آف پولیس بلوچستان و ڈی آئی جی نصیر آباد رینج کامران نواز پنجوتھا کی خصوصی ہدایات پر ایس پی صحبت پور خلیل اللہ کاکڑ کے احکامات پر عملدرآمد کرتے ہوئے ایس ایچ او پولیس (بقیہ 47 صفحہ 3 پر)

لوکل سرٹیفکیٹ کا حصول یہاں کے حقیقی باشندوں کا حق ہے، خوشحال بلوچ

محکمہ مال کی جانب سے سائلین کو مقررہ طریقہ کار کے مطابق ہر ممکن سہولت فراہم کی جائے

فرید آباد (نامہ نگار) نائب تحصیلدار ماجھی پور خوشحال خان بلوچ نے کہا ہے کہ ماجھی پور کے مقامی باشندوں کو لوکل سرٹیفکیٹ کے حصول میں ہرگز کسی قسم کی دشواری یا غیر ضروری پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ لوکل سرٹیفکیٹ کا حصول یہاں کے حقیقی باشندوں کا حق ہے اور محکمہ مال کی جانب سے سائلین کو مقررہ طریقہ کار کے مطابق ہر ممکن سہولت فراہم کی جائے (بقیہ 48 صفحہ 3 پر)

چیئرمین میونسپل کمیٹی فیاض محمود شیخ کا بس اڈے کا تفصیلی دورہ

شکارپور (رپورٹ شاہد گولہ) پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنما اور چیئرمین میونسپل کمیٹی شکارپور فیاض محمود شیخ نے میونسپل کمیٹی کے اعلیٰ افسران کے ہمراہ شہر کے مرکزی بس اڈے کا اچانک دورہ کیا۔ اس موقع پر انہوں نے بس اڈے کے چاروں اطراف کا باریک بینی سے معائنہ (بقیہ 52 صفحہ 3 پر)

اوپن ڈور پالیسی کے تحت عوامی مسائل کی سنوائی، ضلعی انتظامیہ کا فوری حل کی یقین دہانی

شہریوں کے جائز مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کریں اور ایسے معاملات میں غیر ضروری تاخیر سے گریز کیا جائے

لورالائی (میاں محمد عامر بشیر آرائیں) ڈپٹی کمشنر لورالائی کیپٹن ریٹائرڈ محمد حسیب شجاع کی جانب سے اوپن ڈور پالیسی کے تحت عوامی مسائل سننے اور ان کے بروقت حل کے لیے براہِ راست عوام سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری ہے۔ ضلع لورالائی کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے شہریوں نے ڈی سی آفس لورالائی کا دورہ کیا اور ڈپٹی کمشنر سے ملاقات کے دوران اپنے علاقوں اور ذاتی نوعیت کے مختلف جائز مسائل، شکایات اور مشکلات سے آگاہ کیا۔ شہریوں (بقیہ 51 صفحہ 3 پر)

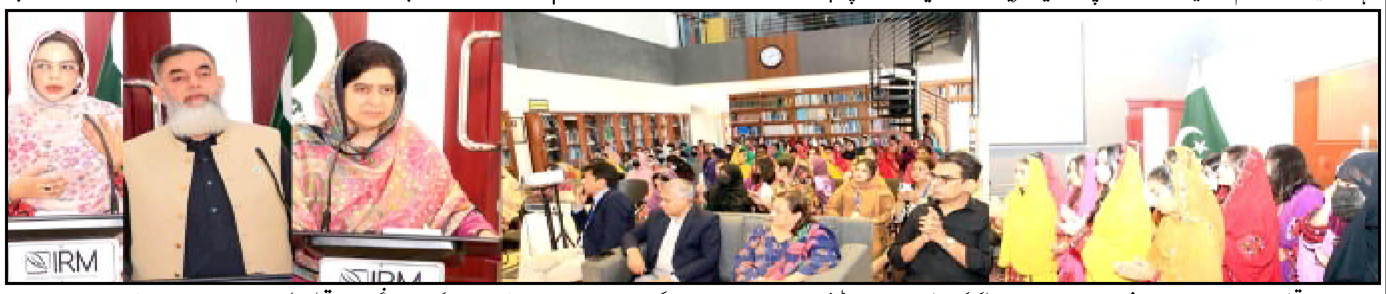

وزیر تعلیم بلوچستان راحیلہ حمید درانی، پی آر ایس پی کے چیف ایگزیکٹو ڈاکٹر طاہر رشید ہیوٹیشن اور کاسمیٹولوجی میں رائز پروگرام کے تحت تربیت حاصل کرنے والی گوادر اور پنجگور سے تعلق رکھنے والی خواتین سے خطاب کر رہے ہیں

گورنمنٹ بوائز ہائی سکول روجھان جمالی، ضلع جعفرآباد میں پروقار تقریب

ہیڈ ماسٹر نصر اللہ خارانی نے سکول کی کرکٹ اور فٹبال ٹیموں کے کھلاڑیوں میں سپورٹس کٹس تقسیم کیں

جعفرآباد (نامہ نگار: مقصود احمد مہر) کلسٹر بجٹ 2025-26 کے تحت گورنمنٹ بوائز ہائی سکول روجھان جمالی، ضلع جعفرآباد میں ایک پروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب کے دوران ہیڈ ماسٹر نصر اللہ خارانی نے سکول کی کرکٹ اور فٹبال ٹیموں کے کھلاڑیوں میں سپورٹس کٹس تقسیم کیں۔ اس موقع پر انہوں نے طلباء کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کھیلوں میں (بقیہ 53 صفحہ 3 پر)

گورنمنٹ بوائز ہائی سکول روجھان جمالی، ضلع جعفرآباد میں ایک پروقار تقریب

عابد بخاری کی صحافتی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی، بلوچستان میڈیا فورم

کوئٹہ (پ ر) بلوچستان میڈیا فورم کے مرکزی صدر قیوم بلوچ، جنرل سیکرٹری میر اللہ داد رند، دیگر تمام مرکزی و ڈویژنل عہدیداران اور اراکین مرکزی کمیٹی نے سینئر صحافی عابد بخاری کے انتقال پر دلی رنج و غم اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ عابد بخاری ایک (بقیہ 54 صفحہ 3 پر)

ریاستی اداروں پر عوام کا اعتماد متاثر اور سیاسی و معاشی بحران مزید گہرا ہو رہا ہے، مولانا رفیق

سیاسی جماعتوں کو وقتی مفادات کے بجائے قومی مفاد، آئین کی پاسداری اور جمہوری اقدار کے تحفظ کو مقدم رکھنا ہوگا

کوئٹہ (پ ر) جمعیت علماء اسلام ضلع کوئٹہ کے امیر شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن رفیق، ضلعی جنرل سیکرٹری حاجی عین اللہ شمس، سینئر نائب امیر مولانا خورشید احمد، سیکرٹری اطلاعات عبدالغنی شہزاد، عبدالصمد حقیار، مفتی محمد ابوبکر، عبدالباری شہزاد، اختر جان مری، مولانا جمال الدین حقانی، مفتی رشید احمد حقانی اور حاجی عطاء محمد شمشوزئی نے کہا ہے کہ طاقت کے نشے میں دھت قوتوں نے ملک کو ہر حوالے سے تنہا کر کے ریاست کی بنیادیں کھوکھلی کر دی ہیں، جبکہ جمہوریت کے (بقیہ 62 صفحہ 3 پر)

وندر میں دعوتِ اسلامی کے تحت بڑی گیارہویں شریف عقیدت و احترام کے ساتھ منائی گئی

سونمیانی وندر (نمائندہ بلوچستان آبزرور) ملک بھر کی طرح وندر میں بھی دعوتِ اسلامی کے تحت بڑی گیارہویں شریف عقیدت و احترام کے ساتھ منائی گئی۔ اس سلسلے میں (بقیہ 64 صفحہ 3 پر)

27 ستمبر سے قبل مسافر کوچز کی بندش ظالمانہ اقدام ہے۔ ٹرانسپورٹرز

قومی شاہراہوں پر فوری طور پر آمدورفت بحال کی جائے، ظاہر شاہ کاکڑ

کوئٹہ (پ ر) پنجاب خیبر پختونخوا بس یونین کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات ظاہر شاہ کاکڑ نے 27 ستمبر کے ممکنہ لانگ مارچ کے پیش نظر کوئٹہ سے خیبر پختونخوا جانے والی مسافر کوچز، بسوں اور دیگر گاڑیوں کی بندش اور انہیں ژوب کے قریب علاقے طور ناصر میں مسافروں سمیت روکے جانے کے اقدام کو ظالمانہ اور شدید قابلِ مذمت قرار دیتے ہوئے حکومت سے (بقیہ 66 صفحہ 3 پر)

معیشت کے استحکام کیلئے ٹھوس اقدامات ضروری ہیں، سید امان شاہ

معاشی بحران کے خاتمے کیلئے سیاسی استحکام اور قومی اتفاقِ رائے ناگزیر ہے، صوبائی صدر اے پی پی

کوئٹہ (پ ر) عوام پاکستان پارٹی بلوچستان کے صوبائی صدر سید امان شاہ نے کہا ہے کہ ملک کو درپیش معاشی مشکلات کے خاتمے کیلئے سیاسی استحکام، قومی اتفاقِ رائے اور جامع معاشی پالیسی کی ضرورت ہے۔ مسلسل مہنگائی، بے روزگاری، بجلی و گیس کے بڑھتے ہوئے اخراجات اور کاروباری سرگرمیوں میں کمی نے عام شہری اور تاجر برادری دونوں کو شدید مشکلات (بقیہ 63 صفحہ 3 پر)

سینئر صحافی عابد بخاری کے انتقال پر بلوچستان میڈیا فورم کا اظہارِ رنج و غم

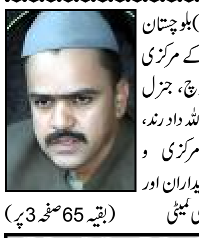

کوئٹہ (پ ر) بلوچستان میڈیا فورم کے مرکزی صدر قیوم بلوچ، جنرل سیکرٹری میر اللہ داد رند، دیگر تمام مرکزی و ڈویژنل عہدیداران اور اراکین مرکزی کمیٹی (بقیہ 65 صفحہ 3 پر)

صحافی سید عابد بخاری کے انتقال پر حافظ محمد صدیق مدنی کا اظہارِ تعزیت

کوئٹہ (سٹی رپورٹ) شمشاد رائٹرز فورم پاکستان کے مرکزی صدر اور سابق ممبر یوتھ پارلیمنٹ حافظ محمد صدیق مدنی، جنرل سیکرٹری غلام محمد مخلص، سیکرٹری اطلاعات اختر محمد عسکر، شیر محمد سلیمان خیل، گل ترین اور حافظ سیف الرحمان (بقیہ 55 صفحہ 3 پر)

ڈی ای او اوستہ محمد کا مڈل سکول باغ ٹیل کا اچانک دورہ

خستہ حال کلاس رومز کا معائنہ، تعلیمی و انتظامی امور کا جائزہ، اساتذہ کی خدمات قابلِ تحسین ہیں، شبیر احمد لانگو

گنداخہ (نامہ نگار) ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر اوستہ محمد شبیر احمد لانگو نے مڈل سکول باغ ٹیل کا اچانک انتظامی دورہ کیا، جہاں انہوں نے سکول کی تعلیمی و انتظامی صورتحال، کلسٹر کے سامان، سکول بلڈنگ اور کلاس رومز کا تفصیلی معائنہ کیا اور دستیاب تعلیمی سہولیات کا جائزہ لیا۔ دورے کے موقع پر ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر ایجوکیشن اوستہ محمد سید صدر علی شاہ اور کلسٹر فوکل پرسن سلطان احمد پندرانی بھی ان کے ہمراہ تھے۔ سکول کے ہیڈ انچارج عبدالرؤف راہوجہ نے ڈی ای (بقیہ 67 صفحہ 3 پر)

ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر اوستہ محمد شبیر احمد لانگو کا مڈل سکول باغ ٹیل کا دورہ، کلاس رومز کا معائنہ کر رہے ہیں

عوامی شکایات پر فوری کارروائی عمل میں لائی جائے، مہراللہ بادینی

سرکاری خدمات کی فراہمی میں کسی قسم کی غیر ضروری تاخیر سے گریز کیا جائے

ترقیاتی منصوبوں کی نگرانی، معیار اور رفتار پر خصوصی توجہ دی جائے، ڈپٹی کمشنر کوئٹہ

کوئٹہ (خ ن) ڈپٹی کمشنر کوئٹہ مہراللہ بادینی کی زیرِ صدارت ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن کمیٹی (DCC) کا اہم جائزہ اجلاس منعقد ہوا، جس میں ضلع کوئٹہ کے تمام متعلقہ سرکاری محکموں، لائن ڈیپارٹمنٹس اور ضلعی انتظامیہ کے افسران نے شرکت کی۔ اجلاس کا مقصد ضلع کوئٹہ میں مختلف سرکاری محکموں کی مجموعی کارکردگی، جاری ترقیاتی و انتظامی امور، عوامی سہولیات کی فراہمی، بین الحکمہ رابطہ کاری اور عوام کو درپیش مسائل کے (بقیہ 37 صفحہ 3 پر)

اظہارِ تعزیت

چاغی (نامہ نگار علی احمد) ضلع چاغی کے معروف قبائلی رہنما و سابق اسسٹنٹ کمشنر سید آغا مرید شاہ اور چیئرمین یونین کونسل پدگی سید شجاعت حسین شاہ نے اپنے مشترکہ تعزیتی (بقیہ 56 صفحہ 3 پر)

منشیات کے پھیلاؤ کے باعث معاشرتی جرائم میں اضافے کے خدشات بڑھ رہے ہیں، مولانا رفیق

منشیات کے سرِعام استعمال اور فروخت کا بڑھتا ہوا رجحان نوجوان نسل کے مستقبل کے لیے زہرِ قاتل ہے

کوئٹہ (پ ر) جمعیت علماء اسلام ضلع کوئٹہ کے امیر شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن رفیق، سیکرٹری جنرل حاجی عین اللہ شمس، سینئر نائب امیر مولانا خورشید احمد، سیکرٹری مالیات حاجی صالح محمد، مفتی رضا خان، حاجی ظفر اللہ کاکڑ، میر سرفراز شاہوانی، میر حشمت لہڑی، سیٹھ اجمل بازئی، سالار مولوی علی جان، مولانا سید سعد اللہ آغا اور مولوی نقیب اللہ ملاخیل نے کہا ہے کہ شہر میں منشیات کے سرِعام استعمال اور فروخت کا بڑھتا ہوا رجحان نوجوان نسل کے مستقبل کے لیے زہرِ قاتل ہے (بقیہ 57 صفحہ 3 پر)

جیکب آباد پولیس کی بڑی کارروائیاں

قتل، اقدامِ قتل اور منشیات فروشی میں ملوث 3 ملزمان گرفتار، دیسی شراب برآمد

جیکب آباد (رپورٹ انیس جلھرانی) جیکب آباد پولیس نے ضلع بھر میں جرائم پیشہ عناصر اور منشیات فروشوں کے خلاف بلاامتیاز کارروائیوں کا سلسلہ تیز کرتے ہوئے مختلف علاقوں سے قتل، اقدامِ قتل اور منشیات فروشی میں ملوث 3 روپوش و مطلوب ملزمان کو گرفتار کر لیا۔ گرفتار ملزم کے قبضے سے دیسی شراب کی بوتلوں کی بڑی مقدار برآمد کر کے قانونی کارروائی کا آغاز کر (بقیہ 68 صفحہ 3 پر)

جیکب آباد: جرائم پیشہ عناصر اور منشیات فروشوں کے خلاف بلاامتیاز کارروائیوں
گرفتار ملزمان پولیس کی حراست میں

جمعیت کوئٹہ کا سینئر صحافی سید عابد بخاری کے انتقال پر گہرے رنج و غم اور افسوس کا اظہار

کوئٹہ (پ ر) جمعیت علماء اسلام ضلع کوئٹہ کے امیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحمٰن رفیق، سیکرٹری جنرل حاجی عین اللہ شمس، سینئر نائب امیر مولانا خورشید احمد، سیکرٹری اطلاعات عبدالغنی شہزاد اور معاون سیکرٹری اطلاعات (بقیہ 69 صفحہ 3 پر)

عوامی خدمات میں کسی صورت سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا، فیاض محمود شیخ

ترقیاتی کاموں میں رکاوٹ بننے والے عناصر سے آہنی ہاتھوں سے نمٹا جائے، چیئرمین میونسپل کمیٹی شکارپور

شکارپور (رپورٹ شاہد گولہ) اس موقع پر سینیٹیشن آفیسر عارف احمد شیخ، محمد آصف جمالی، و دیگر اعلیٰ حکام نے شرکت کی، بریفنگ کے بعد پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنما اور چیئرمین میونسپل کمیٹی شکارپور محترم فیاض محمود شیخ نے کہا کہ عوامی خدمات میں کسی صورت (بقیہ 70 صفحہ 3 پر)

بلاول بھٹو زرداری کی سالگرہ کے سلسلے میں نوڈیرو اسٹیڈیم میں شاندار تقریب

مشہور اداکاروں نے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری کی شان میں گیت پیش کر کے جیالوں کو جھومنے پر مجبور کر دیا اور خوب داد وصول کی

نوڈیرو (رپورٹ: عابد بھٹو) پاکستان پیپلز پارٹی چیئرمین بلاول بھٹو زرداری کی سالگرہ کے سلسلے میں تعلقہ رتوڈیرو اور سٹیز نوڈیرو کی جانب سے نوڈیرو اسٹیڈیم میں ایک شاندار تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب کی مہمانِ خصوصی پیپلز پارٹی لیڈیز ونگ کی مرکزی صدر محترمہ فریال تالپور تھیں، جنہوں نے خصوصی طور پر شرکت کر کے بلاول بھٹو زرداری کی سالگرہ کا کیک کاٹا۔ تقریب میں صوبائی وزیر ذوالفقار علی شاہ، ضلع لاڑکانہ کے صدر ایم این اے خورشید احمد جونیجو، (بقیہ 58 صفحہ 3 پر)

ژوب پولیس کی لورالائی میں کارروائی

ژوب میں موٹر سائیکل چوری کی وارداتوں میں ملوث درج ذیل ملزمان کو گرفتار کر کے ژوب منتقل کیا گیا

ژوب۔ (بیورو چیف رفیق قیصرانی) حسبِ الحکم جناب DIG صاحب ژوب، زیرِ نگرانی جناب SSP سید عبدالصبور آغا صاحب، ژوب پولیس SHO عدنان فضل ASI لعل محمد اور ASI سید شاہ نے لورالائی پولیس کے SHO شریف موسیٰ خیل کے ہمراہ لورالائی میں کارروائی کرتے ہوئے ژوب میں موٹر سائیکل چوری کی وارداتوں میں ملوث درج ذیل ملزمان کو گرفتار (بقیہ 71 صفحہ 3 پر)

میلسی: تھانہ صدر کی حدود میں افسوسناک واقعہ، چچازاد بھائی نے فائرنگ کر کے بھائی کو قتل کر دیا

میلسی (جنرل رپورٹر ذوالفقار احمد گاذر) تھانہ صدر کی حدود موضع بھنڈہ چدھڑ سائیفن میں افسوسناک قتل کی واردات پیش آئی ہے جہاں چچا زاد بھائی نے فائرنگ کر کے اپنے (بقیہ 60 صفحہ 3 پر)

شمالی وزیرستان میں سیکیورٹی فورسز کا آپریشن، 8 دہشت گرد ہلاک، ٹھکانے مکمل طور پر تباہ

ہلاک دہشت گردوں کے قبضے سے بھاری مقدار میں اسلحہ، گولہ بارود اور دیگر سامان بھی برآمد ہوا ہے، سیکیورٹی ذرائع

شمالی وزیرستان (این این آئی) شمالی وزیرستان میں سیکیورٹی فورسز نے خفیہ اطلاعات کی بنیاد پر کارروائی کرتے ہوئے 8 دہشت گردوں کو ہلاک کر دیا۔ سیکیورٹی کے ذرائع کے مطابق کارروائی میں دہشت گردوں کے ٹھکانوں کو مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا۔ سیکیورٹی کے ذرائع کے مطابق ہلاک دہشت گردوں کے قبضے سے بھاری مقدار میں اسلحہ، گولہ بارود اور دیگر سامان (بقیہ 59 صفحہ 3 پر)

رانا رمضان طاہر نے ضلع وہاڑی، پاکپتن اور خانیوال کا اچانک دورہ

وہاڑی (رپورٹ ڈاکٹر ذوالفقار احمد گاذر) ڈائریکٹر پاکستان بیت المال ساؤتھ پنجاب رانا رمضان طاہر نے ضلع وہاڑی، پاکپتن اور خانیوال کا اچانک دورہ کرتے ہوئے پاکستان بیت المال کے ضلعی دفاتر، وومن امپاورمنٹ سنٹرز (Women (بقیہ 76 صفحہ 3 پر)

میونسپل کمیٹی وندر نے کتا مار مہم کا آغاز کر دیا

شہریوں کی جانب سے نشاندہی کیے جانے والے علاقوں کو بھی مہم میں شامل کیا جا رہا ہے

سونمیانی وندر (رپورٹ۔ زبیر بلوچ) میونسپل کمیٹی وندر نے کتا مار مہم کا آغاز کر دیا۔ چیئرمین میونسپل کمیٹی وندر امام بخش برہ، وائس چیئرمین عبدالحمید رونجھ، چیف آفیسر عبدالبصیر خان مندوخیل، سیکریٹری عنایت اللہ راٹھوڑ کی نگرانی میں میونسپل کمیٹی کا عملہ گزشتہ دو روز سے (بقیہ 72 صفحہ 3 پر)

فرید آباد: نامعلوم افراد نے اسلحہ کے زور ایک شخص سے موٹر سائیکل موبائل فون چھین کر فرار ہونے میں کامیاب

فرید آباد (نامہ نگار) پولیس تھانہ شہید ملک محمد علی سے نامعلوم افراد نے اسلحہ کے زور ایک شخص سے موٹر سائیکل موبائل فون چھین کر فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے تفصیلات کے مطابق پولیس تھانہ شہید ملک محمد علی کی حدود مین روڈ صحبت پور چٹن پٹی کے نزدیک سراج احمد (بقیہ 73 صفحہ 3 پر)

پہلا آل گدر سوراب بابا میر یاسین جان رودینی و بابا میر غوث بخش رودینی فٹبال ٹورنامنٹ کا شاندار افتتاح

سمالانی فٹبال کلب نے شہید حافظ ضیاء جان مینگل فٹبال کلب کو 3-0 سے شکست دے دی

سوراب (سراج ریکی) پہلا آل گدر سوراب بابا میر یاسین جان رودینی و بابا میر غوث بخش رودینی فٹبال ٹورنامنٹ کا شاندار افتتاحی تقریب رودینی گدر میں منعقد ہوئی، جس میں فٹبال شائقین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ افتتاحی میچ میں سمالانی فٹبال کلب گدر نے شاندار کھیل (بقیہ 74 صفحہ 3 پر)

پولیس کی مؤثر کارروائیوں سے شہریوں میں تحفظ کا احساس پیدا ہوا ہے، محمد علی جمالی

ڈی ایس پی سرکل گنداخہ محمد علی جمالی کا امن و امان کے حوالے سے تاجر برادری کے ساتھ اہم میٹنگ

گنداخہ (نامہ نگار فرید احمد) ڈی ایس پی سرکل گنداخہ محمد علی جمالی کی زیرِ صدارت پولیس تھانہ گنداخہ میں تاجر برادری کے ساتھ امن و امان کی صورتحال اور شہر میں جرائم کے تدارک کے حوالے سے اہم میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ایس ایچ او گنداخہ حاجی خان لاشاری، پولیس افسران، تاجر برادری اور تحصیل پریس کلب گنداخہ کی صحافی برادری نے شرکت (بقیہ 61 صفحہ 3 پر)

نوڈیرو، دیرینہ زمینی تنازعہ، کار پر شدید فائرنگ 4 افراد موقعہ پر قتل

مقتولین کی نعشیں ورثاء کے حوالے کیں، مقتولین کی نعشیں نوڈیرو کے نزدیک گاؤں میرواہ پہنچائی گئیں

نوڈیرو (رپورٹ: عابد بھٹو) نوڈیرو میں دیرینہ زمینی تنازعہ، موٹر سائیکل سوار مسلحہ افراد کی لاڑکانہ میں کار پر شدید فائرنگ 4 افراد موقعہ پر قتل، چیف منسٹر سندھ کا نوٹس، آئی سندھ سے رپورٹ طلب کر لی، تفصیلات

کے مطابق لاڑکانہ کورٹ سے پیشی کے بعد واپسی پر لاہوری ریگیولیٹر کے مقام پر موٹر سائیکل سوار مسلحہ افراد نے شدید فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں (بقیہ 7 4 صفحہ 3 پر)

میونسپل کمیٹی وندر نے کتا مار مہم کے دوران کتوں مار کر گاڑیوں میں ڈالا جا رہا ہے

ڈی ایس پی سرکل گنداخہ محمد علی جمالی کی زیرِ صدارت پولیس تھانہ گنداخہ میں تاجر برادری کے ساتھ امن و امان کی صورتحال اور شہر میں جرائم کے تدارک کے حوالے سے اجلاس منعقد ہو رہا ہے